صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 05 مئی 2025ء بمطابق 07 ذوالقعدہ 1446 ہجری بعداز دوپہر چار بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَO وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًاO مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ O وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًاO يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ O اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا O وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا O فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا۔

(ترجمہ): اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے، اور وہ اِس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ جو شخص محض ثواب دنیا کا طالب ہو اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ کے پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی، اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ ہے۔ لہٰذا

اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

'Questions` Hour': Question No. 875, Ms. Sobia Shahid, MPA, please.

* 875 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں چھوٹے اور بڑے صنعتی زونز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں کتنے چھوٹے اور بڑے صنعتی یونٹس ہیں، ہر صنعتی یونٹ کی ضلع وائز تفصیل فراہم کریں، نیز کتنے چھوٹے اور بڑے صنعتی یونٹس بند ہیں اور حکومت ان یونٹس کو چالو کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں۔

(ب) 1 خیبر پختونخوا اکنامک زونز ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (ازدمک) (KP-EZDMC):

District	S.No	Zone Name	Total Area (Acres)	Total Units	Operational Units	Under Construction	Closed Units
Nowshera	1	Nowshera Export Processing Zone	92	46	16	14	15
	2	Nowshera Economic Zone	108	110	98	03	09
	3	Nowshera Economic Zone Extension	76.25	43	09	33	01
	4	Jalozai Economic Zone	257.5	88	07	81	00
	5	Rashakai Special EZ	1000	06	00	06	00
Haripur	6	Hattar Special	1443	392	324	23	45

		Zone					
	7	Hattar Special Economic Zone	424	51	06	45	00
	8	Ghazi Economic Zone	95	21	00	21	00
Peshawar	9	Peshawar Economic Zone	868	612	548	16	48
Swabi	10	Gadoon Economic Zone	1116	299	158	43	98
Mohmand	11	Mohmand Economic Zone	350	39	18	20	01
D I Khan	12	Dera Ismail Khan Economic Zone	187.5	49	17	31	01
Bannu	13	Bannu Economic Zone	415	00	00	00	00
Chitral	14	Chitral Economic Zone	40	00	00	00	00
			Total	1755	1201	336	218

حکومت بند صنعتوں کو چالو کرنے کے لئے مختلف اقدامات اٹھا رہی ہے، جس کے نتیجے میں سو سے زائد صنعتیں چالو ہو چکی ہیں، مزید برآں حکومت مشترکہ منصوبہ سازی(Joint venture)کے ذریعے بھی صنعتوں کی بحالی کے لئے کوشاں ہے۔

2۔سمال انڈسٹریز ڈویلپمنٹ بورڈSmall Industries Development Board(SIDB)

ایس آئی ڈی بی کے زیر انتظام سمال انڈسٹریل اسٹیٹس میں کل چالو کارخانوں کی تعداد 991 ہے اور بند کارخانوں کی تعداد تقریباً09 ہے۔ایس آئی ڈی بی نے متعلقہ کارخانہ داروں سے رابطے شروع کر دیئے ہیں تاکہ ان کے مسائل کا حل نکال کر بند کارخانوں کو چالو کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں۔

S. No	Zone Name	Total Units	Operational Units	Closed Units

1	SIE Peshawar	265	265	00
2	SIE Mardan-I	60	60	00
3	SIE Mardan-II	108	108	00
4	SIE Mardan-III	100	100	00
5	SIE Kohat	23	21	02
6	SIE Bannu	128	128	00
7	SIE Mansehra	88	86	02
8	SIE Abbottabad-1	110	109	01
9	SIE DI Khan	34	33	01
10	SIE Khalabat	07	04	03
11	SIE Karak	11	11	00
12	SIE Charsadda	34	34	00
13	SIE Dargai	32	32	00
	Total	1000	991	09

صنعتی محکمہ نے بیمار اور بند یونٹس کی بحالی کے لئے سرحد چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز کے صدر کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ کمیٹی نے 22 مارچ 2025 کو ایک اجلاس منعقد کیا جس میں یونٹس کے مالکان اور صنعتی تنظیموں کے ساتھ ملاقاتیں کر کے بندش کی وجوہات کی نشاندہی اور بحالی کے لئے حکمت عملی تیار کرنے پر زور دیا گیا۔ اجلاس میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ یونٹس زیادہ تر عدالتی مقدمات، مالی مسائل یا پنجاب منتقل ہونے کی وجہ سے بند ہیں۔ کمیٹی اپنی سفارت تیار کرے گی اور انہیں "کے پی" صنعتی پالیسی 2025 میں شامل کرنے کے لئے حکومت کو پیش کرے گی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! میں نے کوئسچن کیا تھا کہ صنعتی یونٹس جو بڑے اور چھوٹے کتنے بند ہیں اور اس کی کیا وجہ ہے اور ان کو Open کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ سپیکر صاحب! جواب تو میں Appreciate کرتی ہوں، محکمہ نے بہت اچھے طریقے سے دیا ہے کہ 218 یونٹس بند ہیں لیکن اس کی یہ تفصیل مجھے نہیں دی گئی کہ وہ کس وجہ سے بند ہیں کیا اقدامات ہیں ان کو Open کرنے کے لئے؟ کیونکہ 218 بند ہیں، 366 پہ کام جاری ہے اور 1200Open ہیں، تو میرے خیال سے یہ بہت کم مقدار میں اس صوبے کے اگر صنعتی یونٹس 1200 ابھی چل رہے ہیں تو ہماری جتنی آبادی ہے، جس طریقے سے دنیا اور ملک اور باقی صوبے جس طریقے سے ترقی کر رہے ہیں اور ہم 1200 پہ ہمارے صنعتی یونٹس ہیں، ان میں بھی یہ 218 بند ہیں، تو اگر منسٹر صاحب مجھے بتائیں کہ کس وجہ

سے بند ہیں؟ کیونکہ جواب جو مجھے ملا ہے، اس میں کوئی تفصیل نہیں دی گئی اور اس کے لئے یہ کہہ رہے ہیں جواب میں کہ ہم کوشاں رہیں گے کہ ان کو Open کریں، لیکن ان کے کوشاں رہنے کے لئے کیا اقدامات کئے جارہے ہیں کہ جو یونٹس بند ہیں جس وجہ سے ان کو کس طرح یہ Open کریں گے، دوبارہ ان کو چالو کریں گے؟ کیونکہ Already اگر یہ دیکھا جائے تو 1200 یونٹس بہت کم ہیں اس صوبے کی آبادی کے لحاظ سے اور صوبے کی ترقی کے لئے یہ بہت کم یونٹس ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میڈم نے بڑا اچھا سوال کیا ہے، میرے خیال میں دو دفعہ یہ Lapse بھی ہو چکا ہے۔ میڈم! آپ نے ایک پیج پڑھا ہے دوسرا نہیں، آپ نیچے دیکھیں، دوسرے پیج پہ ایک ہزار میں سے Operational 991 units ہیں اور صرف 09 بند ہیں، یہ سمال انڈسٹری ہے اور یہ اوپر جو ہے یہ Large industry ہے، بھائی میرے! ذرا آجائیں، یہ میڈم کو ذرا یہ تفصیل دے دیں۔

جناب سپیکر: ہے، اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: نہیں سر، یہ تفصیل میں ان کو Handover کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ محکمہ پہلے Provide کر دیا کرے نا جی، اس کو۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: سر، یہ سپلیمنٹری کوسچن کے طور پہ میں نے خود ابھی دستی لیا ہے، یہ جو میڈم کو، Attention,Sir.

جناب سپیکر: اچھا۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: سر، یہ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ Financial crisis کی وجہ سے 218 یونٹس میں 129 یونٹس جو ہیں، Financial crisis میں Working capital کم ہوتا ہے، مشینری Absolute نہیں ہوتی ہے، پانچ کورٹ کیسز تھے، بجلی کی وجہ سے 26 یونٹس بند ہیں، جو یونٹس ہیں ان کی Transportation cost جہاں سے وہ میٹریل لاتے ہیں، اس کی وجہ سے بند ہیں، اور COVID کی وجہ سے ایک یونٹ بند تھا، کسٹم کی وجہ سے پانچ یونٹس بند تھے، Raw material کے نہ

ہونے کی وجہ سے تین یونٹس بند ہیں، Seasonal ایک بند ہے، بورڈ آف ڈائریکٹرز کے آپس میں کچھ مسئلے ہیں، آٹھ یونٹس اس وجہ سے بند ہیں، Low marketing کی وجہ سے چار یونٹس بند ہیں، شاپرز پہ Ban آگیا ہے، چار یونٹس یہ بند ہیں، سیکیورٹی کی وجہ سے ایک یونٹ بند ہے، SRO 517 withdrawal کی وجہ سے ایک یونٹ بند ہے اور کچھ ایک یونٹ جو ہے جس کا پلانٹ چھوٹا پڑ گیا ہے تو وہ دوسری جگہ شفٹ ہو گئے ہیں، تو یہ ذرا ڈیٹیل ہے اور بالکل Minute detail آپ کو میں نے دے دی ہے، اگر کوئی اور کوئسچن بھی ہو تو۔

<u>جناب سپیکر</u>: میرا خیال ہے کافی Comprehensive جواب تھا۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: بالکل سپیکر صاحب، میں مطمئن ہوں جواب سے، لیکن ریکویسٹ منسٹر صاحب کو کر رہی ہوں کہ جتنا اس پر انہوں نے ورک کیا ہے اور ڈیٹیل لی ہے، اگر اسی مقدار پہ جتنے بند یونٹس ہیں، One by one ان کو جو آسانی سے Open ہو سکتے ہیں، ان کو Open کریں اور اگر Open نہیں ہو سکتے تو اس کے لئے Alternate کوئی منصوبہ بنائیں تاکہ وہ آگے سے Open ہو سکیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Question taken.

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: اور اس کو Priority میں-----

<u>جناب سپیکر</u>: بالکل جی، میڈم۔

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت</u>: اگر آپ اس میں یہ کوئسچن بھی ساتھ کر تیں کہ جو Revive ہو چکے ہیں تقریباً 90 اور 100 کے درمیان یونٹس جو ہمارے ہیں نا وہ Revival ان کی ہو چکی ہے، یہ Last government میں میرے خیال میں 321 سر، ہو چکے ہیں یہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Question taken, ji. Question No. 863, Mr. Muhammad Nisar Khan, MPA, please. Mr. Muhammad Nisar Khan, MPA, not present, lapsed. Question No. 819, Mr. Muhammad Nisar Khan, MPA, please. Mr. Muhammad Nisar Khan, MPA, not present, lapsed. Question No. 748, Mr. Sajjad Ullah Khan, MPA; Mr. Sajjad Ullah Khan, MPA.

* 748 _ <u>جناب سجاد اللہ</u>: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بنکٹھ رانوالیہ کو تحصیل کا درجہ کب دیا گیا؛

(ب) مذکورہ تحصیل میں انتظامیہ کے دفاتر کا کام تاحال کیوں عمل میں نہیں لایا گیا ہے، وجوہات بیان کی جائیں؛

(ج) اگر تحصیل ہذا میں انتظامیہ کے دفاتر موجود ہیں تو ان میں فعال اور غیر فعال دفاتر کی تعداد بتائی جائے؟

<u>جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال واملاک)</u>: (الف) تحصیل بنکڈھسر انوالیہ کو تحصیل کا درجہ 28 مئی 2018 کو دیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ تحصیل میں تحصیل عمارت نہ ہونے کی وجہ سے دفتری کام عمل میں نہیں لایا گیا ہے اور تاحال تحصیل کی عمارت کے لئے جگہ کا تعین بھی نہیں کیا گیا ہے، کیونکہ سر بلند وغیرہ ساکنان رانوالیہ نے پشاور ہائی کورٹ بینچ ایبٹ آباد میں تحصیل ہیڈ کوارٹر کے مقام کے لئے پٹیشن دائر کی ہے، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ جبکہ ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر (ریونیو) تحصیلدار، پٹواری، جونیئر کلرک اور کلاس فور کو رانوالیہ ہائیڈرو پاور پروجیکٹ (واپڈا) کی عمارت جو کہ تحصیل بنکڈھ /رانوالیہ میں کلرک اور ایک کلاس فور جس میں وہ عوام کے وسیع تر مفاد میں وقتی طور پر اپنی خدمات کا کام انجام دے رہے ہیں۔

(ج) تحصیل ہذا میں تحصیل کی عمارت نہ ہونے کی وجہ سے تحصیل انتظامیہ جو کہ ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر (ریونیو) تحصیلدار، پٹواری، جونیئر کلرک اور کلاس فور کو رانوالیہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ (واپڈا) کی عمارت جو کہ تحصیل بنکڈھ /رانوالیہ میں واقع ہے، جس میں وہ عوام کے وسیع تر مفاد میں وقتی طور پر اپنی خدمات کا کام انجام دے رہے ہیں۔

<u>جناب سجاد اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ سر، میرا سوال تھا منسٹر آف ریونیو سے سر، اور منسٹر ریونیو کے ساتھ میری میٹنگ بھی ہوئی اور انہوں نے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس طریقے سے انہوں نے کوہستان کے اس تحصیل آفس میں Interest لیا اور انہوں نے مجھے Satisfied بھی کیا ہے اور انہوں نے یقین دلایا ہے کہ وہ خود دورہ بھی کریں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد، تھینک یو سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Question taken, ji. Question No. 726, Mr. Adnan Khan, MPA, please; Mr. Adnan Khan, MPA.

* 726 _ <u>جناب عدنان خان</u>: کیا وزیر آبکاری و محاصل وانسداد منشیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ہذا نے گزشتہ تین سالوں میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ کی ہیں اور اس ضمن میں کتنی فیس وصول کی گئی ہے، اس کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (وزیر محاصل و آبکاری): (الف) محکمہ نے گزشتہ تین سالوں میں جو گاڑیاں رجسٹرڈ کی ہیں اور اس مد میں جو فیس وصول کی ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع وار گاڑیوں اور فیس کی مد میں تین سالوں کی تفصیل

		2021-22		2022-23		2023-24	
نمبر شمار	ضلع	ٹوٹل رجسٹرڈ	رجسٹریشن فیس وصول	ٹوٹل رجسٹرڈ گاڑیاں	رجسٹریشن فیس وصول	ٹوٹل رجسٹرڈ گاڑیاں	رجسٹریشن فیس وصول
1	ایبٹ آباد	2870	13.000	2.790	11879	1923	8800
2	بنوں	5807	13.518	3.460	13.011	2402	10107
3	بٹگرام	119	0.995	177	1.373	121	0477
4	بونیر	313	4.355	318	2.350	300	4020
5	چارسدہ	1231	2.618	1.376	2.053	1295	1815
6	چترال	272	5.723	229	3.134	258	1654
7	ڈی آئی خان	13763	15.734	14.267	21.518	8.720	17430
8	ہنگو	872	2.780	892	2.073	632	3964
9	ہری پور	2612	5.086	2.186	5.994	1580	9228
10	کرک	2.23	4.086	1.529	2.724	1685	2806
11	خیبر	0	0.000	215	3.319	238	4559
12	کوہاٹ	6.615	12.511	5.750	14.436	4147	10587
13	کوہستان	35	1.297	19	0.667	0	0014
14	لکی مروت	1219	2.755	787	2.167	555	1242
15	لوئر دیر	397	5.954	248	12.365	193	7403
16	مالاکنڈ	726	3.078	416	0.924	401	1684
17	مانسہرہ	1234	4.001	2.466	5.684	1455	5751
18	مردان	13.970	18.457	12.430	18.305	10470	19850
19	نوشہرہ	2.648	3.972	2.220	4.044	1641	3105
20	پشاور	40.870	130.901	35.034	197.350	22519	192378
21	شانگلہ	66	0.290	58	0.157	74	1815
22	صوابی	3.764	6.298	6.138	7.711	4462	8476
23	سوات	4.057	67.816	1.727	60.738	1257	45308
24	ٹانک	1.079	2.333	622	1.402	425	1552
25	تورغر	6	0.116	13	0.780	15	00230
26	اپر دیر	149	2.351	89	2.085	65	1018
ٹوٹل		106717	33018	95456	398242	66833	365064

ٹوٹل رجسٹرڈ گاڑیاں_269006

ٹوٹل رجسٹریشن فیس_1093.324 ملین

جناب عدنان خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! میرا جو کوئسچن تھا وہ گاڑیوں کی رجسٹریشن کے بارے میں تھا۔ جواب تو مجھے مل چکا ہے تو اس میں میرے دو سپلیمنٹری کوئسچنز ہیں_ نمبر ایک، یہ کہ یہ جو ٹوٹل رجسٹرڈ گاڑیوں کی وہ بتا رہے ہیں تو وہ سالہا سال گھٹ رہی ہے، یعنی 22-2021 میں جو رجسٹریشن ہوئی تھی، وہ ایک لاکھ چھ ہزار سات سو سترہ (106717) پھر اس کے بعد 23-2022 میں پچانوے ہزار چار سو چھپن (95456) اور پھر جو ہے 24-2023 میں وہ گھٹ کر چھیاسٹھ ہزار، آٹھ سو تینتیس (66833) پہ رجسٹریشن آگئی ہے، تو یہ رجسٹریشن کی کمی کی وجہ کیا ہے، یہ کیوں کم ہو رہی ہے؟ پہلے ایک لاکھ سے اوپر ہے، پھر اس کے بعد بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے، تو یہ تو صوبے کے ریونیو کے لئے بھی نقصان دہ ہے اور اس کے لئے محکمے کے پاس کیا وہ ہے؟ دوسری، انہوں نے جو تفصیل دی ہے، With due apology، وہ بہت ہی مشکوک سی ہے، خود میں منسٹر صاحب کے اوپر یہ چیز چھوڑ دیتا ہوں کہ وہ کس طرح مناسب سمجھتے ہیں، وہ کس طرح فیصلہ کرتے ہیں، یہ منسٹر صاحب کے اوپر ہی چھوڑ دوں گا۔ آپ سر، دیکھ لیں، پہلے 22-2021 کی ڈیٹیل دیکھ لیں، ایبٹ آباد میں سر، ایبٹ آباد میں دو ہزار آٹھ سو ستر (2870) گاڑیاں رجسٹرڈ ہوتی ہیں اور اس کی رجسٹریشن کی جو فیس وصول ہوتی ہے، وہ 13 ملین روپے اور اسی کے ساتھ ہی بنوں میں رجسٹرڈ گاڑیاں پانچ ہزار آٹھ سو سات (5807) ہیں اور انہی کی بھی رجسٹریشن فیس 13.518 ملین ہے، تو سر، ابھی یہ گیپ دیکھ لیں، دو ہزار آٹھ سو ستر گاڑیاں ایبٹ آباد میں رجسٹرڈ ہوتی ہیں اور ان کی جو رجسٹریشن فیس وصولی ہے وہ ہمیں لکھ کر دے رہے ہیں کہ 13 ملین ہے اور اسی طرح بنوں میں جو ہو رہی ہیں تو وہ پانچ ہزار آٹھ سو سات (5807) ہیں، دو ہزار اور پانچ ہزار میں سر، یہ تین ہزار سے بڑا گیپ ہے لیکن وہاں پہ جو ہمیں ریونیو جنریشن بتا رہے ہیں، وہ بھی وہی Thirteen point (13.--) وہ بتا رہے ہیں۔ اسی طرح سر، آپ نیچے اگر آجائیں، اس میں آپ چیک کر لیں، بونیر کا آپ دیکھ لیں سر، بونیر میں تین سو تیرہ (313) گاڑیاں ہیں، اس میں بٹگرام کو صرف چھوڑ دیں، بونیر کا آپ کر لیں، وہ تین سو تیرہ (313) گاڑیاں رجسٹرڈ ہوتی ہیں اور ان کی رجسٹریشن فیس جو آتی ہے 4.355 (ملین) اور اسی طرح اسی کے ساتھ ہی چارسدہ میں رجسٹرڈ ہوتی ہیں بارہ سو اکتیس (1231) گاڑیاں، ایک ہزار دو سو

اکتیس اور ان کی جو رجسٹریشن فیس وصولی ہے، وہ بتا رہے ہیں 2.618 (ملین)، تین سو تیرہ گاڑیوں کی 4.355 بتارے ہیں اور ایک ہزار دو سو اکتیس گاڑیوں کی 2.618 بتا رہا ہے۔ سر، یہ پوری تفصیل جو ہے وہ دو ہزار، یہ میں صرف 22-2021 کی وہ بتا رہا ہوں، اس میں کافی Lacunas ہیں، یعنی وہ Tally ہی نہیں ہو رہے ہیں نا۔ اسی طرح سر، اگر آپ جائیں 23-2022 کے اوپر، سر، ہم یہ کو نسچن جب کرتے ہیں تو ہم یہ صوبے کی بھلائی کے لئے کرتے ہیں کیونکہ ابھی یہ جو سکینڈل چل رہا ہے کہ چالیس ارب روپے کا جو سکینڈل چل رہا ہے، اس میں سر، وہ Re-verification نہیں ہوتی ہے، آپ یہ نہیں کرتے، کیونکہ ابھی ایکسائز ڈیپارٹمنٹ آپ کو چالان دے دیتا ہے، چالان بینک میں جمع ہو جاتا ہے، اس کی Reconciliation پھر وہ نہیں کرتے ہیں، ابھی آفیسر کے پاس آجاتے ہیں کہ یار! اتنا ریونیو آیا ہے تو بس وہ دستخط کرو، لیکن یہ بالکل ٹھیک ہے، یہ ریونیو آگیا ہے، ابھی آپ نے اس کو Crosscheque کیا ہوا ہے کہ یہ ریونیو کہاں پہ جمع ہوا ہے، آیا بینک میں جمع ہوا ہے کہ نہیں ہوا ہے؟ سر، یہ سارے مسئلے جو بن رہے ہیں نا، یہ جو ابھی سکینڈل بنا ہوا ہے تو سر، یہ گورنمنٹ کی بدنامی ہوتی ہے، ہم گورنمنٹ کی بدنامی نہیں چاہتے، ہم کہتے ہیں کہ یہ جو کام ہو رہا ہے، کیوں میرے منسٹر صاحب کے اوپر کوئی انگلی اٹھادے کہ یار! یہ منسٹر صاحب نے غلط کیا ہوا ہے، کام غلط محکمے والے کر لیتے ہیں لیکن یہاں پہ جواب ہمیں منسٹر صاحب وہ ہمارے ساتھ یہاں پہ پھر لڑائی بھی کر لیتے ہیں کبھی کبھار، اور کہتے ہیں کہ یار! آپ غلط بول رہے ہیں، ہم غلط نہیں بولتے ہیں سر، یہ جو ابھی آپ 2022 اور 2023 کا وہ ریکارڈ دیکھ لیں سر، چیک کر لیں، ایبٹ آباد میں دو ہزار سات سو نوے (2790) گاڑیاں ہیں اور بنوں میں تین ہزار چار سو ساٹھ (3460)، یہ چلو اس کو تو میں مان لیتا ہوں کہ (---.11) Eleven point something اور Thirteen point something (--.13)، اسی طرح سر، اگر آپ نیچے آجائیں تو یہ جو تین سو اٹھارہ (318) گاڑیاں ہیں، یہ سر، رجسٹرڈ ہوئی ہیں، یہ بونیر میں تین سو اٹھارہ (318) 23-2022 کا، اس کے ریونیو پہ یہ بتایا دو اعشاریہ تین پانچ (2.350) اور تیرہ سو چھہتر (1376) گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں چارسدہ میں، اس کا بھی وہی ریونیو وہ بتا رہے ہیں دو اعشاریہ تین پانچ (2.350)، ابھی تیرہ سو (1300) گاڑیوں کا بھی ریونیو وہی

بتا رہیں، رجسٹریشن فیس اور تین سو اٹھارہ (318) کا بھی وہی بتا رہا ہے سر، یہ اسی طرح 2023-24 کو آپ دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا، آپ کا Point plead ہو گیا۔

Mr. Adnan Khan: Sir, please.

Mr. Speaker: Let the honourable Minister answer the Question.

جناب خلیق الرحمان (وزیر محاصل و آبکاری): سپیکر صاحب، اصل میں انہوں نے جو تفصیل مانگی تھی تو وہ گاڑیوں کے حوالے سے تھی، مطلب گاڑیوں میں موٹر سائیکل بھی آتے ہیں اور بڑے ٹرک بھی آتے ہیں، یعنی انہوں نے نمبر زمانگے تھے کہ کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں؟ تو اس میں موٹر سائیکل بھی ہیں اور ساتھ ساتھ بڑی گاڑیاں بھی ہیں، اس لئے یہ-----

جناب سپیکر: موٹر سائیکل کا شمار بڑی گاڑیوں میں ہوتا ہے؟

وزیر محاصل و آبکاری: وہ بھی، کیونکہ ان سے بھی ریونیو آتا ہے، ہم نے ان کو Exact جو ہے، جتنا ہمیں ریونیو آیا ہے اور جتنے موٹر سائیکل یا مختلف گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں، اس کے مطابق ہم نے ان کو ساری تفصیل فراہم کی ہے، یعنی اگر فرض کریں ایک سو چھ (106)، سات سو ستاون (757) جو موٹر سائیکل کے ساتھ اور گاڑیوں کے ساتھ جو ہمیں ریونیو آیا ہے، وہ کوئی تین سو تین (330) ہے، چونکہ وہاں پہ موٹر سائیکل زیادہ رجسٹرڈ ہوئے ہیں، اس وجہ سے ریونیو تو کم ہے لیکن Number of vehicles زیادہ رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ اسی طرح 2022-23 میں پچانوے ہزار (95000) ہیں اور ہمیں جو ریونیو ہے وہ تین سو اٹھانوے (398) ہے، تو تین سو اٹھانوے (398) کا ریونیو آیا ہے، وہ بھی اسی طرح ہی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ گاڑیاں بڑی زیادہ رجسٹرڈ ہوئی ہیں، یہ ہماری ایک غلطی ہے کہ ہمیں چاہیئے تھا کہ ہم گاڑیوں کی تفصیل بھی ساتھ فراہم کر دیتے کہ کون کونسی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں تو ان کو پھر آسانی ہوتی سمجھنے میں، تو یہ ایم پی اے صاحب کو-----

جناب سپیکر: جی، عدنان خان۔

وزیر محاصل و آبکاری: اسی لئے سمجھنے میں تھوڑا اس میں مسئلہ آ رہا ہے-----

جناب سپیکر: میرا خیال ہے-----

جناب عدنان خان: میں تو، منسٹر صاحب تو۔۔۔۔۔

وزیر محاصل وآبکاری: یہ ہے کہ ابھی۔۔۔۔۔

جناب عدنان خان: سر، پلیز، میں نے سر، یہاں پہ صرف گاڑیوں کا ریکارڈ مانگا تھا، موٹر سائیکل گاڑی میں نہیں آتا ہے، رکشہ گاڑی میں نہیں آتا ہے، یہ زرنج (لوڈر رکشہ) وغیرہ یہ ساری چیزیں جب رجسٹرڈ ہوتی ہیں، یہ گاڑیوں میں نہیں آتی ہیں، میں نے صرف گاڑیوں کا ریکاڈ مانگا تھا، تو اگر منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ وہ خود مطمئن ہیں اس سے، میں تو مطمئن کم از کم نہیں ہوں، اگر وہ مطمئن ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں منسٹر صاحب کے اوپر چھوڑتا ہوں۔

وزیر محاصل وآبکاری: سر، اس طرح ہے کہ ہم نے جس طرح کی تفصیل، کیونکہ انہوں نے Properly specify نہیں کیا تھا، اسی لئے ہم نے ویسے ہی جواب دیا۔ اگر یہ چاہتے ہیں، ایک نیا کوسچن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیپارٹمنٹ نے اس کا Advantage دیا، آپ یوں کیوں کہتے ہیں؟

وزیر محاصل وآبکاری: نیا کوسچن لے آئیں، ان شاءاللہ ان کو ہم تفصیل فراہم کر دیں گے، ویسے اس ایوان کے لئے، ان کی انفارمیشن کے لئے میں یہ بتاتا چلوں کہ اس وقت ہماری ابھی جو صوبائی حکومت دوبارہ آئی ہے 2024 میں، اس میں ہم نے اپنا موٹر وہیکل رجسٹریشن سسٹم Introduced کر دیا ہے، ہمارا Centralized data بنتا ہے، Centralized سب کچھ ہو رہا ہے، ہماری رجسٹریشن Centralized ہے، ہمارے صوبے کی گاڑی اگر پشاور میں رجسٹرڈ ہوتی ہے یا اگر وہ سوات میں ہوتی ہے، وہ ایک ہی بات ہے اور بڑی خوبصورت نمبر پلیٹ ابھی آچکی ہے اور ہماری رجسٹریشن پچھلے سالوں کے مقابلے میں Improved ہوئی ہے، یعنی جو میرے پاس اس وقت فگرز ہیں، ہم نے یہ نومبر میں سٹارٹ کیا تھا، ہماری جو Number of vehicles increase ہے، وہ سات ہزار اٹھتر (7078) ہماری وہیکلز زیادہ اس بار رجسٹرڈ ہوئی ہیں اور ہمارا ریونیو بڑھا ہے، تو ان شاءاللہ ہماری جو کوشش ہے کہ جی اس کو ہم زیادہ Streamline کریں، اس پہ کام ہو رہا ہے، ٹرانسپرنسی پہ کام ہو رہا ہے، ابھی تو گھر بیٹھے بھی لوگ اپنے چالان جمع کرا سکتے ہیں، تو یہ بڑا اچھا ہم نے سسٹم Introduced کیا اور میری یہ ریکویسٹ ہوگی، اس ایوان کے ذریعے اپنے خیبر پختونخوا کے عوام کو کہ آپ کوشش کریں کہ اپنی گاڑیاں یہاں پہ خیبر پختونخوا میں

رجسٹرڈ کریں تاکہ یہ جو ریونیو ہے، یہ ہمارے خیبر پختونخوا میں آئے اور ابھی تو وہ مسئلہ ابھی ختم ہو گیا ہے کہ مطلب نمبر پلیٹ کوئی اتنی خوبصورت نہیں تھی یا مسئلہ ہوتا تھا، ابھی تو اوپر خیبر پختونخوا لکھا ہوتا ہے اور Three digits کے نمبر ز ہیں، تو اس سے اب میں یہ کہوں گا کہ ہم نے بڑا Improve کیا ہے، پچھلے چھ مہینوں میں، لیکن یہ ہے کہ اگر ہم جس طرح کہتے ہیں کہ "زما خیبر پختونخوا" تو کم از کم اس خیبر پختونخوا کو Own کرنا چاہیئے Through our registrations یعنی ہم گاڑی جب نئی لیتے ہیں تو ہم جا کر اسلام آباد اور پنجاب میں رجسٹرڈ کرتے ہیں، ہونا یہ چاہیئے کہ یہاں پہ رجسٹرڈ ہو۔ ابھی ہم نے ساری سہولیات بھی فراہم کر دی ہیں اور ہونا یہ چاہیئے کہ ابھی تمام گاڑیاں یہاں پہ رجسٹرڈ ہوں تاکہ یہاں کا ریونیو بڑھے۔ Thank you very much,Sir.

Arbab Muhammad Usman Khan: Sir, supplementary.

جناب عدنان خان: ایک منٹ، سر، اس میں صرف میری یہ ریکویسٹ ہے، باقی میں نے منسٹر صاحب کے اوپر چھوڑ دیا ہے کہ اس کے لئے بھی کوئی وہ طریقہ کار وضع کر دیں کہ لوگ کیوں جا رہے ہیں اسلام آباد میں یا لاہور میں؟ وہاں پہ گاڑیاں رجسٹرڈ کرواتے ہیں، کیوں نہ ہمارے خیبر پختونخوا میں گاڑیاں رجسٹرڈ ہوں، کیوں نہ ہمارے صوبے کا ریونیو بڑھے؟ یہ بھی بڑا اہم کوسچن ہے اس کے اوپر کیونکہ میں نے ڈیبیٹ اس لئے کر لی کہ اس کے لئے کوئی طریقہ کار وضع کر دیں کہ جس ضلع میں رجسٹریشن آپ کی کم ہو گی یا ریونیو کم آئے گا تو اسی کی کوئی Penalty لگائیں، کوئی Reward دیں، کوئی اس طرح کا میکینزم بنائیں۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔ ارباب صاحب میرا خیال ہے اس میں دو سپلیمنٹریز پوچھ لئے ہیں، ویسے یہ Debatable موضوع ہے، ہمارے صوبے میں میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ادارے آپس میں مترادف ہیں، ان کی آپس میں ہی باتیں اور ان کے معاملات۔

ارباب محمد عثمان خان: جناب سپیکر، میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی دے دیں، تجویز ضرور دیں۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ سپیکر صاحب، اور میرا خیال ہے کہ کافی 'ڈیٹیلڈ' جواب منسٹر صاحب نے دیا ہے، Constitutionally یہ ہر ایک آدمی کا Right ہے کہ جہاں بھی وہ گاڑی رجسٹرڈ کرانا چاہے اور ہم

اسی ایشو میں پڑ رہے ہیں اور اس میں ایک Impression جو حقیقت بھی ہے کہ جب ہم گاڑی لیتے ہیں اور پھر اس کو بیچتے ہیں تو اس کی Value، پھر نمبر Different ہوتا ہے، وہ لوگ نہیں لیتے ہیں سر، اس میں ہمیں چاہیئے کہ جتنی بھی گاڑیاں ہیں، ان کی Ownership documentation، اگر اسلام آباد کا نمبر بھی ہے تو They need to be duly registered with Pakhtunkhwa and then perhaps some, اس میں دیکھتے ہیں کہ اگر روڈ ٹیکس یا ایسی چیزیں اس پہ Add کر سکیں، Mainly، اس کا Solution مجھے Affective یہ نظر آرہا ہے سر، اگر ہم اسلام آباد کی طرف جاتے ہیں یا پنجاب کی طرف جاتے ہیں، وہ ہمارے ساتھ کیوں Cooperate کریں گے؟ تو اگر پہلے تو 'اونر شپ' کی رجسٹریشن ہونی چاہیئے، Properly پتہ چلنا چاہیئے، Spot checking ہونی چاہیئے، موٹروے سے جو لوگ آتے ہیں اور ہمارے پاس اس کے لئے ٹیکنالوجی ہے، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ میں کافی Revenue potential ہے، تو جب ہم یہ ٹیکنالوجی اس کے ساتھ Link کریں گے تو Perhaps ہم اس کو آج بہتر طریقے سے Assessment بھی کر سکیں گے اور اس سے مالکان کو بھی نقصان نہیں ہوگا اور اگر وہ رجسٹریشن یہاں نہیں بھی کرتے ہیں تو چاہیئے کہ ہمیں پھر Usage کا کوئی Reasonable annual tax وغیرہ دیں، Let`s that be a starting point اور میرا خیال ہے کہ کافی دیر سے ہماری یہ میٹنگ، سجاد اللہ صاحب اس میں ہیں، Postpone ہو رہی ہے اور یہ کوسچن اس میں بھی آیا تھا، تو Perhaps ہم اس پہ اس کو Takeup کر کے اور اس کا کوئی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ملکر مثبت حل نکال سکیں گے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you, Question taken jee.

خیر ہے ابھی چھوڑ دیں، ان کی Suggestion تھی، یہ لمبا ہو جائے گا، بہت لمبا ہو جائے گا۔ کوسچن نمبر 727، مسٹر عدنان خان۔

* 727 _ جناب عدنان خان: کیا وزیر آبکاری و محاصل و انسداد منشیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز کے پاس گاڑیوں کی رجسٹریشن کے لئے درخواستیں دی جاتی ہیں، ان گاڑیوں کے کاغذات کی Verification کسٹم اتھارٹی سے کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ Verification کا طریقہ کار کیا ہے، گزشتہ دو سالوں میں کتنی گاڑیوں کی Verification، رجسٹریشن اور خط و کتابت ہوئی ہے؟

جناب خلیق الرحمان (وزیر محاصل و آبکاری): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز کے پاس جن گاڑیوں کی رجسٹریشن کے لئے درخواستیں دی جاتی ہیں، Local assembled گاڑیوں کی رجسٹریشن متعلقہ کمپنیوں سے کی جاتی ہے جبکہ باہر سے درآمد کی گئی گاڑیوں کے کاغذات کی Verification محکمہ کسٹم سے کی جاتی ہے۔

(ب) قانون کے مطابق مذکورہ Verification دو طریقوں سے کی جاتی ہے۔

(i) جن گاڑیوں کا ریکارڈ کسٹم ڈیپارٹمنٹ Online system (WeBOC) پر Upload کرتا ہے، ان کی Verification online کی جاتی ہے اور جن کا ریکارڈ Upload نہیں کیا جاتا، ان کی Verification خط و کتابت کے ذریعے کی جاتی ہے۔

(ii) گزشتہ دو مالی سالوں میں کل 466 امپورٹڈ گاڑیوں کی رجسٹریشن ہوئی ہے جن میں 123 گاڑیاں آن لائن اور باقی 343 گاڑیوں کی Verification خط و کتابت کے ذریعے ہوتی ہے۔

جناب عدنان خان: باقی سر، اس میں میں مطمئن ہوں لیکن صرف اتنا مجھے منسٹر صاحب بتا دیں کہ وہ گاڑیوں کی Verification کے بارے میں میں نے بات کی تھی کہ جو امپورٹڈ گاڑیاں ہیں، ان کی Verification جو Online system ہے WeBOC پر Upload کرتا ہے یہ کسٹم ڈیپارٹمنٹ، لیکن جو وہاں پہ Online upload نہیں ہوتا، اس کی Verification خط و کتابت کے ذریعے سے کی جاتی ہے۔ ہونا تو یہ تھا کہ وہ 465 ہیں یا 466، ان کی ہمیں ڈیٹیل بتا دیتے کیونکہ اتنی لاکھوں میں گاڑیاں رجسٹرڈ ہوتی ہیں اور پورے تین سالوں میں میرے خیال میں اس سے زیادہ ہونگی لیکن چلو ٹھیک ہے وہ مان لیتے ہیں، اگر For example وہ Upload نہیں کرتے ہیں کسٹم والے، تو وجہ کیا ہے کہ وہ نہیں Upload کرتے ہیں؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ خط و کتابت کی نوبت کیوں آتی ہے؟ ہونا تو یہی چاہیئے نا کہ ایک ہی طریقہ کار ہو کہ وہ Upload کرتے تھے، جو اپنی WeBOC ہے، اگر اس کے اوپر نہیں آتی تو خط و کتابت کا کیا ہے؟ اس کے بارے میں تھوڑی سی تفصیل بتا دیں، باقی میں مطمئن ہوں۔

وزیر محاصل و آبکاری: سپیکر صاحب، ہم نے تو ایم پی اے صاحب کو بڑا 'ڈیٹیلڈ' جواب اس حوالے سے دیا ہے کہ جو امپورٹڈ گاڑیاں ہیں، ان کی رجسٹریشن سے پہلے ہم جو ہیں ان کا باقاعدہ PRAL پہ جا کر ہم چیک کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس کا ٹیکس جمع ہوا ہے کہ نہیں ہوا؟ تو وہ WeBOC اس کو کہتے ہیں، Online system ہے، اس پہ ساری ڈیٹیل Available ہوتی ہے، اسی پہ آپ چیک کر کے ہم رجسٹرڈ کر دیتے ہیں گاڑیاں، اور دوسرا یہ کہ جو Locally assembled گاڑیاں، ان کی جو کمپنیاں ہیں، انہی کی ڈیٹیل ادھر سے چیک کرتے ہیں اور اس کے بعد رجسٹریشن ہوتی ہے لیکن چونکہ پچھلے سالوں میں میں نے جس طرح آپ کو بتایا کہ ہماری رجسٹریشن اتنی زیادہ وہیکلز کی ہوتی بھی نہیں ہے، جو Cars وغیرہ ہیں، تو ان کا بھی ہم نے بتایا ہے ان کو کہ تقریباً 466 گاڑیاں ہم نے رجسٹرڈ کی ہیں جو کہ امپورٹڈ گاڑیاں ہیں۔

جناب عدنان خان: سپلیمنٹری کہ آپ نے یہاں پہ جواب بالکل صحیح دیا ہے کہ WeBOC کے ذریعے آپ کی Online verification ہے، 466 گاڑیوں کا ذکر آگیا ہے کہ پورے صوبے میں 466 گاڑیاں جو امپورٹڈ گاڑیاں ہیں، ان کی رجسٹریشن ہوئی ہے لیکن ان کی Verification جو کسٹم ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی ہے کیونکہ امپورٹڈ گاڑیوں کی بات ہو رہی ہے، لوکل گاڑیوں کا مسئلہ ہی ختم ہے تو اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ ہم اس کا ریکارڈ کسٹم ڈیپارٹمنٹ کے Online system کی WeBOC پر Upload جب وہ کر لیتے ہیں، ہم ان سے لے لیتے ہیں اور جن کا وہاں پر Upload نہیں ہوتا ہے، ان کا جو ریکارڈ ہے، وہ ہم خط و کتابت کے ذریعے ان سے منگواتے ہیں، تو اس کے لئے بھی قانون ہونا چاہیئے کیونکہ ابھی اگر وہ ان کے سسٹم کے اوپر Upload نہیں ہے، یہاں پہ رجسٹرڈ ہو جاتی ہے، خط و کتابت کا کیا پتہ، خط و کتابت میں پھر یہ مسئلے آجاتے ہیں نا، میرا کوسچن یہ ہے کہ وہ پھر کیوں Upload نہیں ہوتی ہیں، وہ WeBOC کے اوپر کیوں نہیں آتی ہیں، آپ خط و کتاب سے وہ کیوں کرتے ہیں؟ یہ میرا کوسچن ہے۔

وزیر محاصل و آبکاری: سپیکر صاحب، اس میں کچھ گاڑیاں ایسی ہوتی ہیں جو کہ کسٹم میں آکشن کی ہوتی ہیں، اس کی ڈیٹیل جب Upload کرتے ہیں، اس میں ٹائم لگ جاتا ہے، اس کے لئے باقاعدہ ہمارا ایک طریقہ کار کے ذریعے ہم لیٹر لکھتے ہیں، جو بھی کسٹم کے مختلف ڈیپارٹمنٹس ہیں اور ان سے جو جواب آجاتا ہے تو اس کے بعد ہم رجسٹریشن کرتے ہیں۔ اگر فرض کریں اس میں ایسی کوئی بات ہوتی تو پھر یہاں پہ کافی زیادہ گاڑیاں رجسٹرڈ ہوتیں، اگر کوئی اس میں گھپلے ہوتے یا کچھ اور ہوتا، اسی لئے یہ کم ہیں کیونکہ یہ بڑی لمیٹڈ

گاڑیاں ہوتی ہیں جن کی وہ معلومات Upload نہیں کی ہوئی ہوتیں، لیکن یہ ہے کہ جس طرح کہہ رہے ہیں ہم اس پہ بیٹھ جائیں گے، اس کو اگر ہم بہتر بنا سکتے ہیں، ان شاء اللہ ہم اس کو بھی بہتر کر دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

Question taken. Question No. 761, Mr. Ahmad Kundi. Mr. Ahmad Kundi, please.

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب! اس پہ Reply کون کرے گا سر؟ اچھا آفتاب صاحب آگئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

* 761 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 600 چالو لیزوں کے ساتھ رائیلٹی، آکشن فیسوں سمیت محکمہ ہذا کا سالانہ ریونیو تقریباً سات ارب روپے ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب درست ہے تو:

(i) محکمہ ہذا اگر ان بند 3200 لیزوں کے شروع کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے تو صوبے کے سالانہ ریونیو میں کتنا اضافہ ممکن ہوگا، نیز ان 3200 لیزوں سے تقریباً کتنے لوگوں کو روزگار مل سکتا ہے;

(ii) محکمہ ہذا ایسی بند لیزوں پر بھی سالانہ Advance annual rent لینے کا پابند ہے;

(iii) اور یہ کہ Advance annual rent لیٹ ہونے پر ماہانہ کتنا جرمانہ وصول کرتا ہے؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ) (جواب جناب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں، محکمہ معدنیات خیبر پختونخوا میں 3200 چالو لیزوں کے ساتھ رائیلٹی، آکشن فیسوں سمیت محکمہ ہذا کے سالانہ ریونیو برائے اقتصادی سال 24-2023 تقریباً 06 ارب 20 کروڑ 99 لاکھ 70 ہزار 491 روپے ہے۔

(i) محکمہ معدنیات خیبر پختونخوا میں 3200 شروع / چالو حالت میں ہیں جن سے محکمہ ہذا کو سالانہ ریونیو برائے اقتصادی سال 06 ارب 20 کروڑ 99 لاکھ 70 ہزار 491 روپے ہے اور تقریباً ایک لاکھ 60 ہزار لوگوں کو روزگار مل چکا ہے۔ اگر 600 بند لیزوں کو کھونے کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں تو محکمہ کو مزید ایک ارب روپے سے زیادہ سالانہ ریونیو متوقع ہے اور تقریباً 30 ہزار مزید لوگوں کو روزگار کے مواقع مل سکتے ہیں۔

(ii) جی ہاں، محکمہ معدنیات خیبر پختونخوا منرل ایکٹ 2017 کے تحت بند مائننگ لیزوں سے Annual rent لینے کا پابند ہے۔

(iii) Advance annual rent لیٹ ہونے پر خیبر پختونخوا منرل ایکٹ 2017 کے سیکشن 71(3) کے تحت ماہانہ 10 ہزار جرمانہ وصول کرتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، میرا یہ سوال ہے کہ کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے، 600 چالو لیزوں کے ساتھ رائیلٹی، آکشنز فیسیں سمیت محکمہ ہذا کا سالانہ ریونیو تقریباً سات ارب روپے ہے اور اس کے ساتھ، اگر سوال اثبات میں ہے تو محکمہ ان بند 3200 لیزوں کے شروع کرنے کے لئے، سر، اس میں یہ 'ڈیٹیلڈ' سوال ہے، Basically سوال اس مقصد کے لئے ہے، یہاں پہ خیبر پختونخوا کا مائنز اینڈ منرلز سر، آپ کو مجھ سے زیادہ پتہ ہے، جب سے 2017 کا جو یہ ریونیو ایکٹ اس اسمبلی میں آیا تو ایک ارب سے لیکر ہم دس ارب پہ پہنچ گئے ہیں اور اس کے اوپر لوگوں کی نگاہیں بھی ہیں جس کو ہم Resist کر رہے ہیں۔ میرا سوال Basically یہی ہے کہ بند لیزیں اگر ہم ان کو چالو کروالیں تو میرے خیال میں ہمارے ریونیو میں ڈیپارٹمنٹ نے خود کہا ہے ایک لاکھ ساٹھ ہزار بندے بھی بھرتی ہو سکتے ہیں اور ایک ارب کا سالانہ ریونیو بھی مزید بڑھ سکتا ہے۔ سوال کا جواب انہوں نے یہ دیا ہے اور یہ بند کیوں ہیں Basically، میں اس لئے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجنا چاہتا ہوں۔ پچھلی دفعہ بھی ہم نے ایک میٹنگ کی تھی جس میں ہوم سیکرٹری نے باقاعدہ ہر ڈی سی کو پابند کیا ہوا ہے کہ آپ نے ہر Monday کو میٹنگ کرنی ہے 'لینڈ اونرز' کے ساتھ اور 'مائن اونرز' کے ساتھ، اور ان کو Explosive نہیں ملتا، یہ دو تین بنیادی چیزیں جس پہ ڈی سی زن Implement نہیں کر رہے ہیں اس Decision کو، میری گزارش ہے، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں، ان شاء اللہ یہ سوال اس خیبر پختونخوا کی Revenue generation میں Productive ثابت ہوگا، میری گزارش یہ ہے منسٹر صاحب سے، تو Kindly یہ آپ بھجوادیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Honourable Minster for Law.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سر، یہ بالکل کنڈی صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے اور اس کے اوپر چونکہ تھوڑی سی کنفیوژن ہے، چالو لیزز کافی ہیں، تھوڑی بہت چھ سو سات سو کے لگ بھگ جو ہیں Round about، وہ بند پڑی ہیں اور اس میں

Main issue یہی جو کنڈی صاحب نے اٹھایا کہ یا تو اس میں Disputes ہیں Land disputes یا لینڈ اونرز کے ساتھ Disputes ہوتے ہیں یا پھر Explosive related issues جو ہیں وہ ابھی تک حل نہیں ہو رہے، تو ٹھیک ہے جی، اصل میں سر، یہ ریونیو جو Mentioned ہے، یہ 2023-24 Financial year کا ہے، اب ریونیو کافی بڑھ چکا ہے، میرے نالج کے مطابق وہ تقریباً آٹھ ارب سے بڑھ چکا ہے اور ہو سکتا ہے By end of this financial year ہو سکتا ہے وہ دس ارب سے بھی تجاوز کر جائے، تو ٹھیک ہے سر، اس کو بھیج دیں، اگر یہ چاہتے ہیں اور اس میں پھر یہی ریکویسٹ ہو گی جو Concerned lease holders ہیں جو Title holders ہیں، ان کے ساتھ اگر رابطہ کیا جائے، ان کو بھی بلا لیا جائے کہ ان کے جو Concerns ہیں، ان کو سنا جائے اور اس کے مطابق ڈیپارٹمنٹ سے جواب طلبی ہو جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 761 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Standing Committee. Question No. 762. Mr. Ahmad Kundi, Mr. Ahmad Kundi, please.

* 762 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا میں فیس سٹرکچر و ریگولیشن کے لئے MIFA (Minerals Investment Facilitation Authority) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) MIFA کے ممبران کی تعداد اور عہدے کیا ہیں جبکہ اس سے پہلے MIFA کے ممبران کی تعداد اور عہدے کیا تھے;

(ii) اگر منرلز ایکٹ 2017 اور موجودہ منرلز ایکٹ کے MIFA کے ڈھانچے میں فرق ہے تو عوامی نمائندوں بشمول لیز ہولڈرز کے نمائندوں کو کیوں نکالا گیا ہے؟

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) MIFA کے ممبران کی تعداد سات ہے اور عہدے درج ذیل ہیں:

(i) وزیر معدنیات، خیبر پختونخوا۔

(ii) سیکرٹری معدنیات، خیبر پختونخوا۔

(iii) سیکرٹری فنانس، خیبر پختونخوا۔

(iv) سیکرٹری ماحولیات، خیبر پختونخوا۔

(v) سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور، خیبر پختونخوا۔

(vi) وائس چیئرمین بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ، خیبر پختونخوا۔

(vii) ڈائریکٹر جنرل مائنز اینڈ منرلز، خیبر پختونخوا۔

اس سے پہلے MIFA کے ممبران کی تعداد پندرہ تھی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) وزیر معدنیات، خیبر پختونخوا۔

(2) چیئرمین، سٹینڈنگ کمیٹی، صوبائی اسمبلی، خیبر پختونخوا۔

(3) صوبائی اسمبلی کے ایک نامزد شدہ ممبر۔

(4) صوبائی اسمبلی کے حزب اختلاف کی طرف سے ایک نامزد شدہ ممبر۔

(5) سیکرٹری معدنیات، خیبر پختونخوا۔

(6) سیکرٹری فنانس، خیبر پختونخوا۔

(7) سیکرٹری ماحولیات، خیبر پختونخوا۔

(8) سیکرٹری قانون، پارلیمانی امور، خیبر پختونخوا۔

(9) وائس چیئرمین، بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ، خیبر پختونخوا۔

(10) ڈائریکٹر، نیشنل سنٹر آف ایکسلنس ان جیولوجی، یونیورسٹی آف پشاور۔

(11) چیئرپرسن مائننگ، انجینئرنگ یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی پشاور۔

(12) صدر، خیبر پختونخوا چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز۔

(13) صدر، خیبر پختونخوا ویمن چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز۔

(14) صدر، مائنز اونرز ایسوسی ایشن، خیبر پختونخوا۔

(15) صدر، مائنز ورکرز ایسوسی ایشن، خیبر پختونخوا۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> شکریہ سپیکر صاحب، میرا سوال وزیر معدنیات سے تھا، کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا میں فیس سٹرکچر اور ریگولیشن کے لئے MIFA کا قیام عمل میں لایا گیا؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو

MIFA کے ممبران کی تعداد اور عہدے کیا ہیں؟ اور اگر منرل ایکٹ 2017 اور جو موجود ہیں، اس میں موازنہ کیا جائے تو فرق کیا ہے؟ سر، میں اس میں دو تین منٹ چاہوں گا آپ کے، یہ بڑی Important ایک چیز ہے، میں سارے کولیگز کے آگے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ مائنز اینڈ منرلز ایکٹ جو کہ ابھی ٹیبل نہیں ہوا Consideration stage میں شاید نہیں آیا، ٹیبل ہو چکا ہے لیکن Consideration stage میں نہیں آیا، اس میں وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا، ایم پی ایز اس کو پڑھیں اور مجھے Suggestions دیں اور یہ بڑی خوش آئند بات ہے، اس نے کہا یہ پڑھتے نہیں ہیں اور Suggestions نہیں دیتے تو ایسے مجھ پہ اعتراضات کرتے، میرے تین بنیادی اعتراضات ہیں جو آپ وزیر اعلیٰ تک پہنچا دیں، یہ MIFA کے حوالے سے ہی ہے، ایک تو جو ہمارا جو مائنز اینڈ منرلز ایکٹ آرہا وہ خیبر پختونخوا کے Merged districts پہ Applicable نہیں ہے، آپ نے کیوں اس کو Exempt کیا ہوا ہے؟ کیا یہ خیبر پختونخوا کا Merged علاقہ جو ہے یہ خیبر پختونخوا کا حصہ نہیں ہے؟ دوسرا، وہ کہتے ہیں میں نے سودا نہیں کیا صوبے کے مفادات کا، میں کہتا ہوں، میری غلط رائے ہے، انہوں نے اس صوبے کے مفادات کا سودا اس طریقے سے کیا ہے، فیڈرل منرل ونگ کی کوئی حیثیت نہیں ہے یہاں پہ، اس کو MIFA میں آپ نے کیوں ڈالا ہے؟ 2017 میں نہیں تھا، آپ کی حکومت تھی، آپ نے ایکٹ لایا تھا، آپ کی وجہ سے ریونیو بہتر ہوا ہے تو یہ وفاق کا نمائندہ یہاں پہ بیٹھ کے ہمیں کیوں Dictation دے گا؟ اور یہ Eighteenth Amendment میں نہیں ہوا، یہ مائنز اینڈ منرلز Eighteenth Amendment سے پہلے بھی Constitutionally ہمارے پاس تھا اور ابھی بھی ہمارے پاس ہے اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں تمام پی ٹی آئی کے ان ایم پی ایز کو جنہوں نے اس کے خلاف کھڑے ہو کر، دیوار کے طور پر ثابت ہوئے ہیں۔ میرے سوال کا مقصد یہی ہے MIFA کی کمپوزیشن سر، آپ دیکھ لیں، 2017 میں جب یہ ایکٹ آیا تھا تو کیا تھا اور پھر جب امنڈمنٹ آئی پچھلی دفعہ، میں اس وقت بھی چیختا رہا جناب سپیکر، جب آپ سول سوسائٹی کو سٹیک ہولڈرز کو ان باڈیز میں نہیں ڈالیں گے، میں اپنی ذات کو نہیں ڈالنا چاہتا، اس میں یہ آپ دیکھ لیں، پہلے پندرہ تھے، ابھی سات ہیں، ان پندرہ میں کون تھے، ان پندرہ میں صدر خیبر پختونخوا ویمن چیمبر آف کامرس، صدر مائنز اینڈ منرلز ایسوسی ایشن، صدر مائنز ورکرز ایسوسی ایشن، کہنے کا مقصد ہے یہ وہ سٹیک ہولڈرز ہیں جو ہمارے پختونخوا کو ریونیو دیتے ہیں، اگر آپ ان کو ان ایوانوں سے باہر کریں گے اور ساری بیوروکریسی کو بٹھائیں گے، اس بیوروکریسی کا حال تو آپ نے صبح سن لیا، جو ہم نے سٹینڈنگ کمیٹی

میں بیان کیا ہے، جنہوں نے، چالیس ارب غبن ہو چکے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں ابھی تک پتہ نہیں ہے کہ کتنے غبن ہوئے ہیں؟ میری گزارش یہ ہے جناب سپیکر، یہ ہمارے پولیٹیکل لوگ اس میں بدنام ہوتے ہیں، یہ آپ کے سٹیک ہولڈرز ہیں، میری آفتاب صاحب سے اور اس کابینہ سے دست بدستہ گزارش ہے، اس سوال کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جانے دیں، بڑا Important ہے، منرلز کے اونرز کو، انکی ایسوسی ایشن کو، لینڈاونرز کو اس بیوروکریسی کے ساتھ آپ شامل کردیں، یہ خود آپ کو بتائیں گے، ادھر کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا، اس کا راستہ Way forward کیا ہے؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر! اس پہ آپ Comment کریں، بات بڑی Justified ہے، آپ کے پندرہ اراکین تھے، وزیر معدنیات وہ ادھر موجود ہیں، چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی نکال دیا، ایک صوبائی اسمبلی کا ممبر نکال دیا، حزب اختلاف کی طرف سے ممبر آپ نے نکال دیا، ڈائریکٹر نیشنل سنٹر آف ایکسیلنس جیالوجی پشاور یونیورسٹی، وہ نکال دیا، چیئرپرسن مائننگ، انجینئرنگ یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی پشاور، وہ نکال دیا، صدر خیبرپختونخوا چیمبر آف کامرس نکال دیا، صدر ویمن نکال دی، صدر منرلز اونرز ایسوسی ایشن نکال دیا، اب یہ ایک ایسی چیز ہے جو بڑی Alarming ہے اور یہ بالکل ٹھیک انہوں نے اس کو ضرور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ڈیبیٹ کے لئے سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجنا چاہیئے۔ جی ارباب صاحب۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ سپیکر صاحب، کنڈی صاحب نے اس میں ایک بہت ہی اہم پوائنٹ نوٹ کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو بل تھا پہلے بھی اور جو ابھی Proposed ہے، یہ ہمارا Bread andbutter ہے اور اس میں کافی ہم نے امنڈمنٹس تیار کی تھیں لیکن چونکہ وہ بل Controversial ہو گیا تھا تو ہم نے وہ Put نہیں کیا، وہ بھی جب موقع ملا تو کریں گے۔ بڑا Pertinent سوال ہے کہ ہمارے Merged districts جو ہیں وہ Invaluable resources جو ہیں، Majority resources میں ہیں اور ان کو آپ نے Exclude کیا ہوا ہے، تو جب وزیراعلیٰ صاحب اس کا پوچھتے ہیں کہ اس میں کیسے ایسی چیز ہے کہ ہم اس کو کنٹرول دے رہے ہیں، تو Inadvertently آپ نے Indirectly control جو ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کو یا باقی اداروں کو دے دیا گیا ہے کہ آپ نے اس میں سے Merged districts کو Exclude کر دیا ہے۔ دوسرا سر، ہمارے پاس یہاں پہ جو ابھی تک Identified ہو چکے ہیں جو اس بل کا حصہ ہیں، پانچ سو ملین بیرل تیل اور جہاں پہ تیل ہوتا ہے Around thirteen trillion cubic feet gas ہے اور اس بل میں جو اس کی ایک روح ہے،

ساخت ہے، آپ نے آئل اینڈ گیس کیوں Exclude کیا ہوا ہے؟ جس میں پختونخوا کی Main Source کا royalties ہے اور سر، اس میں آخری پوائنٹ چونکہ یہ سپلیمنٹری ہے، Add کرنا چاہوں، اس کو Lengthy نہیں کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک ہم اپنے ہاؤس کو In order نہیں کریں گے، ایک میسج نہیں بھیجیں گے اور جو اس بل کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا جی، یہ کنڈی صاحب، Sorry یہ۔

ارباب محمد عثمان خان سر، یہ ختم کر رہا ہوں کہ یہاں پہ ہم Investment لانا چاہ رہے ہیں تو اس میں Bound کیا جائے جو سیکیورٹی فورسز ہیں کہ پہلے آپ ہمیں اس چیز کا تعین دیں کہ جو ہمارے Merged districts کے لوگ رو رہے ہیں کہ ہمیں سیکیورٹی فراہم کی جائے That should be a part of the Bill,Sir; so, two questions,Oil &Gas in merged districts انہوں نے پوچھا ہے اور سیکیورٹی اس میں Bound کریں سر۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ جو آپ نے یہ پوچھا ہے، یہ جو بل ابھی ہم نے ٹیبل کیا ہے، اس کے متعلق ہے یا یہ پہلے سے لے آئے ہیں، یہ MIFA کا۔

جناب احمد کنڈی: سر، سوال یہ ہے کہ ایکٹ بنا ہی نہیں ہے تو ہو ہی نہیں سکتا، یہ جو امنڈمنٹ آئی تھی سر، اس میں بھی میں چیختا رہا اس وقت، یہ ابھی آپ نے 2017 دوبارہ MIFA میں امنڈمنٹ کی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب احمد کنڈی: میں تو اس میں چیخ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ Unjustified ہے۔

جناب احمد کنڈی: وہ تو آگے والا سودا جب آئے گا تب بات ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، جو کنڈی صاحب نے سوال اٹھایا ہے پہلے، تو جو انہوں نے شروعات کیں، وہ میرے خیال میں Irrelevant تھیں، سوال سے بالکل ہٹ کر تھیں، ہمارا منزل جو بل ہے جو میرے خیال میں لاعلمی میں بھی کئی لوگوں نے اس کو Controversial کیا ہوا ہے اور جس طرح چیف منسٹر صاحب نے ہماری پارلیمنٹری پارٹی میٹنگ میں بھی

اس کی وضاحت کی اور ہم نے پریس کانفرنس میں بھی وضاحت کی کہ آپ صرف یہ بل پڑھ لیں اور اس میں کوئی ایک نکتہ بتادیں جس میں صوبے کا اختیار موجودہ صوبائی حکومت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اس سے نئی ڈیبیٹ شروع ہو جائے گی، اس پہ آجائیں جی۔

وزیر قانون: سر، میں ڈیبیٹ نہیں کرنا چاہتا لیکن سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بڑی لمبی کہانی ہے، اس پہ دیکھیں بہت سارے لوگوں کے اعتراضات، ہم نے ان کو لیٹر لکھ دیا، گورنمنٹ کو نہیں لکھا ہے ابھی؟ جو لوگوں نے Proposed کیا ہے اور جو مختلف آرگنائزیشنز میں تھینک ٹینک نے، ایم پی ایز نے یہ سارا ہمیں وہ جو کچھ Compile کر دیا ہے، اس پہ ہم آپ کو لیٹر ان شاء اللہ ایک دو دن میں بھیج دیں گے جی۔

وزیر قانون: سر، میں اس کی وضاحت اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ کنڈی صاحب نے چونکہ یہ سوال MIFA کے حوالے سے کیا یا MIFA کی جو باڈی ہے، سٹرکچر ہے جو ایکٹ میں موجود ہے، ہمارے ایکٹ 2017 میں، اس کے حوالے سے کیا ہے لیکن انہوں نے شروعات جو ہے، وہ منرل بل کے حوالے سے انہوں نے بات کی تو اس کی تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ فیڈرل منرل ونگ جو ہمارے Proposed ابھی کرنٹ بل میں شامل کیا گیا ہے، وہ صرف اور صرف Single member ہے اور Permanent member نہیں ہے، وہ Co-opted member ہیں، ان کو اگر ضرورت پڑی تو بلا سکتے ہیں، ضرورت نہ پڑی تو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ان کا نہ ووٹ ہے نہ وہاں پہ ان کی کوئی Say ہے، صرف اور صرف وہ Recommendation دے سکتے ہیں، ہم ایک اکائی ہیں، ہم فیڈریشن کے اندر رہ رہے ہیں تو ان کے Inputs اگر ضرورت پڑی صوبے کو تو وہ آ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ Co-opted member ہیں، میرے خیال میں کنڈی صاحب اس کو بہتر طریقے سے سمجھتے ہیں۔ اچھا سر، اس ڈیبیٹ میں نہیں جانا چاہتا، میں سوال کی طرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ کسی دن ہم آپ کے مشورے کے ساتھ ہم ایک پورا دن اس پہ ڈیبیٹ بھی کرا لیتے ہیں۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر۔ سر، یہ جو موجودہ ان کا کوئسچن ہے سر، اس کی طرف میں آنا چاہتا ہوں۔ MIFA, 2017 original Act میں اس کا جو سٹرکچر تھا وہ سر، آپ دیکھیں Thirteen

members تھے اس میں، کنڈی صاحب صحیح فرما رہے ہیں، میں تو اس ہاؤس کا ممبر نہیں تھا، بہر حال کنڈی صاحب اس ٹائم اس ہاؤس کے ممبر تھے میرے خیال میں، اور بعد میں اس میں امنڈمنٹ کر کے تو وہ سٹرکچر سات ممبرز کا کیا گیا MIFA کا، تو سر، اس کے اوپر ان کا اعتراض ہے کہ یہ واپس وہ ممبرز اس میں ڈالے جائیں، تو سر، میری یہ گزارش ہے کہ چونکہ ابھی تو ہمارا وہ بل یہاں پہ ٹیبل ہو چکا ہے، اس کا Fate ابھی چیف منسٹر صاحب نے، Already آپ بھی کلیئر کر چکے ہیں، چیف منسٹر صاحب بھی کلیئر کر چکے ہیں کہ جب تک خان صاحب کے ساتھ اس پہ Detailed briefing نہیں ہو جاتی، ہماری پولیٹیکل پارٹی کی بریفنگ نہیں ہو جاتی تو اس کے اوپر آگے پراسیس جو ہے تب تک سٹاپ کیا جائے گا۔ ٹھیک ہے جی، یہ وضاحت ہو چکی ہے، تو ان کے لئے یہ عرض ہے کہ اس ٹائم تک آپ تھوڑا سا اس کو Hold رکھیں، ہو سکتا ہے اگر وہ In question یہاں اسمبلی میں ہو تو اس ٹائم پہ آپ اس میں امنڈمنٹ لے کر آئیں پھر اس میں ہم ڈسکس کر سکتے ہیں، امنڈمنٹ Proposed کریں۔ ٹھیک ہے سر، اس کو کمیٹی لے جانے کی ضرورت میرے خیال میں نہیں ہے اس موقع پہ، دوسری بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی تو اس کے آنے میں پتہ نہیں کتنا ٹائم ہے؟ اس ساری Deliberation میں وقت تو لگے گا نا جی۔

وزیر قانون: .Exact اسی طرح ہے لیکن سر، میرے خیال میں یہ کوئسچن کیبنٹ کا، سٹینڈنگ کمیٹی کا بنتا نہیں ہے، یہ MIFA جو ہے یہ Recommendation ضرور دے چیف منسٹر صاحب کو، ہو سکتا ہے ہم وہ ایکٹ جو ہے، بل جو ہے، اس کو ڈراپ کریں اور ہم اپنے پرانے ایکٹ میں امنڈمنٹ لے کر آئیں تو اس مرحلے میں بھی ہو سکتا ہے، چیف منسٹر صاحب کو بھی ہم Input دیں گے۔ اچھا، اس کے علاوہ جو سر نے بات کی، ارباب صاحب نے آئل اینڈ گیس کے حوالے سے، تو چونکہ آپ کو پتہ ہے سر، وہ فیڈرل سبجیکٹ ہے Oil & Gas as a strategic mineral وہ فیڈرل سبجیکٹ ہے اور صوبہ بھی Already KP OGDCL جو ہے اس کے نام سے ایک کمپنی بنا چکا ہے، وہ بھی اپنی لیزز یہاں پہ لے رہی ہے لیکن وہ چونکہ Initial stage پہ ہے، وہ ابھی Established ہو رہی ہے تو ایکٹ میں اس کا شامل ہونا یا نہ ہونا، اس کی تفصیل میں ابھی آپ کو نہیں بیان کر سکتا، وہ کسی اور ٹائم ان شاء اللہ اس کو ڈسکس کریں گے، وہ میرے خیال میں Irrelevant ہے۔ اس کے علاوہ سر، یہ Merged districts کی بات کی گئی ہے یہاں پہ کہ ان کو Exempt کیا گیا ہے، Merged districts کو Exclude کیا گیا ہے تو

میرے خیال میں ابھی بھی واویلا جو ہے وہ سب سے زیادہ ہمارے Merged districts اور ہمارے Merged کی سائڈ پہ جو ہمارے پارلیمینٹیرینز ہیں، انہی کی طرف سے آرہا ہے، حالانکہ ان کے ایریاز جو ہیں وہ Exempted ہیں لیکن ان کی بات ٹھیک ہے کہ وہاں سے بھی جو رائیلٹی کی مد میں وہ Exempted نہیں ہیں لیکن وہ جو To the extent of changes جو ہے وہ Exempted ہیں، رائیلٹی Merged districts سے بھی آتی ہے، میرے ساتھ جو Merged sub division ہے، اس سے تقریباً لگ بھگ ستر کروڑ سے لے کر ایک ارب تک ریونیو Collect ہوتا ہے، وہاں پہ Coal ہے، اس کی رائیلٹی ادھر سے Collect ہوتی ہے، تو ایسی کوئی بات نہیں ہے اور ان شاء اللہ اس کو ڈسکس کر لیں گے جب وہ Under consideration آجائے گا۔ ٹھیک ہے سر، .Thank you so much

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری تو گزارش یہ ہے کہ آج تعداد بھی کافی ہے، آج ہی ڈیبیٹ کروادیں مائنز اینڈ منرلز پہ (قہقہہ) تاکہ آفتاب صاحب جو غلط بیانی کر رہے ہیں، فلور آف دی ہاؤس مجھے کہنا پڑ رہا ہے، بل کی کاپی میرے پاس ہے، اگر یہ مجھے دکھادیں جو وہ Co-opted member ہیں فیڈرل کا، میں جرمانہ دوں گا، وہ ممبر ہے، اس کو اختیار بے تحاشہ دیا گیا ہے لیکن چھپن چھپائی کر کے دیا گیا ہے، وہ بھی میں آپ کو بتا دوں گا کہ کہاں کہاں پہ دیا گیا ہے؟ تو میں اس ڈیبیٹ میں نہیں جانا چاہتا، میں صرف اپنے آنریبل کولیگز کے سامنے ایک چیز رکھنا چاہتا ہوں، یہ سارے بیٹھے ہوئے ہیں، Irrespective of the party کیا آپ لوگ نہیں چاہتے کہ MIFA کے اندر لینڈ اونرز، مائنز اونرز لوکل لوگ شامل ہوں، اگر یہ لوگ نہیں چاہتے تو بس نہ ڈالیں، ایک بات، لیکن یہ بڑا 'لاجیکل' سوال ہے، یہ سارے کام بیورکریسی پہ کرنا چاہتے ہیں، جو چالیس چالیس ارب کھا جاتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے کر لیں، میں تو بڑی Positive approach کے ساتھ Without any political point scoring یہ میں سارے اپنے تمام کولیگز کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ لینڈ اونرز ہیں اس میں، مائنز اونرز ہیں اس میں، چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری ہے، میں نے اپوزیشن لیڈر والی بات بھی اس میں نہیں ڈالی تاکہ کسی کو یہ خیال نہ آئے شاید کنڈی صاحب اپنے آپ کو ڈالنا چاہ رہے ہیں، لیکن اس سول سوسائٹی کو تو ڈالیں جس نے بیداری کا مظاہرہ کیا اور پورے صوبے میں ایک آواز اٹھائی ہے کم از کم بلوچستان سے ہٹ کے، تو خدارا میری آفتاب صاحب سے یہ گزارش ہے، آپ اس کو "انا" کا مسئلہ نہ بنائیں، اس سوال کو جانے دیں، ایک ڈیبیٹ ہو جائے گی

Positive، میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو جانے دیں، ڈیبیٹ ہو جائے گی وہاں پہ،Positive ہو گا تو آپ Adopt کر لیں، آپ کی اکثریت ہے، اگر Positive نہیں ہو گا آپ Reject کر دیں، It`s my humble request.

جناب سپیکر: ٹھہریں، وزیر ریونیو اینڈ اسٹیٹ بڑے عرصے بعد کھڑے ہوئے ہیں، کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال واملاک): شکریہ سر۔ کنڈی صاحب، آپ کی بات کا جواب دینے کے لئے اٹھا ہوں۔ سر، میرے محترم بھائی نے یقیناً اچھی نیت سے تجاویز دی ہوں گی لیکن اس وقت آپ دیکھیں میجارٹی کو بلڈوز کرنا ہوتا تو ہم میجارٹی میں ہیں، یہ اعتراضات، ہم نے خود بھی اس میں دیکھا، جو کمیاں تھیں ان کا بھی احساس کیا اور آپ کی رائے کو بھی احترام ملا اس میں، اسی لئے اس بل کو روک دیا گیا اور آپ کی تجاویز کا ان شاءاللہ بالکل خیر مقدم کریں گے، جو اس صوبے کے بہترین مفاد میں ہونگی تو اس کی فکر، آپ ابھی سٹینڈ نگ کمیٹی میں کس لئے بھیجیں گے؟ کوئی ضرورت نہیں ہے، بھیجتے ہیں تو سپیکر صاحب، بھیج دیں لیکن جب ایک بل آنا ہے، جو تمام تجاویز اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں سر، نہیں، میرے خیال میں اس کو اب وہ ہم فٹ بال فٹ بال نہ کھیلیں، جب بل آئے گا، اس میں پھر بھی اختیار آپ کے پاس ہے اور آپ کی ہر اچھی تجویز کو ہم ویلکم کریں گے، بلڈوز نہیں کچھ بھی کر رہے، اس صوبے کے مفاد میں جو چیز نہیں ہو گی قطعاً وہ نہیں ہم کریں گے، آپ اس کی فکر نہ کریں، ہم اسی طرح جتنا آپ کے دل میں درد ہے اس صوبے کا، اتنا ہی ہمارے دل میں بھی ہے جی۔

جناب احمد کنڈی: سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ میں امنڈمنٹ کرنے تو نہیں جارہا، یہ تو سٹینڈ نگ کمیٹی جائے گا، میں 2017 کے ایکٹ کی بات کر رہا ہوں، عباسی صاحب Understand نہیں کر رہے ہیں، جب وہ نیا ایکٹ آئے گا وہ تو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں پی ٹی آئی کی تین رکنی کمیٹی کو، انہوں نے بھی Reject کر دیا اس کو، Credit goes to your party & your vigilance really, it’s not a political scoring مطلب انہوں نے بھی Reject کیا، اس لئے میں کہہ رہا ہوں وہ لمبا ٹائم ہے، جب آئے گا 2025 والا تو دیکھیں گے لیکن یہ چیز آپ دیکھ لیں عباسی صاحب! اگر آپ کا ضمیر کہتا ہے کہ اس کو ہونا چاہیئے تو کر دیں، نہیں تو۔۔۔۔

وزیر مال واملاک: سر، دیکھیں، آپ کی تجاویز میں، ایک منٹ، آپ کی تجاویز غیر مناسب نہیں ہیں، میں کہہ رہا ہوں کہ جب ایک بل جو اس وقت بڑا ایک اہم بل ہے ہمارے صوبے کے لئے، وہ سارے کا سارا Lay ہونا ہے، ایسا نہیں ہے کہ اس کو ہم اٹھا کر تو ہم کہیں اس کو رکھ دیں گے، وہ یقیناً آنا ہے، اس میں جو 2017 کا ہمارا بل ہے، اس میں امنڈ منٹس بھی آنی ہیں، اس میں بالکل آپ تجاویز دیں اور جو اچھی تجاویز ہوں گی ان شاءاللہ ان کو Ensure کریں گے کہ اس بل کا حصہ ہوں، تو میرے خیال میں اس کو، ہمارا بل جو آنا ہے جس میں تجاویز لے لی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: آنا نہیں ہے، ہوا ہے، وہ ٹیبل ہوا ہے جناب وزیر محترم۔

وزیر مال واملاک: سر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور وہ Consideration کے لئے نہیں، ہم اسے Consideration کے لئے نہیں Lay کر رہے، اس میں بہت ساری باتیں ڈسکس ہو چکی ہیں، اس میں یقیناً ٹائم ہے اور اگر اس دوران اگر سٹینڈنگ کمیٹی اس کو ڈسکس کرتی ہے تو کیا حرج ہے؟

وزیر قانون: سر، یہ دیکھیں Policy matter ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی جو ہوتی ہے سر، وہ صرف Recommendations اور Supervision کے لئے ہوتی ہے، وہ Governance related supervision کے لئے ہوتی ہے، تو میرے خیال میں یہ گورنمنٹ کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ دوبارہ آپ Repeat کریں جناب وزیر محترم۔

وزیر قانون: سر، Already جو ہمارا سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، آپ نے کیا کہا ہے؟ دوبارہ Repeat کریں ذرا۔

وزیر قانون: سر، میری گزارش ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میں اسے، آپ نے جو الفاظ کہے ہیں دوبارہ Repeat کریں۔

وزیر قانون: سر، میری گزارش ہے، سر، میں کرتا ہوں سر، میں کرتا ہوں، میں عرض کرتا ہوں سر، اس طرح ہے کہ Already جو ہمارا Proposed Bill ہے، اس میں Already یہ MIFA کا سٹرکچر جو ہے اس کو Re structure کیا گیا ہے، اس میں ممبرشپ بڑھا دی گئی ہے سات سے، یہ ابھی میرے پاس کوئی Soft میں وہ موجود نہیں ہے، نہ ہو تو میں تفصیل بھی تھوڑی سی بتا دیتا، ابھی سر، میرے خیال

میں یہ اس سوال سے ہمیں تھوڑی سی شرارت کی بو آ رہی ہے، آپ مہربانی کریں یہ اس ٹائم پہ اس موقع پہ سٹینڈنگ کمیٹی بھیجنا یہ موزوں نہیں ہوگا اور اس کے اوپر ہم ڈیبیٹ کر سکتے ہیں، یا تو ہمارا جو بل ہے، موجودہ جو بل Lay ہو چکا ہے یا اسی کے موقع پہ یا اگر اس کے علاوہ Already ہمارے Proposed جو پرانا ہمارا ایکٹ ہے، اس میں ہماری Proposed جو امنڈ منٹس ہیں، اس میں بھی ہم ڈسکس کر سکتے ہیں، آپ اس میں Proposal دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ شرارت کے لئے یہ کوسچن لائے ہیں آپ؟ (قہقہہ) یہ وزیر محترم کہہ رہے ہیں، میں نہیں کہہ رہا۔

جناب احمد کنڈی: یہ ان کی رائے کا میں احترام کرتا ہوں لیکن رائے سے اختلاف بھی کرتا ہوں۔ سر، میری گزارش یہ ہے، ایک تو آفتاب صاحب کہتے ہیں کہ Standing Committee is a recommendatory body میرا اس سے اختلاف ہے، He must read the Rules of Business; Standing Committee is not only the recommendatory body but it is the oversight body on the government, it is the oversight body. اور دوسری بات یہ ہے، وہ پبلک جو آفیشلز ہیں Like you اور جو منسٹرز ہیں یا کیبنٹ ہے، اس کے اوپر ہم Oversight کرتے ہیں اور وہی پارلیمان کی طاقت ہوتی ہے تو خدارا اس طرح کی Statement دینے سے پہلے تھوڑا سا محتاط ہو کر بات کریں۔

جناب سپیکر: یہ آپ نے زیادتی کی ہے۔

جناب احمد کنڈی: پہلے بھی ان کے ایک یہاں پہ سیکرٹری نے ایک بات کی تھی کہ بھئی! Parliament is subsidiary، ہم نے اس کو Tolerate کیا۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے اس پہ پھر Written apology کر لی تھی اور معافی مانگی تھی انہوں نے۔

جناب احمد کنڈی: نہیں، کی تھی سر، لیکن اصل شرارتیں تو یہ والی چیزیں ہیں ہماری، تو میں تو گزارش کر رہا ہوں، اگر ان کو فرض کر و اس بات سے اتفاق نہیں ہے تو ووٹنگ کے لئے ڈال دیں تاکہ ہر ایم پی اے اپنے حلقے میں جائے تاکہ ان سے مائنز اور منرلز کے لوگ پوچھیں کہ آپ نے کس کے حق میں ووٹ دیا، آپ نے کیوں نہیں دیا؟ اگر میری بات غلط ہے تو بالکل ٹھیک ہے یہ Reject کر دیں، میجارٹی ہے ان کے پاس،

کہنے کا مقصد، لیکن ہر بندہ ان سے پوچھے گا کہ آپ نے مائنز اینڈ منرلز کی سول سوسائٹی کو MIFA کا سٹیک ہولڈر کیوں نہیں بنایا؟ میں ابھی بھی کہتا ہوں، ووٹنگ کی طرف مت لے جائیں، نہیں تو یہ پریشانی بن جائے گی، By God میں کہہ رہا ہوں، میں کہتا ہوں اس کو Amicably solve کریں، عباسی صاحب نے بڑی اچھی Proposal دی ہے، اگر ایک اچھی چیز ایک دن کے لئے بھی Implement ہو جائے تو ان کو کیا اس میں پرابلم ہے؟ ہاں اگر، لیکن I will not withdraw from my question.

<u>جناب سپیکر:</u> عباسی صاحب، کیا کہتے ہیں آپ؟

<u>وزیر قانون:</u> یہ کنڈی صاحب اس ہاؤس میں تھے، یہ 2019 میں ہوئی ہیں، امنڈمنٹس ہوئی ہیں ابھی نہیں ہوئیں، 2019 میں ہوئی ہیں۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> تو وہی کہہ رہا ہوں نا۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، تو ابھی تو وہ Already ہمارا Under consideration ہے نا، ہم گورنمنٹ سطح پہ اس کو۔۔۔۔۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> وہ بل بڑا لمبا چلا جائے گا، کمیٹی میں بیٹھ جائیں گے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، میں بات کرنا چاہتی ہوں اس پہ۔

<u>وزیر قانون:</u> دیکھیں، ہمارے۔۔۔۔۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> کمیٹی میں بیٹھ جائیں گے، اگر میں Negative ہوا، پالیسی کے خلاف ہوا تو چھوڑ دیں، نہ کریں آپ۔

<u>وزیر قانون:</u> دیکھیں، نہیں کنڈی صاحب، دیکھیں ہمارے 2017 ایکٹ میں کافی Flaws ہیں، اسی لئے تو اس میں ہم Time to time امنڈمنٹ لے کر آئے ہیں، Last time بھی ہماری ایک امنڈمنٹ ابھی بھی پینڈنگ ہے، سر کو پتہ ہے جو Illegal mining کے حوالے سے تھی۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سپیکر صاحب، دیکھیں کمیٹیز بنی ہی اس لئے ہیں کہ بیٹھ کر مسائل کو ڈسکس کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اسے ووٹ پہ ڈال دوں؟

وزیر قانون: سر، یہ میرے خیال میں Norms کے خلاف ہے کہ ایک چیز Already ہاؤس میں Under consideration ہے اور اس کو آپ خواہ مخواہ میں کمیٹی لے کر جائیں تو میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔۔

(شور)

جناب احمد کنڈی: اس میں، ایک منٹ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری بات، This is not against the norms, try to understand that this is our right being a Member of the this Legislative Assembly. آپ نے ایک ایکٹ پاس کیا ہوا ہے، میں اس کو ایک Positive approach کے ساتھ Amend کر رہا ہوں اور سارے کولیگز کو کہہ رہا ہوں، آپ دیکھ لو، میں نے اس میں اپنا نام نہیں ڈالا ہوا، اس میں ایسوسی ایشنز کے نام ڈالے ہوئے ہیں جو آپ کو Input دیں گے، آپ کے ریونیو کو بڑھائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کو Rephrase کر سکتے ہیں، اپنا جناب آنریبل منسٹر۔

جناب احمد کنڈی: یہ کیا بات ہوئی؟

جناب سپیکر: آپ کنڈی صاحب، کہہ سکتے تھے جی، جو نیا ایکٹ ہے، جب یہ Consideration stage پہ جائے گا، اگر آپ نے Withdraw نہ کیا تو ٹھیک ہے۔

جناب احمد کنڈی: سر، تو یہی تو میں نے شروع سے ہی عرض کی۔

جناب سپیکر: اور یہ Consideration کے لئے آیا، مطلب اس میں دونوں باتیں ہیں نا، اس میں ٹائم ہے، ابھی تو وہ یہ چاہتے تھے کہ اس ٹائم کے اندر اگر یہ ڈیبیٹ ہو جائے، سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ ویسے انہیں کہہ سکتے ہیں کہ کنڈی صاحب بس ٹھیک ہے، اس کو دیکھ لیں گے۔

وزیر قانون: سر، میرے خیال میں کنڈی صاحب اس کو یہ رنگ دے رہے ہیں کہ ہم خدانخواستہ اس کے خلاف ہیں کہ ہم۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ پہلے والا ہے۔

وزیر قانون: ایسوسی ایشن والے Include نہیں کرنا چاہتے، ہم بالکل اس کے حق میں ہیں کہ اس میں جتنے بھی سٹیک ہولڈرز ہیں، اس میں ممبر شپ دی جائے، اس باڈی میں جو اس کی کمپوزیشن ہے MIFA کی، لیکن سر، میرا اختلاف جو ہے وہ اس سٹیج کے اوپر ہے کہ اس سٹیج کے اوپر میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے، یہ تھوڑا سا Wait کریں، یا تو اسی بل میں یہ پھر امنڈمنٹ لے کر آئیں، اگر وہ اس بل سے مطمئن نہیں ہیں یا Satisfied نہیں ہیں یا اس کے اوپر ان کی Reservations ہیں، پھر اس سٹیج پہ ہم ڈسکس کر سکتے ہیں نا، نہ ہو تو سر، اگر وہ فرض کریں ڈرافٹ ہو گیا وہ بل، ان کے ساتھ ہماری Commitment ہے کہ ان کی Recommendations جو ہیں یا یہ سوال جو ہے، دوبارہ لے کر آئیں، ان کو Recommendations کے۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: سر، بات یہ ہے کہ یہ جائیداد کا تنازعہ نہیں ہے، کہنے کا مقصد یہ ہے، سٹینڈنگ کمیٹی، یہ کوئی امنڈمنٹ تو نہیں ہے جو ابھی جا کر Implement ہو جائے گی، یہ تو سٹینڈنگ کمیٹی جائے گی، چیئرمین اس کا مائنز اینڈ منرلز کا ہوگا، اکثریت گورنمنٹ کی ہے، ہم ایک اچھا Input بنا سکیں گے، ہو سکتا ہے میرے اس سوال میں بھی کوئی مزید امنڈمنٹ ہو جائے، کوئی اچھی چیز آ جائے تو اس دوران ہم چیزوں کو اکٹھا کر لیں گے، We have a lot of time اس وقت ٹائم نہیں ہوتا، ہم لوگ خود انتخابی حلقوں میں مصروف ہوتے ہیں، آفتاب صاحب ہمیشہ میرے ساتھ بڑے دل کے ساتھ میرے سوالات کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجتے ہیں، میری ان سے دست بستہ گزارش ہے، بڑی Humble گزارش ہے، میرے ہمیشہ بڑے Critical سوالات ہوتے ہیں، وہ بھی یہ بھیج دیتے ہیں، میں ان کا احسان مند ہوں، ایک اور احسان عظیم کر دیں، یہ بھیج دیں تو میرے خیال میں یہ صوبے کے لئے بہتر ہوگا، By God سپیکر صاحب، اس میں میں نے اپوزیشن کا لفظ خود نہیں ڈالا تاکہ یہ اس سے بو نہ آئے کہ یہ Politicize ہو رہا ہے کیونکہ اس میں آپ کا جو Role رہا ہے، پی ٹی آئی کے ممبران کا جو Role رہا ہے وہ بہت Positive رہا ہے۔

جناب سپیکر: حکومت مشورہ کر لے مگر ذرا جلدی کر لیں۔

وزیر قانون: سر، میرا وہی Stance ہے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن چونکہ میرے کولیگز نے بھی کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر یہ جائے، لیکن سر، دیکھیں Already ایک بل ٹیبل ہے، اس سٹیج کے اوپر اس ایشو کو Raise کرنا جو Already میرے خیال میں یہ ہم حل کر چکے ہیں، ان کی ایسوسی ایشنز

کوIncludeہم اس سٹیج پہ کر سکتے ہیں لیکن بہر حال اگر یہ کہتے ہیں، یہ اتنے اس کے اوپر جو ہیں وہ بضد ہیں تو کر لیں سر۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Revenue.

جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال واملاک): یہ مائیک، کنڈی صاحب نے کہا، بھیج دیتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ Alreadyایک بل ہے، اب روزانہ آپ یہ مائنزاینڈ منر لز نہ کھیلیں، آپ ہمارے بڑے پیارے بھائی ہیں، جو منسٹر صاحب نے آپ کو "شرارت" کہا ہے تو لاڈ سے کہا ہے آپ کو، پیار سے، تو آپ بیشک بھیج دیں سٹینڈنگ کمیٹی میں، کوئی ایسی بری بات نہیں ہے لیکن روزانہ ہم ایک ایک شق لائیں گے اور ہم ایک چیز کو متنازعہ بناتے جارہے ہیں جس پہ آپ کے سارے ایوان کا اتفاق ہے کہ ہم اس کی بہتر چیزیں اس کو Reframeکریں گے اور دوبارہ Layکریں گے، تو میرے خیال میں یہ تھوڑا سا ایکConcernآجاتا ہے کہ روزانہ ہم یہ مائنزاینڈ منر لز کھیلتے رہیں گے تو تھوڑا اچھا نہیں ہوگا، اس سے پھر ایک ماحول اور طرف چلا جائے گا، اس وقت سارا ایوان جو ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہر حال ڈیبیٹ تو سوسائٹی میں ہوتی ہے نا جی، یہاں ڈیبیٹ تو ہوگی نا، آپ ڈیبیٹ کو تو بند نہیں کر سکتے ہیں نا، آپ چاہیں کہ ڈیبیٹ ہی بند کر دیں۔

وزیر مال واملاک: نہیں سر، میں یہ کہتا ہوں، جب اس پہ سب ایوان، جناب سپیکر، اس ایوان میں بیٹھا ہوا کوئی شخص بھی کسی ایسے قانون کا حصہ نہیں بننا چاہتا ہے، نہ بن رہا ہے۔ اس میں اپوزیشن کے لوگ بھی ہیں اور ٹریژری بینچ سے بھی ہیں، ہم بالکل کوئی چیز بلڈوز نہیں کرنا چاہتے ہیں، جہاں پہ کوئی نشاندہی ہوتی ہے اور واقعتاً وہ چیز ٹھیک نہیں ہے تو ہم اس میں تبدیلی لانے کے لئے تیار ہیں لیکن روزانہ اگر اس کو کریں گے تو پھر یہ جیسے آج اب اس پہ یہ آگئی، اس پہ ووٹنگ ایک کروالیتے ہیں تو ایک، میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کنڈی صاحب سے مشورہ کر لیں۔

وزیر مال واملاک: کنڈی صاحب، آپ شکریہ ادا کریں، ہم نے ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سٹینڈنگ کمیٹی کے لئے آپ کو کہہ دیا ہے، ریفر کر دیں۔

جناب احمد کنڈی: میں آفتاب صاحب کا بے حد مشکور ہوں سر، آفتاب صاحب کا، عباسی صاحب کا، سارے آپ کو لیگز کا۔ سر، یہ سوال صرف آپ دیکھ لیں، اگر یہ ایکٹ کے بعد آیا ہے تو میں جرمانہ دوں گا But it is before, by God, it is with very positive approach, not with any

مطلب جو ہے نا، کوئی Negative اس کے ساتھ میں نے کیا ہے نہ کوئی شرارت ہے اور میں آپ کا مشکور ہوں۔ آپ ہمیشہ اپوزیشن کی عزت کرتے ہیں، سوالات کو بھیجتے ہیں اور میں آفتاب صاحب کا بے حد احسان مند ہوں اور عباسی صاحب کا شکریہ سر، تھینک یو۔

جناب محمد ریاض: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بس ہو گیا جی، جب سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج رہے ہیں تو پھر وہی بات ہو جائے گی، کیوں؟ چلو سناؤ، ریاض خان کا مائیک On کریں۔

جناب محمد ریاض: شکریہ سر۔ سر، میں زیادہ بات نہیں کروں گا، شکریہ ادا کروں گا لیکن مرجڈ اضلاع کی بات اس میں ہو گئی سر، بہت ضروری ہے، یہ سر، Add کر لیں، وہاں پر معدنیات کا غیر قانونی طریقے سے اس کا وہ ہو جاتا ہے، پھر ہمارے کرم میں پی ایم ڈی سی ہے، ایک کمپنی، اس کا دورانیہ پورا ہو چکا ہے سر، پچھلے تقریباً 9 مہینے پہلے بھی میں نے یہ ریکویسٹ کی تھی سر، وہاں پر ہماری سوپ سٹون کے بڑے بڑے پہاڑ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Irrelevant ہو گئے، آپ بہت دور چلے گئے ہیں۔

جناب محمد ریاض: سر، یہ اس لئے وہ مرجڈ اضلاع کی جو۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوسچن کچھ اور ہے، دیکھیں Relevancy میں آپ پوچھیں نا، آپ بہت دور نکل گئے ہیں۔

جناب محمد ریاض: سر، چلو ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: ہاں نا، دور نکل گئے نا۔

Mr. Muhammad Riaz: Okay, ji.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 762 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Standing Committee.ٹھیک ہو گیا جی۔ Question No. 785, Mr. Ihsan Ullah Khan, deferred.

جی سجاد اللہ خان، آپ آرام کریں۔ تاج خان! پہلے یہ باقی بزنس لے لیں، قرارداد یں آخر میں ہو جائیں گی نا، آپ کو کائے (کہاں) کی جلدی ہے، آپ نے کہیں جانا ہے؟ جانا ہے، کسی اور کو دے دیں۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

863 _ جناب محمد نثار: کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صنعت کے میدان میں نئی نئی منصوبہ بندیاں کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے دوران کیا کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؛

(ii) کون کونسی صنعت اور صنعتی تحقیق، تجارت اور سروے کئے گئے ہیں، موجودہ وقت فعال اور غیر فعال صنعت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ صنعت و حرفت کے ذیلی اداروں نے صنعت کے میدان میں نئی نئی منصوبہ بندیاں کی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(ب)(i) ڈائریکٹر جنرل انڈسٹریز اینڈ کامرس {DG (IC)}:

موجودہ وقت فعال اور غیر فعال صنعتوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

S. NO	Operational Units	Closed Units
1	3287	309

نوٹ: مندرجہ بالا فراہم کردہ تفصیل صرف ان صنعتوں کی ہے جو صنعتی زون سے باہر موجود ہیں۔ صنعتی زون کے اندر موجود صنعتوں کی تفصیل SIDB اور KPEZDMC سے تعلق رکھتی ہے۔

(ii) خیبر پختونخوا اکنامک زون ڈیویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ (ازدمک) (KP-EZDMC) کے پی ای زیڈ ڈی ایم سی نے گزشتہ تین سالوں میں مندرجہ ذیل منصوبوں پر عمل کیا ہے:

1۔ جلوزئی اکنامک زون کا انفراسٹرکچر ڈیویلپمنٹ۔

2۔ نوشہرہ اکنامک زون کا انفراسٹرکچر ڈیویلپمنٹ۔

3۔ غازی اکنامک زون کا انفراسٹرکچر ڈیویلپمنٹ۔

4۔ڈی آئی خان اکنامک زون کاانفراسٹرکچرڈیویلپمنٹ۔

5۔حطار سپیشل اکنامک زون کاانفراسٹرکچرڈیویلپمنٹ۔

6۔بنوں اکنامک زون کاانفراسٹرکچرڈیویلپمنٹ۔

7۔چترال اکنامک زون کاانفراسٹرکچرڈیویلپمنٹ۔

8۔مہمند اکنامک زون میں بیلنس انفراسٹرکچر کے کام کی تکمیل،ابھی تک جاری ہے۔

9۔مہمند اکنامک زون تک رسائی سڑک۔

10۔حطار سپیشل اکنامک زون کے لئے سروس ایریا کی تعمیر۔

11۔پشاور میں کے پی ای زیڈ ڈی ایم سی ٹاور کی تعمیر،ابھی تک جاری ہے۔

12۔پشاور اکنامک زون میں زون فیسیلیٹیشن آفس کی تعمیر۔

13۔حطار اکنامک زون میں زون فیسیلیٹیشن آفس کی تعمیر۔

14۔بونیر اکنامک زون کے لئے زمین کا حصول۔

15۔سالٹ اینڈ جپسم سٹی،کرک کے لئے زمین کا حصول۔

کے پی ای زیڈ ڈی ایم سی مندرجہ ذیل منصوبوں پر کام کر رہا ہے جو ابھی منصوبہ بندی کے مرحلے میں ہیں:

1۔بونیر اکنامک زون کاانفراسٹرکچرڈیویلپمنٹ۔

2۔سالٹ اینڈ جپسم سٹی،کرک کاانفراسٹرکچرڈیویلپمنٹ۔

3۔نئے ضم شدہ اضلاع میں دو اقتصادی زونز کی ترقی۔

فعال اور غیر فعال صنعتوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

District	S. No	Zone Name	Operational Units	Closed Units
Nowshera	1	Nowshera Export Processing Zone.	16	15
	2	Nowshera Economic Zone.	98	09
	3	Nowshera Economic Zone Extension.	09	01
	4	Jalozai Economic Zone.	07	00
Haripur	5	Hattar Economic Zone	324	45

	6	Hattar Special Economic Zone	06	00
Peshawar	7	Peshawar Economic Zone	548	48
Swabi	8	Gadoon Economic Zone	158	98
Mohmand	9	MohmandEconomic Zone	18	01
D I Khan	10	Dera Ismail Khan Economic Zone	17	01
	Total		1201	218

3۔ سمال انڈسٹریزڈیویلپمنٹ بورڈ(Small Industries Development Board (SIDB)

(i) پچھلے تین سالوں میں SIDB نے انڈسٹریل پارک پشاور، انڈسٹریل پارک بنوں، انڈسٹریل پارک ڈی آئی خان، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ صوابی، انڈسٹریل اسٹیٹ دیر لوئر، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ باجوڑ، انڈسٹریل پارک باڑہ، خیبر اور سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سوات میں قائم کرنے کا منصوبہ بنایا۔

A(ii)۔پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر درج ذیل اسٹیٹس کے قیام کے لئے فزیبلٹی اسٹڈی کی گئی اور عمل درآمد کے مراحل میں ہیں۔

خیبر پختونخوا میں چھوٹی صنعتی اسٹیٹس (ایبٹ آباد-III، مانسہرہ، چترال)۔

ضم شدہ علاقوں میں چھوٹی صنعتوں کے قیام کے لئے فزیبلٹی اسٹڈی۔

B۔ عملدرآمد کے تحت اسٹیٹس۔

1۔انڈسٹریل پارک پشاور کے لئے زمین حاصل کر لی گئی، ترقیاتی کام جاری ہے۔

2۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ باجوڑ کے لئے زمین حاصل کر لی گئی، ڈیزائن اور ماسٹر پلان کے لئے کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

3۔انڈسٹریل پارک ڈی آئی خان کے لئے زمین کی نشاندہی کی گئی۔

4۔انڈسٹریل پارک بنوں کے لئے زمین کے حصول کا عمل جاری ہے۔

5۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سوات کے سلسلے میں دفعہ IV کے نفاذ اور سمال انڈسٹریل اسٹیٹ صوابی کے لئے زمین کی شناخت کے لئے ضلعی انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا ہے۔

C۔آئی پی پشاور میں Plug and Play Cold Storage کی سہولیات کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

D۔ فی الحال قائم کی گئی چودہ چھوٹی صنعتی اسٹیٹس میں سے تیرہ اسٹیٹس فعال حالت میں ہیں اور کلابٹ کی ایک ناکارہ اسٹیٹ کی بحالی کے لئے پالیسی سازی کا عمل جاری ہے۔

6۔ ڈی آئی خان، بنوں، کوہاٹ اور چارسدہ کی اسٹیٹس کو بحالی کے ساتھ گیس اور بجلی کی فراہمی کی گئی، جس نے اسٹیٹس میں صنعت کاری کو فروغ دیا۔

فعال اور غیر فعال صنعتوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

S. No	Zone Name	Operational Units	Closed Units
1	SIE Peshawar	265	00
2	SIE Mardan	268	00
3	SIE Kohat	21	02
4	SIE Bannu	128	00
5	SIE Mansehra	86	02
6	SIE Abbottabad-1	109	01
7	SIE D.I Khan	33	01
8	SIE Khalabat	04	03
9	SIE Karak	11	00
10	SIE Charsadda	34	00
11	SIE Dargai	32	00
Total		991	09

4۔ بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ: KP-BOIT:

چونکہ سوال کا تعلق KP-BOIT سے نہیں بلکہ KP-EZDMC اور SIDB سے متعلق ہے، تاہم کاروباری برادری کی سہولت اور وکالت کے لئے KP-BOIT میں کاروبار کرنے میں آسانی (EODB) کے لئے سیل قائم کیا گیا ہے۔ مزید برآں سہولت فراہم کرنے اور ایک سازگار ماحول بنانے کے لئے پیچیدہ اور فرسودہ ضوابط کی نشاندہی کے لئے 2021 میں نقشہ سازی کی ایک جامع مشق کا انعقاد کیا گیا۔ 170 شناخت شدہ ضوابط میں سے 23 کو آسان یا ہٹا دیا گیا ہے۔

819 _ جناب محمد نثار: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی غیر قانونی اور بے دریغ کٹائی کو روکنے کے حوالے سے کمیٹی تشکیل دی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کمیٹی کی مکمل تفصیل کارکردگی فراہم کی جائے؟

جناب مصور خان (معاون خصوصی ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): (الف) یہ درست ہے، جناب سپیکر، محترم جناب نثار صاحب، رکن صوبائی اسمبلی نے جو سوال اٹھایا ہے اس مد میں عرض ہے کہ محکمہ جنگلات تمام صوبہ خیبر پختونخوا کے جنگلات کا قانونی محافظ اور امین ہے، ہر قسم کی ناجائز کٹائی اور جنگلات کے بہتر انتظام و انصرام غیر قانونی تجاویز کے خلاف متعد چاک و چوبند ہے، نیز جنگلات کی حفاظت و ترویج صوبہ کے طول و عرض میں ہماری اولین ترجیح ہے، غیر قانونی کٹائی، تجاوز اور نو توڑ جنگلات مکمل طور پر ممنوع اور قابل تعزیر ہے۔

(ب) درجہ بالا محکمانہ ذمہ داریوں کی بطور احسن انجام دہی کے لئے محکمہ جنگلات کا ایک پورا ڈائریکٹوریٹ کمیونٹی ڈیویلپمنٹ ایکسٹنشن اینڈ جینڈر ڈیویلپمنٹ مقامی آبادی کے ذریعے مشترکہ انتظام و انصرام جنگل میں شمولیت کے لئے فعال ہے۔ جنگلات کی حفاظت اور مشترکہ انتظام کے لئے وہی ترقی و توسیع ڈائریکٹوریٹ نے مشترکہ انتظام جنگل قانون 2004 کے تحت اب تک 10639 دیہی ترقیاتی تنظیمیں برائے مشترکہ انتظام جنگل رجسٹرڈ کی ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت خیبر پختونخوا نے جنگلات کے سائنسی انتظام چوب نکاسی اور وڈلاٹ رولز 2017 کی منظوری دی ہے۔ اس سائنسی انتظام و انصرام کے تحت صوبہ خیبر پختونخوا میں تمام جاری کردہ امور کی مکمل جانچ پڑتال اور مانیٹرنگ کے لئے جناب سیکرٹری محکمہ ماحولیاتی تبدیلی اور جنگلات نے ایک نوٹیفکیشن نمبر So (Tech)/CCFE & WD/V/-590/2023/KC-1/PC/589 مجریہ 31-05-2024 جاری کیا۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی) اس حکم نامے میں ہدایات جاری کی گئیں کہ سائنسی انتظام جنگلات ہو اور وڈلاٹ رولز 2017 کے تحت تمام جاری کردہ کاموں کی مکمل جانچ پڑتال کی جائے اور اس بابت مانیٹرنگ کے فرائض فارسٹری پلاننگ اینڈ مانیٹرنگ سرکل پشاور کو تفویض کئے گئے، محکمہ جنگلات کا یہ شعبہ (سرکل) 09 عدد ڈویژنل آفیسر، متعلقہ سٹاف اور جدید GIS لیب پر مشتمل ہے۔ محکمہ جنگلات کے پلاننگ و مانیٹرنگ سرکل کی مانیٹرنگ ٹیموں نے موقع پر جا کر جنگلات کی کٹائی اور چوب نکاسی کے تمام امور کی مکمل جانچ پڑتال کی ہے تاکہ یہ امر یقینی بنایا جائے کہ جنگلات کی کٹائی اور چوب نکاسی ورکنگ پلان اور وڈلاٹ رولز 2017 میں واضح کردہ ہدایات اور ضوابط کے مطابق عمل میں لائی جائے۔ فارسٹری پلاننگ اور مانیٹرنگ سرکل نے اس بابت 27 عدد جامع مانیٹرنگ رپورٹیں مرتب کی ہیں، ان رپورٹوں کے نتائج پر مبنی سمری برائے عملدرآمد بذریعہ کیبنٹ مورخہ 06-11-2024 کو منظور ہو چکی ہے۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

کوہستان مالیاتی سکینڈل

جناب سپیکر: جی سجاداللہ خان۔

جناب سجاداللہ خان: تھینک یو سر، بڑی مہربانی سر۔ جناب سپیکر، میں آج اس معزز ایوان کے سامنے بہت دل گرفتگی اور کرب کے ساتھ چند حقائق پیش کرنا چاہتا ہوں جو صرف کوہستان ہی نہیں بلکہ پورے خیبر پختونخوا کے مالیاتی نظام پر ایک سنگین سوالیہ نشان ہیں۔ یہ کوئی فلمی کہانی نہیں، یہ ہماری ریاست کی ترقیاتی فنڈز کی بربادی اور کرپشن کی بڑھتی ہوئی رجحان کی اصل تصویر ہے۔ جعلی کنسٹرکشن کمپنیاں، بوگس بل، فرضی ٹھیکدار، جعلی سیکیورٹی ریفنڈز اور ہزار سے زائد جعلی چیکس یہ سب کچھ کوہستان کے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ اور ضلع اکاؤنٹ آفس کی منظوری سے ہوتا رہا۔ جناب سپیکر، کوہستان کا سالانہ ترقیاتی بجٹ صرف پچاس کروڑ سے ڈیڑھ ارب ہوتا ہے لیکن پچھلے پانچ سالوں میں چالیس ارب روپے نکال لئے گئے، یہ پچاس سال کے بجٹ سے بھی زیادہ ہیں، اس میں صرف مقامی نہیں بلکہ صوبائی سطح کے بااثر لوگ، سرکاری افسران اور کمرشل بینکوں کے اہلکار بھی ملوث پائے گئے، اکاؤنٹنٹ جنرل آفس، ڈی جی (آڈٹ) اور دیگر نگرانی کے ادارے سب خاموش تماشائی بنتے رہے سر۔ جناب سپیکر، ان پیسوں سے بڑی بڑی جائیدادیں خریدی گئیں اور بڑے پیمانے پر منی لانڈرنگ ہوئی، بااثر عناصر نے اپنی لاکھوں کی جائیدادیں کروڑں میں بیچیں۔ ان تمام جائیدادوں کی خرید وفروخت کی مکمل تفصیلات سامنے لائی جائیں اور جناب سپیکر، آپ کے اس ایوان سے یہ التجاء ہے کہ اس سکینڈل کے تمام کرداروں کو بے نقاب کیا جائے، انہیں منطقی انجام تک پہنچایا جائے اور ایسی عبرت ناک سزا دی جائے کہ آئندہ ایسے گھناؤنے فعل کا کوئی تصور بھی کرے تو اس کی روح تک کانپ اٹھے۔

جناب سپیکر! جب ہم کوہستان جیسے اضلاع میں ہونے والی کرپشن پر بات کرتے ہیں تو ہمیں صرف رقوم کی خرد برد نہیں بلکہ اس کی وجوہات اور اس کے پس منظر پر بھی نظر ڈالنا ہوگی۔ کوہستان کے نوجوانوں کے پاس نہ تعلیم کے مواقع، نہ شعور، نہ وسائل، یہی وہ خلا ہے جس سے فائدہ اٹھا کر کرپٹ عناصر نے ان کے نام، شناخت حتیٰ کہ اکاؤنٹس تک استعمال کر ڈالے۔ سر، میں روز اول سے کوہستان میں اعلیٰ تعلیم اور معیاری تعلیم کی کمی کی نشاندہی کرتا آرہا ہوں کیونکہ تعلیم صرف ترقی کا ذریعہ نہیں بلکہ کرپشن کے خلاف

سب سے مضبوط ہتھیار ہے۔ جناب سپیکر، آج بھی کوہستان میں بنیادی ادارے، دفاتر اور انتظامی ڈھانچے یا تو موجود نہیں یا محض کاغذوں کی حد تک قائم ہیں، برائے نام اضلاع بنانے سے ترقی نہیں ہوتی جب تک وہاں وسائل، انسانی سرمایہ اور نگرانی کا نظام موجود نہ ہو، یہی کمزوری کرپٹ عناصر کے لئے کھلی چھوٹ بن جاتی ہے۔ سر، کیا یہ شرمناک حقیقت نہیں کہ ترقیاتی بجٹ کے بغیر بھی اربوں روپے نکالے جارہے ہیں اور کسی سے پوچھا تک نہیں؟ جب نگرانی نہ ہو، جب جواب دہی کا نظام نہ ہو، جب نوجوانوں کو شعور نہ ہو تو یہی ہوتا ہے کہ ڈمپر ڈرائیور کے اکاؤنٹ میں اربوں آجاتے ہیں اور اصل منصوبے خواب ہی رہ جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ سکینڈل صرف مالی بدعنوانی نہیں، یہ نظام کی ناکامی، سماجی ناہمواری، تعلیمی پسماندگی اور ادارہ جاتی بوسیدگی کی ایک تصویر ہے۔ اگر ہم کوہستان جیسے علاقوں میں تعلیم، روزگار، شفاف نظام اور بااختیار مقامی حکومتیں فراہم کرتے تو آج یہ حالات مختلف ہوتے سر، لہذا میری التجاء ہے کہ اگلے ماہ پیش ہونے والے بجٹ میں Special initiative لے کر کوہستان میں یونیورسٹی اور ٹیکنکل ادارے قیام کئے جائیں، ہر تحصیل میں مکمل دفاتر اور شفاف نگرانی کا نظام قائم ہو، کوہستان کے نظام پر لوٹی گئی رقم کوہستان کے نوجوانوں پر وہاں کی ترقی پر خرچ کی جائے سر۔ جناب سپیکر، یہ پہلا سکینڈل نہیں، اس صوبے نے کئی بڑے میگا سکینڈلز دیکھے، دن کی روشنی میں ڈالے گئے ڈاکوں کا حساب آج تک نہ ہوا اور نہ ہی کبھی آزاد و شفاف تحقیقات ہو سکیں لیکن اس بار ہمیں گزشتہ حکومتوں پر پردہ ڈالنے کی بجائے سر، سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر حقائق کو سامنے لانا ہوگا اور کرپٹ عناصر سے اس نظام کو صاف کرنا ہوگا۔ جناب سپیکر، ہم آپ کے بے حد مشکور ہیں بحیثیت کوہستانی کہ ہم اس وقت جس کرب سے گزر رہے ہیں، ہمارے اوپر جو الزامات لگائے ہیں، ہم سب آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں اور ایوان کی طرف دیکھ رہے ہیں، جب تک ان لوگوں کو لٹکایا نہ جائے، ہم آپ کی طرف دیکھیں گے اور اگر نہ لٹکایا گیا تو ہم روڈ کو بھی نکلیں گے۔ ہم تینوں کوہستان کے عوام اس نیب کی انکوائری کا انتظار کر رہے ہیں، نہ ہوا تو سر، پورے کوہستان کے عوام میرے ساتھ رابطے میں ہیں، ہم روڈ پہ نکلیں گے اور جس طریقے سے کوہستان کو بدنام کیا گیا سر، میں آپ سے اور اس ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ لوگ ہمارے شانہ بشانہ کھڑے رہیں اور ان کرپٹ عناصر جن لوگوں نے یہ کرپشن کی ہے، ان کو الٹا لٹکائیں سر، شکریہ سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: وزیر محترم، وزیر قانون۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): سر۔

جناب سپیکر: سجاد اللہ خان نے بڑے دردناک چند حقائق اس ایوان کے سامنے رکھے ہیں، آپ نے بھی اس میں سے کچھ سنے یا نہیں؟۔۔۔۔

وزیر قانون: سر۔

جناب سپیکر: یہ ابھی انہوں نے باتیں کی ہیں۔

وزیر قانون: بالکل سر۔

جناب سپیکر: نہیں، جواب نہ دیں ابھی، میں آپ کو، آپ کے علم میں مالیاتی سکینڈل سامنے آیا چھتیس ارب روپے کا ایک ڈسٹرکٹ میں، ڈسٹرکٹ کوہستان میں، اپر کوہستان میں آپ کا جو اکاؤنٹ ہے جس میں Earnest money ہوتی ہے اور باقی یہ ہوتے ہیں، اس میں سے چھتیس ارب روپے نکال لیے اور کس نے نکال لیے؟ آپ کے محکموں کے لوگوں نے، اکاؤنٹنٹ جنرل آفس، فنانس ڈیپارٹمنٹ اور سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ، ان تین ڈیپارٹمنٹس کے ملاپ سے ایک ضلع میں چھتیس کروڑ روپے ڈائریکٹ گئے، چھتیس ارب، چھتیس ارب روپے، نیب اس میں اپنی انکوائری کر رہا ہے، نیب تو آپ کو پتہ ہے Plea bargain کرلے گا، اس کا تو نام ہو جائے گا کہ کتنے پیسے وہ Recover کرتا ہے، یہ اس صوبے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایک فکر ہے، ایک المیہ ہے، یہ ایک ضلع کی بات ہو رہی ہے، ابھی باقی ضلعوں کا نمبر آنے والا ہے، لوئر کوہستان، کولائی پالس، شانگلہ، تور غر، مانسہرہ، ایبٹ آباد، ہری پور، مرجڈ ڈسٹرکٹس، یہ جب Investigate ہوگا تو آگے پتہ چلے گا کہ کہانی کہاں تک پھیلی ہوئی ہے؟ یہ تقریباً دو سو (200) ارب روپے سے زائد کی بات ہے اور جس میں یہ میرا خیال ہے پہلا سکینڈل آیا ہے، جس میں آگے کوئی سیاسی کارندہ موجود نہیں ہے، کسی Electable کو اس میں نشانہ نہیں، خالصتاً اداراتی کھیل ہے اداروں کا، ہم اس کو Investigate کر رہے ہیں۔ سجاد اللہ خان! پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے اس پہ آج بھی سپیشل اجلاس کیا ہے اور ہم وہ تمام اختیارات جو آئین اس ایوان کے ذریعے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو دیتا ہے، وہ ان شاء اللہ تعالیٰ Exercise ہوں گے، جس جس لیول پہ ہمیں چیز چاہیئے ہوگی، آپ یہ یقین رکھیں، نیب تو

ایک حد تک اپنا مخصوص کام کرے گا، ہم ان ڈیپارٹمنٹس کا بھی ڈیٹیلڈ آڈٹ بھی کرائیں گے، سپیشل آڈٹ بھی کرائیں گے، ان کی انویسٹی گیشن بھی کرائیں گے، تو Rest assure ان شاء اللہ تعالیٰ اس پہ ہم کام کریں گے۔ باقی 14 مئی کو ہم نے اس کی دوبارہ میٹنگ بھی رکھی ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو مزید چیزیں دیکھنے میں، ہم اس میں پریس کو بھی، پریس گیلری کو بھی میں نے Allow کیا اور آئندہ ہم کوشش کریں گے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا جو اجلاس ہوا کرے، وہ Live جایا کرے تاکہ لوگ دیکھ سکیں۔(تالیاں) تو اس میں وہ تو منسٹر صاحب! آپ اس میں کوئی Comment کرنا چاہتے ہوں، یہ دیکھیں یہ بڑی Alarming بات ہے، ایک اکاؤنٹ سے چالیس ارب روپے جس ضلع کو آپ دیتے ہی دس کروڑ نہیں ہیں، اس میں چالیس ارب روپیہ نکال کر لے جائیں یا چھتیس ارب روپے نکال کر لے جائیں اور ڈیپارٹمنٹس آپ کے کہیں کہ ہمیں تو پتہ ہی کچھ نہیں ہے جی، یہ بہت Alarming ہے، یہ Review کرنے کی ضرورت ہے۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، میں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں جناب سجاد اللہ صاحب کو کہ انہوں نے بہت ہی سیریس یہ ایشو جو ہے وہ Raise کیا، چونکہ Concerned Minister یہاں پہ موجود نہیں ہیں، سہیل آفریدی صاحب، تو اس کی ٹوٹل ڈیٹیل جو ہے وہ ابھی آنی ہے، اس کی انکوئری ہو رہی ہے، انویسٹی گیشن بھی ہو رہی ہے، یہ بھی Confirmed نہیں ہے کہ یہ کس Tenure میں یہ پیسہ اکاؤنٹ سے نکالا جا چکا ہے؟ لیکن اتنا وہ ضرور معلوم ہے کہ وہ اکاؤنٹ جو ہے وہ Specialized ہوتا ہے، ہمارے جتنے بھی Development works ہوتے ہیں، ان کی سیکیورٹی اس میں رکھی جاتی ہے، تو Earnest money, security money جو کہ بعد میں کنٹریکٹر کو Work done کے اوپر ایک Stipulated period کے بعد ان کو ادا کی جاتی ہے، تو میرے خیال میں اس کے اوپر ابھی انویسٹی گیشن ہو رہی ہے، ہمارے فنانس کے پارٹ پہ بھی، آج بھی آپ نے جو ہیڈ کیا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو، تو اس میں بھی آپ نے اس کی ڈائریکشن دے دی کہ اس کیا نویسٹی گیشن کی جائے، ڈیٹیلڈ، تو میں Appreciate کرتا ہوں، ان شاء اللہ ہم تو Believe کرتے ہیں Transparency پہ اور میں اپنے آنے والے جو ہمارے سپیکر ہیں، جناب شیر علی صاحب، ان کو بھی ویلکم کرتا ہوں اس ہاؤس میں جی، مبارک ہو جی آپ کو۔ Thank you so much, ji.

(اس مرحلہ پر جناب مسند نشین، شیر علی مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین: Thank you so much. ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب احسان اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ سید فخر جہان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب ہشام انعام اللہ صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ شہلا بانو صاحبہ، ایم پی اے، دویوم؛ جناب جلال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب علی شاہ صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ملک طارق اعوان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد ظاہر شاہ صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب مرتضیٰ خان ترکئی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Chairman: Item No. 7, ‘Call Attentions’: Mr. Asif Khan, MPA, to please move hiscall attention notice No. 307, in the House. Mr. Asif, MPA, please.

Mr. Asif Khan: شکریہ جناب سپیکر۔ I would like to draw the attention of Minister for Elementary & Secondary Education towards the affairs of the Education Department that in South Waziristan (Upper) during current SSC exams the students were sitting on the floor for the examination. Education & Health are the main focus of this present government then what may be the reason that merged areas are treated as if we belong to some alien planet. I also request the House to draw comparison between the funds spend on other districts like Mardan, Swabi, Nowshera and Peshawar in the last five years. Merged area shall also have the right in the funds meant for the whole province in Education Department at least. Thank you.

جناب مسند نشین: جناب فیصل ترکئی صاحب۔

جناب فیصل خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): تھینک یو، سپیکر صاحب۔ بالکل، میری ایم پی اے صاحب کے ساتھ اس کے اوپر ڈسکشن بھی ہوئی ہے سپیکر چیمبر کے اندر، جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ 9th اور 10th کے Exams الحمدللہ Conduct ہو گئے ہیں، بہت زبردست جو Takeaway تھا، جو ہم نے Steps لیے ہیں، Ensure کیا Transparency کو، میرٹ کو، بہترین ہمارے Exams ہو گئے ہیں۔ اب جو سیکنڈ ہمارا Exam آرہا ہے Inter کا، HSSC کا، تو اس کے لئے بھی ہم نے Preparation کی ہے۔ صبح میں نے اپنے تمام بورڈز کے چیئرمین کے ساتھ میٹنگ کی ہے۔ جو میرے Honorable brother MPA Sahib نے جو ایشو انہوں نے Raise کیا ہے، اس کے اوپر میں نے رپورٹ مانگ لی ہے جی، اور اگر ایم پی اے صاحب کے ساتھ کوئی سپیشل ہال کی لوکیشن ہو اور مجھے وہ مل گیا تو I can pin it down and check it میں نے اپنی ٹیم کو ٹاسک دے دیا ہے، یہ Unfortunate ہے کہ اگر کرسی نہیں ہے اور ساؤتھ وزیرستان میں باقی ہال کے اندر ہوں گی، باقی سکول کے اندر ہوں گی تو Minor سی ایڈجسٹمنٹ چاہیئے تھی جو کہ Unfortunately انہوں نے کیا نہیں، I am taking a look into this اور میں نے اپنی ٹیم کو اس کے اوپر ایک Proper میں نے رپورٹ مانگی ہے، وہ مجھے Proper report submit کریں گے اور بھی میں آپ کو Present بھی کر دوں گا اور انسٹرکشن بھی دے دی، اب یہ تو ہو گیا لیکن جو Coming exam ہے، ابھی دو دنوں کے بعد، اس کے اوپر ہم نے میٹنگ بھی چیئر کی ہے، ان شاء اللہ ان سارے بچوں بچیوں کو ہم Accommodate کریں گے۔ میں صرف ایک بات بتا دوں کہ تقریباً 49ہزار 500 بچے بچیاں ساؤتھ وزیرستان میں 9th اور 10th کے Exam کے اندر Appear ہوئے ہیں، Almost five thousand اور جو ابھی HSSC کے Exam کے اندر جو ہمارے Candidates ہیں، لڑکے لڑکیاں، وہ تقریباً 33ہزار 180 ہیں، چونکہ ہم نے یہ Step لیا Haphazard اور بڑا شارٹ ہمارے پاس ٹائم تھا کہ ہم ہال کو Merge کریں اور یہ New initiative ہے، ہم نے نقل کی روک تھام کے لئے اور جو ہمارے لئے ایک بدنامی کا باعث، اس کے لئے تو Mistakes ہو گئی ہیں Coming جو Exam دو دنوں کے بعد ان شاء اللہ ہم نے Ensure کرنا ہے کہ اس کے اندر اس طرح کے مسئلے نہ ہوں۔ میں اور میرا ڈیپارٹمنٹ ہم اپنا جو کام ہے وہ ان بچے اور بچیوں سے شروع کرتے ہیں، وہ Focus of attention ہے، سارا کام، ساری محنت ہم ان بچوں بچیوں کے لئے کرتے ہیں اور مرجڈ اضلاع کے لئے، مرجڈ ڈسٹرکٹس کے لئے میری سارے پارلیمنٹیرینز کے ساتھ

بھی بڑی Closed coordination ہوتی ہے، ڈسکشن ہوتی ہے اور فوکس ہوتا ہے، میرا خود

If you کیونکہ Personally, I keep a closed eye on the merged districts compare it with the settled districts, everything is fine in the settled districts, but I have full support and full focus on the merged districts. اگر کوئی سپیشل ہال ہو تو ایم پی اے پلیز مجھے اس کا نام آپ WhatsApp کر لیجئے گا، میں اس کو Lock کر لوں گا۔ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور باقی بھی پارلیمنٹیرینز کا I am thankful to you کیونکہ It`s big department ہم سے بھی کوئی چیز Miss ہو سکتی ہے، I am thankful to you that you are pointing out things to us. میں اسکی وہ آپ کو دے دوں گا جو ڈیٹیلز ہوں گی۔ دوسرا جو آپ کے کوسچن کا جو Second half تھا، Should I say that as well second half of your question جو کہ فنڈز کی ایلوکیشن کے بارے میں ہے، میں تو آپ کو پتہ ہے کہ Settled districts کی ایک اے ڈی پی اور سکیم کے اور پیسے آ رہے ہوتے ہیں اور پھر مرجڈ کے اندر Different ہوتے ہیں، تو مرجڈ میں ہمارے پاس اضلاع کم ہیں، پیسے ہمارے ساتھ زیادہ ہیں الحمدللہ، جو آپ کو پچھلے Thirteen fourteen months میں ہم نے فنڈز دیئے ہیں، اس کی ڈیٹیل میں آپ کو Provide کر دیتا ہوں، 8040 ملین کے قریب ہماری ایلوکیشن ہے اپر ساؤتھ وزیرستان کیلئے، جس کے اندر 3071 ملین ہم نے ریلیز کر لئے ہیں، یہ ٹوٹل جو Salary / Non salary اور ڈیویلپمنٹ میں آپ کو ٹوٹل بتا رہا ہوں، 8040 ملین آپ کی ایلوکیشن ہے، 7031 آپ کی ہم نے ریلیز کر دی ہے، Developmental sites کے اوپر ہماری 709 ملین کی ایلوکیشن ہے جس کے اندر 648 ملین Already release ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اگر ایم پی اے صاحب کی Specific کوئی سکیم ہو یا کوئی کام ہو تو آصف کے ساتھ Closed coordination ہوتی ہے، I am always a shout away۔

جناب مسند نشین: جی آصف صاحب۔

جناب آصف خان: Ji, thank you very much, honorable Minister Sahib انہوں نے بڑا تفصیلی جواب دیا، میں آپ سے یہ Expect کرتا ہوں سر، جو میرا اسکینڈ پارٹ تھا کال اٹنشن کا، اس میں ہم صرف اس لئے Comparison draw کرنا چاہ رہے ہیں سر، ہمیشہ یہ ٹرائبل ایریا ہی کیوں Suffer کرتا ہے؟ ٹرائبل ایریاز کے بارے میں ابھی انہوں نے مجھے کہا ہے کہ 709 ملین

Allocate ہوئے ہیں ڈیویلپمنٹ کے لئے، اور 648 ملین خرچ ہو گئے ہیں ڈیویلپمنٹ کے لئے، So مجھے کوئی اس کی انفارمیشن نہیں ہے، انہوں نے بالکل ریلیز کئے ہوں گے، وہاں پہ دیکھیں سر، Even ہمارے ان اضلاع میں اتنا مشکل ہوتا ہے Transparency کو Maintain کرنا یا اس کو چلانا، اور پھر ٹرائبل ایریاز میں تو بالکل برا حال ہے، پھر اوپر سے آپریشنز بتدریج ہو رہے ہیں وہاں پہ، Elite کی ادھر Involvement ہے، وہاں پہ آپ کو پتہ ہے Daily کوئی نہ کوئی مسئلہ ہوا ہوتا ہے، تو اس لحاظ سے میں کہتا ہوں کہ ہمیں اس چیز کو ایک Special attention دینا پڑے گی In terms of کہ آپ ہمیں بلائیں، ہمارے ڈی ای اوز کو بلائیں، میل / فیمیل دونوں کو بلائیں، ان سے پتہ کریں، ان کے مسئلے کدھر ہیں؟ جو آپ کے Concerned MPAs ہیں، آپ ان سے بات کریں۔ یہ جو ڈیویلپمنٹ فنڈ کی بات کر رہے ہیں، مجھے نہیں پتہ کہ ڈیویلپمنٹ فنڈ کدھر خرچ ہوا ہے؟ As an MPA of the area, I have no idea کہ پیسے کہاں پہ خرچ ہوئے ہیں، کس کو ملے ہیں، کونسے سکولز اس سے آباد ہوئے ہیں یا کونسی Reconstruction اس کے اوپر ہوئی ہے؟ تو Kindly میں منسٹر صاحب کو یہ ریکویسٹ کروں گا اس ہاؤس کے توسط سے کہ Kindly آپ ان 648 ملین کا پتہ کریں کہ یہ جو ڈیویلپمنٹل فنڈز کی بات کر رہے ہیں، یہ کہاں پہ خرچ ہوئے ہیں، یہ کس مد میں خرچ ہوئے ہیں؟ پرائمری ایجوکیشن میں، سیکنڈری ایجوکیشن میں، یہ کس طرح خرچ ہوئے ہیں؟ تو Kindly اگر یہ ہمیں بتا پائیں گے تو اس کے مطابق ہم ان پیسوں کا پتہ کر کے کہیں گے، پتہ کریں گے کہ وہ صحیح جگہ پہ لگے کہ نہیں؟ تھینک یو، سر۔

جناب مسند نشین: جی جناب فیصل ترکئی صاحب۔

(عصر کی اذان)

جناب مسند نشین: جی۔

وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم: بالکل ایم پی اے صاحب، آپ کا سوال Valid ہے، میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، آپ آئیں، میرے آفس آئیں، آپ کو پتہ ہے میں کس طرح سے کام کرتا ہوں، کیا میرا Vision ہے، کس طرح اپنے ڈیپارٹمنٹ کو Drive کرتا ہوں، You know that I work hundred percent on merit ٹرانسپرنسی کو اور Cristal clear کام کرتے ہیں، Kindly آپ میرے آفس کل پرسوں اگر آپ کے پاس ٹائم ہو، آپ آجائیں Fifteen, twenty, thirty minutes کے لئے، آپ کے ساتھ میں اپنے پلاننگ والوں کے ساتھ آپ کو بٹھا دوں گا، میں خود بھی بیٹھ جاؤں گا، اس کو بھی

دیکھ لیں گے اور آپ کو ہم بتادیں گے کہ Coming ADP کے اندر کیا کر رہے ہیں اور یہ جو ایلو کیشنز آرہی ہیں، ریلیزز آرہی ہیں، ان کے اندر جو آپ کو سپورٹ چاہیئے، We are available۔

Mr. Chairman:Mr. Shafi Ullah Jan, MPA, to please move his call attention notice 309, in the House. Mr. Shafiullah Jan.

جناب شفیع اللہ جان: تھینک یو، چیئر مین صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع کوہاٹ میں صفائی کی ابتر صورتحال کی وجہ سے صحت کے مسائل درپیش ہیں اور متعلقہ ملازمین اپنی ڈیوٹی پہ حاضری نہیں دے رہے۔ اس کے ساتھ ہی چیف ایگزیکٹو آفیسر WSSC کوہاٹ کی تعیناتی بھی نہیں کی گئی، ابھی تک WSSC کوہاٹ حکومتی گرانٹ پر چل رہی ہے اور تاحال کوئی ریونیو پیدا کرنے کی سکت نہیں کی جس سے عوام میں سخت تشویش پائی جاتی ہے۔ چیئرمین صاحب! I want to add something چیئرمین صاحب، یہ 2017 میں WSSC کا قیام ہوا تھا، 2017 سے لے کر 2025 تک آٹھ سال آج تقریباً ہوگئے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے WSSC کو جب کھڑا کیا گیا تھا تو یہ ایک Initiative لیا گیا تھا، ہماری گورنمنٹ نے لیا تھا 2017 میں، اور ہاں یہ کہ چیز بتائی گئی تھی کہ جو WSSC جیسی کمپنیاں ہوں گی تو اس کی پرفارمنس TMA سے بہتر ہوگی کیونکہ پہلے یہ جتنی سروسز ہیں Water sanitation ہے، Water supply ہے، Sanitation ہے، صفائی ہے، یہ پہلے TMA کرتی تھی، جب TMA کرتی تھی تو اس کے ساتھ WSSC کی کمپنیوں کو Introduce کرایا گیا اس صوبے میں پشاور میں، کوہاٹ میں، ہری پور میں، I think بنوں میں، لیکن کوئی بھی WSSC up to mark نہیں ہوئی، آپ کے پشاور کے مسائل آپ کے سامنے ہیں۔ اس طرح بنوں میں، ہری پور میں، اور خاص کر اگر میں کوہاٹ کی بات کروں اور چیئرمین صاحب، آپ کو میں یہاں پہ اور Interesting چیز بتاؤں، ایک سال ہماری گورنمنٹ کو ہوگیا ہے، جس دن میں نے Oath لیا، جب میں نے ان سے پہلی میٹنگ کی، اس ٹائم WSSC کے سی ای او عارف رؤف صاحب تھے، ان کو یہ نہیں پتہ چیئرمین صاحب، کہ ہمارے ملازمین کتنے ہیں؟ جب کسی ادارے میں آپ جب اس ٹائپ کے ادارے میں جاتے ہیں تو ساری چیزیں Finger tips پہ ہوتی ہیں یا Just one click پہ ہوتی ہیں، ان سے جب میری پہلی ملاقات ہوئی تو یہ مجھے کہہ رہے تھے کہ ہمارے ملازمین 572 ہیں، جب میں نے اس سے Bank slips منگوائے تو اس کے فگرز میں اور ان کے فگرز میں بڑا فرق تھا، پھر مجھے 584 بتائے گئے، پھر مجھے 592 بتائے گئے، پھر آکر کہانی 603 پہ ٹھہری، جب میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے

دیں، Payroll دیں کہ آپ Monthly کتنے لوگوں کو تنخواہ دیتے ہیں؟ تو ان میں سے Bank slips 619 لوگ ہیں۔ اب میں نے جو پیپرز ان سے سائن کروائے ہیں، ان کے ایڈمن سے، فنانس سے، آئی ٹی سے، جو ان کے چھ ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان میں اور Payslips میں فرق ہے، اب وزیر صاحب بھی یہاں موجود ہیں، Respective وزیر صاحب، میری ان سے بھی بات ہوئی اس بارے میں، اس وقت WSSC کا سی ای او بھی کوہاٹ میں موجود نہیں ہے، وہ کورٹ میں ایک الگ کیس چل رہا ہے تو یہ وہ سارے مسائل تھے اور اگر آپ بجٹ دیکھ لیں تو پچھلے سال انہوں نے 42 کروڑ روپے لگائے ہیں اور اس سے پچھلے سال ان کا بجٹ تھا 44 کروڑ، اس ٹائم یہ 42 کروڑ پہ پہنچ چکا ہے اور دو مہینے ابھی رہتے ہیں، ابھی آگے ان کی ایک اور گرانٹ بھی آنی ہے، آگے عید الاضحیٰ کی صفائی بھی آنی ہے، تو یہ وہ سارے مسائل ہیں جو WSSC اس وقت کوہاٹ شہر میں انہوں نے Create کئے ہوئے ہیں، پرفارمنس ان کی Zero ہے، اگر ان کے تین ٹیوب ویلز میرے شہر کے خراب ہو جائیں تو ان کے پاس اتنی Capacity نہیں ہے کہ ان کو Replace کریں اور وہاں پہ نئی مشین ڈالیں، کوہاٹ جیسا شہر جو کہ ہیڈکوارٹر ہے، وہاں WSSC کی پوزیشن یہ ہے کہ تین ٹیوب ویلز ایک دن خراب ہوتے ہیں تو ان کے پاس سکت ہی نہیں ہے کہ ان کی مشین کو Replace کریں، ان کے پاس جو الیکٹریسٹی کے بلز ہیں وہ کروڑوں میں چلے گئے ہیں، پچھلے ہفتے تین ہمارے ٹیوب ویلز سے واپڈا والوں نے Links اور ٹرانسفارمر زاتار دیئے کہ جی آپ نے بلز جمع نہیں کئے، تو یہ ہم کس طرف جا رہے ہیں، یہ ہم نے جو کمپنیاں بنائی تھیں، ہم نے جو WSSC type کی کمپنیاں بنائی تھیں، ایک Parallel company کھڑی کی تھی TMA کے مقابلے میں، تو ہم کس طرف جا رہے ہیں، اب ہمیں یہ محسوس ہو رہا ہے کہ TMA شاید بہتر Perform کر رہی تھی ان سے، تو یہ وہ سارے ایشوز ہیں جو میں اپنے اس ایوان کی توجہ اور خاص کر منسٹر صاحب کی توجہ اس جانب کرانا چاہتا ہوں کہ اس پہ منسٹر صاحب ہمیں جواب بھی دیں اور آگے کا لائحہ عمل بھی دیں۔

جناب مسند نشین: جناب وزیر بلدیات، ارشد ایوب صاحب۔

جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): شکریہ، جناب سپیکر ہی کہوں آپ کو یا چیئرمین؟

جناب مسند نشین: جو بھی کہیں سر۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: سپیکر صاحب، شکریہ جی، میں اپنے آنریبل کولیگز کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، یہ بڑا ضروری ہے کہ اگر ہمارے اداروں میں، ہمارے اداروں میں اگر کوئی خامیاں ہیں تو یہ فورم جو اسمبلی

ہے ہماری، اسی لئے بنی ہے کہ اس میں ہم یہ خامیاں Pointout کر سکیں، نشاندہی کر سکیں، وہ بیشک اپوزیشن کے ہمارے آنریبل کے ممبران ہوں یا ہماری اپنی پارٹی جو بھی ٹریژری کی پارٹی ہے، اس کے ممبران ہوں۔انہوں نے ذکر کیا، 2017 میں بنا ہے WSSC Kohat ابھی ایک بڑا، بڑا اچھا یہ Concept تھا، یہ پرائیویٹ کمپنی ہے، 2017 میں ہماری پی ٹی آئی حکومت میں ہی بنی ہے، پنجاب میں ہے، سندھ میں بھی ہے، غالباً یہ Water Supply and Sanitation Company اس کا مقصد یہ تھا کہ TMAs ہماری سرکار چلا رہی ہے، اس کی پرفارمنس اچھی نہیں ہے تو پرائیویٹ کمپنی کو Outsource کیا جائے، یہ Sanitation, cleanness, water supply services اور یہ برا آئیڈیا نہیں ہے، پوری دنیا میں، آپ سعودی عرب چلے جاؤ، امارات چلے جاؤ، روانڈا چلے جاؤ، یہ تمام سروسز Outsource ہوئی ہیں، تو WSSC اسی Concept میں اس دور میں یہ 2017 میں بنی۔ ابھی پرفارمنس کے انہوں نے سوالات کئے ہیں کہ Perform نہیں کر رہی، اپنے خرچے برداشت نہیں کر سکتی، ٹیوب ویلز خراب ہوتے ہیں، وہ ٹھیک نہیں کرا سکتے، وہ کس طرح کریں، ہم جب تک کوئی Self sustainability کی طرف نہیں جائیں گے، میں آپ کو Example دیتا ہوں، آپ کوہاٹ کی اگر ورکنگ کر لو فنانشل تھوڑی سی، کہ ان کو کیا خرچہ Per house hold پڑ رہا ہے، مجھ سے ادھر لکھوا لیں، وہ دو ہزار بائیس سو روپے ہو گا Per house hold، اور WSSC کتنا چارج کر رہی ہے، چار سو روپے، چار سو، چار سو، جدھر خرچہ اس کو بائیس سو پڑ رہا ہے، دو ہزار پڑ رہا ہے اور وہ House hold سے چار سو چارج کر رہی ہے تو اس میں تو وہ ایک Viable unit بن ہی نہیں سکتی، تو ہمیں Self sustainability کی طرف جانا پڑے گا۔ اس میں پولیٹیکل ایشوز بھی ہیں، Public representative کی طرف سے بھی ہیں، عوام کی طرف سے بھی ہیں اور عوام کی ایک عادت بھی بنی ہوئی تھی TMAs کے دور سے کہ یہ Subsidized services ہیں، حکومت کو دینی چاہیئے مگر میں ممبر صاحب کو بھی اور یہ تمام اپنے بھائیوں کو بھی انفارم کرنا چاہتا ہوں، میں یہ نہیں کہتا کہ دو ہزار، بائیس سو چارج کرو، ہمیں ایک لیول کرنا پڑے گا، وہ Fifty percent ہمیں کوئی نہ کوئی اپنی Sustainability achieve کرنا پڑے گی، اس کے بعد یہ ادارے سارے چلیں گے۔ ابھی ایک تو یہ بات ہو گئی، دوسری بات انہوں نے سی ای او کی کی، یہ پرائیویٹ کمپنیز، SECP (Security and Exchange Commission of Pakistan) میں رجسٹرڈ ہیں، اس کے تحت ان کے سی ای اوز ہوتے تھے،

پرائیویٹ سیکٹر سے یہ Hire کرتے تھے،ان کے اپنے بورڈز ہیں، بورڈ کا چیئر مین ہے، ممبرز ہیں نیچے، تو پھر کیئر ٹیکر دور میں یہ فیصلہ ہوا کہ یہ جو پرائیویٹ سیکٹر سے یہ لوگ چلا رہے ہیں ان کمپنیز کو، یہ اچھی پرفارمنس نہیں دے رہے ہیں، ہمیں شاید گورنمنٹ کے یہ PAS اور پراونشل کیڈر کے آفیسرز کو ادھر تعینات کرنا چاہیئے، تو یہی جو کیئر ٹیکر میں ایک سلسلہ چلا تھا، تو ہماری گورنمنٹ نے بھی اس کو Examine کیا اور ہم نے یہ Feel کیا، شاید، شاید اگر ہم گورنمنٹ سائڈ سے کوئی آفیسر لے آئیں WSSC کے اوپر As CEO تو یہ شاید بہتر پرفارمنس دے مگر اس میں یہ ہوا، خاص کر کوہاٹ کی یہ ادھر بات کرتے ہیں، جو سابق ان کے سی ای او تھے وہ عدالت چلے گئے، عدالت سے آرڈر لے آئے اور جو ہماری گورنمنٹ سائڈ سے Appointed آدمی تھا، وہ اس کو اس کو فارغ کرنا پڑ گیا ہمیں، ابھی ان کا بورڈ جو ہے، اس نے ایڈورٹائز کیا ہے، ایڈورٹائز کیا ہے اور ان شاء اللہ عنقریب ان کا وہ اشتہار لگائیں گے، لوگ آئیں گے، انٹرویو دیں گے، اس میں گورنمنٹ کا کوئی بھی اختیار نہیں ہے، انہوں نے جو بھی کرنا ہے، ان کے بورڈ نے کرنا ہے، KohatWSSC نے کرنا ہے، یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے، یہ اٹانومس باڈیز ہیں، یہ Private entities ہیں، گورنمنٹ کا ان سے کوئی سروکار نہیں ہے، تو یہ پوزیشن ہے۔ اگر یہ ابھی اگر یہ چاہتے ہیں کوئی Probe کروانا، وہ ہم کروا سکتے ہیں، پندرہ دن پہلے ان کو معلوم ہے ہمارے لوکل گورنمنٹ کا سیکرٹری اور متعلقہ سارا اسٹاف پورا دن کوہاٹ میں گیا ادھر، یہ میں صحیح بات کر رہا ہوں یا نہیں، شاید آپ بھی ادھر موجود ہوں اور پورا انہوں نے یہ ساری ڈیٹیل جو یہ بتا رہے ہیں ساری خود لائی ہے، تو ہم ان شاء اللہ قانون کے دائرے کے اندر رہ کر جو بھی اگر کوئی Ghost employment کا یہ کہہ رہے ہیں، اگر کوئی ایشو ہے، اس کو ہم Resolve کریں گے، ان کے خلاف کارروائی کریں گے ہم، مگر Sustainability میں پھر دوبارہ کہوں گا یہ Must ہے، اس کے بغیر یہ ادارے نہیں چل سکتے، ہمیں کسی نہ کسی سٹیج پہ کچھ نہ کچھ Percentage عوام سے چارج کرنا پڑے گی سروسز کے لئے، ورنہ گورنمنٹ کی ابھی اتنی نہ پسلی رہی ہے، کوئی بھی گورنمنٹ یہ ابھی یہ نہیں چلا سکتی، تو ان شاء اللہ ہم امید کرتے ہیں بہتر ٹائم آئے گا، یہ کمپنیز بہتر فنکشن بھی کریں گی۔ شکریہ جی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی، شفیع اللہ جان صاحب۔

<u>جناب شفیع اللہ جان</u>: تھینک یو، منسٹر صاحب۔ کافی مفصل جواب دیا منسٹر صاحب نے، لیکن منسٹر صاحب جس طرح انہوں نے باہر کی دنیا کی مثالیں دیں کہ یہ جو جس ٹائپ کی کمپنیز ہیں کہ یہ باہر کی دنیا میں بھی

کمپنیز ہیں، دیکھیں وہاں کی پرفارمنس جو دیتی ہیں اور یہاں کی پرفارمنس میں بڑا فرق ہے۔ جو چارج کی بات کر رہے ہیں کہ جی Four hundred rupees per head اس سے بھی کم ہے اور اس پہ خرچہ بائیس سو روپے آتا ہے، دیکھیں جب آپ کی پرفارمنس بہتر ہوگی، جب آپ کی کمپنی بہتر Perform کرے گی تو لوگوں کا اعتماد بڑھے گا، لوگ آپ کو سرچارج میں آپ کی جو فیسز ہیں، وہ بھی آپ کو دیں گے، لیکن یہاں پہ تو انتظامی ایشوز بھی ہیں، چیئرمین صاحب، انتظامی ایشوز یہ ہیں کہ ملازمین کبھی کسی کے گھر میں کام کر رہے ہیں، کوئی کسی کے گھر میں کام کر رہا ہے، لسٹیں ان کے پاس ہیں نہیں، تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی کو Forward کریں تاکہ سٹینڈنگ کمیٹی Probe کرے، مجھے لگ رہا ہے کہ اس میں بہت بڑے انکشافات ہونے ہیں، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی دیکھے، اس میں ان کو بھی بلائیں اور ہم بھی پیش ہوں گے اور ہمارا جو یہ ایشو ہے، اس کا بہتر طریقے سے Cater ہوگا وہاں پہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی، ارشد ایوب صاحب۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی</u>: جی بالکل، مجھے کوئی ایسا، میں جواب دے دوں؟

<u>جناب مسند نشین</u>: جی میاں شرافت صاحب۔

<u>جناب شرافت علی</u>: جی چیئرمین صاحب، آپ کا شکریہ۔ سر، اس کے ساتھ ہی میرا ایک مسئلہ ہے بلکہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، یہ ٹورازم اتھارٹیز بنی ہوئی ہیں جن کا ایکٹ اس اسمبلی سے پاس ہوا ہے، لیکن ان کا ایکٹ وہی ایکٹ ہے جو لوکل گورنمنٹ کا ایکٹ ہے، ادھر سے اٹھا کر ادھر اتھارٹیز کے ایکٹ میں چسپاں کر دیا ہے، وہ ایکٹ ان لوگوں نے تو کم از کم میری جو اپر سوات ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے، اس میں یہی پتہ نہیں چل رہا کہ یہ جو ان کو اختیارات ملے ہیں ایکٹ میں، یہ لوکل گورنمنٹ والے وہ اختیارات استعمال کر سکیں گے یا یہ اتھارٹی استعمال کر سکے گی، تو اس کے لئے بھی منسٹر صاحب سے درخواست ہے میری کہ اس کو بھی ذرا علیحدہ علیحدہ کر دیں کہ اتھارٹیز کے کیا فنکشنز ہیں اور وہ کیا اختیارات استعمال کر سکیں گی؟ اور لوکل گورنمنٹ کا کیا اختیار ہے یا یہ اتھارٹیز جو ہیں یہ کیا کام کریں گی اس صوبے میں اور لوکل گورنمنٹ کا کیا ہے؟ تو یہ ایکٹ جو ہے یہ بالکل ایک جیسا ہے اور ایک ایکٹ اٹھا کر ادھر چسپاں کر دیا ہے تو ان سے کافی ایشوز آ رہے ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی سپیکر صاحب! یہ میاں صاحب نے اچھا سوال کیا ہے، یہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ پہلے یہ ساری جو ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز تھیں، یہ لوکل گورنمنٹ منسٹری کے نیچے تھیں پہلے، پھر پچھلے Term میں 2018 سے لے کر 2024 کا جو Term تھا ہمارا، اس میں یہ گورنمنٹ کا فیصلہ ہوا کہ یہ ان کو الگ اتھارٹیز تو موجود ہیں، ان کو ٹورازم کے حوالے کیا جائے، تو وہ ٹورازم اتھارٹی کے نیچے ابھی آ گئی ہیں، میرا خیال ہے غالباً آپ بات کر رہے ہیں سروسز کی کہ TMA کو نہیں پتہ کہ ان کا کونسا ایریا ہے اور جو اتھارٹیز ہیں، ان کو نہیں پتہ کہ ان کا کونسا ایریا ہے، میں صحیح بات کر رہا ہوں یا نہیں؟ Jurisdiction جو ہے وہ بڑی واضح ہے، اگر کوئی کنفوژن کہیں آ رہا ہے آپ کو، ملاکنڈ اتھارٹی کے ساتھ تو ہم اپنی جو TMAs ہیں آپ کی طرف ادھر تو وہ بیٹھ جائیں گے، ادھر ایڈمنسٹریشن کے کسی آفیسر کو ریکویسٹ کریں گے، کمشنر یا ڈپٹی کمشنر کو، یہ بٹھا کر Jurisdiction کو الگ الگ کر دیں تو یہ کنفیوژن ختم ہو جائے گا۔ جو پہلا سوال آنریبل ایم پی اے کوہاٹ نے کیا، سٹینڈنگ کمیٹی بیشک اس کو لے جائیں اور میں چاہتا ہوں آپ اس کو Properly probe کریں، آپ کے ممبرز کو بھی میں دعوت دیتا ہوں، Properly probe کریں اور خاص کر یہ Ghost employees والا جو کام ہے، اس کو بالکل جڑ تک آپ کو دیکھنا چاہیئے، حالانکہ یہ پرائیویٹ فرمز ہیں، اس میں گورنمنٹ کا کوئی سروکار نہیں ہے، اس میں تھوڑے سے شروع میں مسائل جو آئے تھے کہ جب یہ WSSC بنی، ٹی ایم اے ایک Semi government بنی، اس کے تحت آپ کا TMA کا سٹاف ادھر Move ہو گیا تھا، تو اس وجہ سے مسائل یہ پیدا ہوئے ہیں۔

جناب مسند نشین: سٹینڈنگ کمیٹی کو سر، ریفر کریں؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی؟

جناب مسند نشین: سٹینڈنگ کمیٹی کو؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: بالکل بھجوائیں جی، بالکل بھجوائیں۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the call attention No. 309, moved by the honourable Member, may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The call attention is referred to the Standing Committee concerned. MPA,janab Sardar Muhammad Riaz Sahib.

جناب محمد ریاض: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! آج جس موضوع پہ ہم بات کرنا چاہتے ہیں، اس موضوع پہ کچھ باتیں انجینئر سجاد اللہ صاحب نے کی بھی ہیں۔ جناب سپیکر، آج ایک ہفتے سے جو کوہستان کی کرپشن کے حوالے سے پورے سوشل میڈیا پہ چلتا ہے، میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، تو جو جناب سپیکر، یہ جو چالیس ارب روپے کی کرپشن کا ایک سخت قسم کا سیلاب اٹھا ہے، اس میں اللہ کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ قرآن کی آیات ہم نے پڑھ کر یہاں پہ حلف اٹھایا تھا ہم نے، دو دن ہوئے صحیح سوئے بھی نہیں ہیں، کھانا بھی نہیں کھایا، اس کی وجہ کیا ہے؟ بیشک وہ اپر کوہستان ہے جناب سپیکر، مگر ہم لوگ اپر کوہستان، لوئر کوہستان، کولائی پالس ہم آپس کو ایک ہی سمجھتے ہیں، اس علاقے میں یہ جو دس لاکھ آبادی رہتی ہے، یہ غالباً ایک ہی رشتہ داری اور برادری کے لوگ ہیں، اگر ہم یہ بات نہیں کرتے ہیں تو سمجھو ہم اپنے KP کے پورے عوام اور خاص کر کوہستان کی آٹھ لاکھ آبادی کے ساتھ ہم زیادتی کرنا چاہتے ہیں۔ ایک عرض ہے جناب سپیکر، وہ عرض کیا ہے کہ میرے تمام حضرات بھائی بھی یہ بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں سے جو سزا کے طور پر بندوں کو بھیجتے ہیں، ان کو کوہستان بھیجے جاتے ہیں، جب سزا کے طور پر یہ لوگ ادھر جا کر بیٹھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں، ہمیں تو سزا کے طور پر یہاں پہ بھیجا ہے، ابھی ہم نے وہ کام کر کے دینا ہے کہ جنہوں نے مجھے بھیجا ہے، ہم ان کو بھی بے عزت کریں اور عوام کا حق بھی لوٹیں اور علاقے کے لوگوں کو بھی بے عزت کریں، بہر حال مختصر کرتے ہیں، آج ماشاء اللہ سپیکر صاحب، سٹینڈنگ کمیٹی میں جو باتیں ہماری ہوئی ہیں وہ تو ہوئی ہیں مگر دو تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ اس عوام کے سامنے ہم لانے چاہتے ہیں، وہ کیا ہیں؟ ایک تو جو لوگوں کے اکاؤنٹ میں چیک گیا ہے ٹھیکداروں کو، کمپنی کے نام پہ، ایک تو وہ لوگ ہیں، ان کے تو ڈائریکٹ چیک آئے ہوئے ہیں، ایک وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ان کے نام سے پیسے کیش نکال کر لے گئے ہیں اور ان کیش پیسوں کی مد میں کوئی ثبوت نہیں ہے، وہ سمجھو کہ ایسے پیسے ہیں کہ کسی نے کہا ہے کہ مجھے اسلام آباد پہنچا دو، کسی نے کہا کہ مجھے ایبٹ آباد پہنچا دو، تو جناب سپیکر! ایک اس پہ توجہ ہونی چاہیئے کہ بغیر ثبوت کے، اس کے علاوہ بھی ایک بہت بڑے لوگ Involved ہیں اور بہت بڑے لوگ Involved ہیں، ابھی ایک ڈرائیور ہے جس کا نام ممتاز ہے، اس کا تین ارب روپیہ کوئی پتہ نہیں سات ارب روپیہ اس ایک کے اکاؤنٹ میں بیچارے کا تھا، تو ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ پیچھے کون ہے؟ وہ ظاہر بات ہے ڈمپر ڈرائیور وہ تین ارب روپے تو نہیں نکال سکتے ہیں یا وہ سات ارب روپے کے سکینڈل پہ تو نہیں پہنچ سکتا، تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے اپنے ان معزز ممبران کے سامنے

بھی جناب سپیکر، آپ کے سامنے بھی کہ آپ اس چیز کو صحیح کر کے دیکھیں، کیاپتہ میرا جیسا کوئی *انسان بھی اس میں Involve ہو، چونکہ ایک ڈمپر ڈرائیور کا کام تو یہ نہیں تھا، میں یہ کہنا چاہتا ہوں، دوبارہ وہ بات Repeat کرنا چاہتا ہوں، ہمیں ان ماں بہنوں نے ووٹ دیئے ہیں کہ جن میں بعض ایک تو چل بھی نہیں سکتی تھیں اور ریڑھی پہ بٹھا کر ہمیں ووٹ ملے ہیں، تو اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس معزز ایوان کے اندر ہم بیٹھ کر ہم کرپشن کے ڈھیروں پہ چلیں۔ جناب سپیکر! اس میں جس کا بھائی Involved ہے، جس کا بیٹا Involved ہے، جس کا باپ Involved ہے، ان بچوں کے، ان یتیموں کے، ان بیواؤں کے حقوق کا اللہ ذمہ دار ہوگا، یہ عوام ذمہ دار ہوں گے کہ ان لوگوں کو جو سزا ان کو ملنی چاہیئے، اس سزا تک اگر ہم انہیں نہیں پہنچاتے ہیں تو ان کو روز محشر قیامت کے دن یہ حساب ہم نے دینا پڑے گا۔ یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی یہ بات چلی ہے، ادھر بھی یہ بات کی ہے۔ دوسری بات جناب سپیکر، میں مبارک باد دینا چاہتا ہوں، وہ کس کو دینا چاہتا ہوں؟ شکر الحمد للہ زیادہ تر میں اپنے منسٹر کے پاس جاتا ہوں، کسی کو اپنے حلقے میں لانے کے لئے، تو میں کہتا ہوں خدا کو مانو جو بھی دو مگر ایسا بندہ دو جو کولائی پالس کو اٹھائے، میں مبارک باد دیتا ہوں ایجوکیشن منسٹر کو، انہوں نے ایک ڈی ای او بھیجا ہے جس کا نام ہے شیراز، ڈی ای او، اگر ایسے آفیسر خدا کی قسم لگے تو کرپشن کا نام ختم ہوگا۔ دوسری مبارک باد میں علی امین صاحب گنڈاپور سی ایم ہمارا جو ہے، میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں کہ کولائی پالس کے اندر جس طرح انہوں نے ڈی سی بھیجا ہے، ڈی سی اشتیاق، اس طرح اگر ڈی سی ہر حلقے میں ایسے لوگ ہوں تو خدا کی قسم وہ کرپشن کا نام و نشان نہیں ہوگا۔ باقی یہ تمام عوام سے بھی درخواست ہے، آپ سے بھی درخواست ہے کہ اس پہ Favourable inquiry کی جائے اور جو جو لوگ Involved ہیں، ان کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ اگر اس میں کوئی سیاسی لوگ میرے جیسے Involved ہیں، فرض کرو میں Involved ہوں تو ہمیں ادھر استعفیٰ دینا چاہیئے اور وہ استعفیٰ منظور کر کے ادھر ہی ہمیں ہتھکڑیاں ڈالنی چاہیئے، یہی میری بات تھی۔ جزاک اللہ، بہت مہربانی، والسلام۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>Mr. Chairman</u>: شکریہ۔ Mr. Taj Muhammad Tarand, MPA, to please move for suspension of rule 124.

<u>Mr. Taj Muhammad</u>: شکریہ چیئرمین صاحب۔ I wish to move that rule 124 under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber

Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule, 1988, may be suspended and allow me to move resolution, in the House.

Mr. Chairman: The motion before the House is that rule 124 may be suspended under rule 240, and allow the honorable Member to move the resolution?Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The rule is suspended. Mr.Taj Muhammad, MPA, to please move his resolution, in the House.

قرارداد

جناب تاج محمد: شکریہ جی۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرے کہ یونین کونسل بانیا ضلع بٹگرام میں واپڈا کی مجوزہ ٹرانسمشن لائن اس وقت ایک ایسے راستے سے گزر رہی ہے جو انتہائی گھنی آبادی پر مشتمل ہے۔ یہ لائن پہاڑ سے آکر تقریباً تین سے چار کلومیٹر تک مسلسل انسانی آبادی کے عین اوپر سے گزرتی ہے اور پھر دوبارہ پہاڑی علاقے میں داخل ہو جاتی ہے۔ مذکورہ راستے میں تقریباً پندرہ ٹاورز ایسی جگہوں پر تعمیر کئے جا رہے ہیں جہاں پر سینکڑوں خاندان آباد ہیں، اس کی وجہ سے یونین کونسل بانیا کے پانچ سو سے زائد خاندان اور متعدد دیہات مکمل طور پر متاثر اور بیدخل ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ سرکاری قواعد وضوابط کے مطابق ٹرانسمیشن لائن کے دونوں اطراف کم از کم پچاس میٹر یعنی کل تین سو تیس فٹ کے اندر کسی قسم کی تعمیرات ممنوع ہیں، اس ضابطے کے برعکس موجودہ مجوزہ راستہ براہ راست انسانی آبادی سے گزر رہا ہے جو نہ صرف مقامی لوگوں کی جائیداد بلکہ ان کی جان ومال کے لئے بھی شدید خطرہ ہے۔ چونکہ یہ لائن پہلے سے پہاڑی سے آرہی ہے اور آگے بھی پہاڑی علاقوں میں داخل ہو رہی ہے، لہذا ہمارا مطالبہ ہے کہ ان تمام پندرہ ٹاورز کو موجودہ متبادل پہاڑی راستہ شبورہ غر کے ذریعے گزارا جائے۔ اس اقدام سے مقامی آبادی، ان کی جائیداد اور قدرتی ماحول کو ممکنہ نقصان سے بچایا جاسکتا ہے۔ اہلیان علاقہ اس ٹرانسمیشن لائن کے خلاف نہیں ہیں، البتہ یونین کونسل بانیا کے علاوہ ضلع بٹگرام میں جہاں جہاں بھی یہ تین سو پینسٹھ کے وی ٹرانسمشن لائن گزر رہی ہے، اس لائن کی وجہ سے وہاں کی مقامی آبادی کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ چونکہ یہ اراضی عوام کی ملکیت ہے لیکن اس ٹرانسمشن لائن کے گزرنے کے بعد یہ کسی بھی ذاتی استعمال کے قابل نہیں رہے گی۔

لہذا یہ ایوان مرکزی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان بے کس اور غریب عوام کی داد رسی کے لئے متاثرین کے نقصانات کو دیکھ کر ٹرانسمیشن لائن 765 کے وی کو یونین کونسل بانیا میں آبادی سے دور رکھنے کے ساتھ ساتھ متاثرین کو مارکیٹ ریٹ کے مطابق ادائیگیاں کرے تاکہ متاثرین زیادہ نقصان سے بچ سکیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that resolution, move by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا (اساتذہ، لیکچررز، انسٹرکٹرز اور ڈاکٹرز کی تقرری، ڈیپوٹیشن، تعیناتی و تبادلے) مجریہ 2025 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Chairman: Item No. 8. Introduction of Bill: The Minister for Elementary & Secondary Education, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa (Appointment, Deputation, Postings& Transfers of Teachers, Lecturers, Instructors and Doctors) Regulatory (Amendment) Bill, 2025, in the House. The Minister for Elementary & Secondary Education, please.

Mr. Faisal Khan Tarakai (Minister for Elementary&Secondary Education): Thank you, Speaker Sahib. I want to introduce the Khyber Pukhtunkhwa, (Appointment, Deputation, Postings& Transfers of Teachers, Lecturers, Instructors and Doctors) Regulatory (Amendment) Bill, 2025, in the House.

Mr. Chairman: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا روڈ ٹرانسپورٹ، ورکرز مجریہ 2025 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Chairman: Introduction of Bill: The Special Assistant to Chief Minister for Transport, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Road Transport Workers (Amendment) Bill, 2025, in the House. The Special Assistant to Chief Minister for Transport, please.

Mr. Rangez Ahmad (Special Assistant for Transport): شکریہ جناب سپیکر۔
Sir, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Road Transport Workers (Amendment) Bill, 2025, in the House.

Mr. Chairman: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ٹریڈ ٹیسٹنگ بورڈ 2025 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Chairman: Item No. 10. Consideration of Bill: The Special Assistant to Chief Minister for Technical Education, please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Trade Testing Board Bill, 2025 may be taken into consideration at once. The Special Assistant to Chief Minister, for Industries, please. Ji, Tufail Anjum Sahib.

Mr. Tufail Anjum (Special Assistant for Technical Education): Mic, please. Thank you, Mr. Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Trade Testing Board Bill, 2025 may be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Trade Testing Board Bill, 2025 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. First Amendment in Clause 3 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his first amendment in clause 3 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you,Sir. I beg to move that in clause3, in sub-clause (1), for the words "as soon as may be after", the words "soon after" may be substituted.

Mr. Chairman: The motion before the House is that-----

معاون خصوصی فنی تعلیم: تهینک یو، مسټر سپیکر۔ محترم کنډی صاحب سره مونږه دې سره Agree کیږو جی، دا دې د غه شی، Amend شی۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. SecondAmendment in Clause3 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his second amendment in clause3 of the Bill. Janab Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you, Sir. I beg to move that in clause 3, in sub-clause (4), after the existing paragraph "(i)", the following new paragraph "(ii)" may be inserted namely:-

"(ii)". A Representative of Sarhad Chamber of Commerce and Industry. To be nominated by Sarhad Chamber of Commerce and Industry".

اس میں میری گزارش یہ ہے سر، جو یہ انہوں نے کمپوزیشن کی ہوئی ہے، بڑا اچھا انہوں نے وہ بنایا ہوا ہے، تو میں چاہ رہا ہوں کہ اس میں جو انہوں نے جو باڈی بنائی ہے، اس میں اگر یہ سرحد چیمبر کو Add کر لیں تو ذرا زیادہ Effective or proactive ہو جائے گا۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: جی، طفیل انجم صاحب۔

معاون خصوصی فنی تعلیم: کلاز کښې:جی څنګه دوئ دی په دې

Reprehensive of a District Chamber of Commerce and Industry shall be nominated from district on rotation basis, in alphabetical order.

سر، دا مونږه سپیکر صاحب! دا مونږه په دیکښې کیبنټ کمیټئ کښې چې کوم مونږه هم دیکښې Propose کړے وو کوم چې کنډی صاحب Propose کړے دے خو چونکه هلته په هغې باندې ډیر ډیبیټ اوشو، دیکښې به لږ Transparency راشی نو که په Rotation basis دا کیږی نو زه ریکویسټ کوم چې دا واپس واخلی۔

Mr. Ahmad Kundi: Sir, withdrawn.

Mr. Chairman: This amendment is withdrawn. Now, the question before the House is that the amendment in clause3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The amendment in clause3 stands part of the Bill. Clauses 4 to 7 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 4 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 4 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 4 to 7 stand part of the Bill. Amendment in Clause8 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, please move his amendment in clause8 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you,Sir. I beg to move that in clause8, in sub clause (d) after the word "by" the words "the Provincial" may be inserted.

اس میں میری سر، گزارش یہ ہے، انہوں نے Fund of the board کا ذکر کیا ہوا ہے جس میں آخر میں انہوں نے اگر آپ دیکھیں تو Grant in aid by government لکھا ہوا ہے Or Federal government لکھا ہوا ہے تو میں نے اس کو ذرا Clarify کیا ہے کہ اس کو Provincial government کا لفظ اگر استعمال کریں تو Clarity آجائے گی۔ تھینک یو۔

معاون خصوصی فنی تعلیم: سر، پہ دیکبنې Already په Definition کبنې، د گورنمنټ Definition كه اوګورئ نو دا خیبر پختونخوا گورنمنټ دے جی۔

Mr. Ahmad Kundi: Okay okay, fine.

Mr. Chairman: Withdrawn. Now, the question before the House is that the original amendment in clause8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The original clause8 stands part of the Bill. Clause9 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause9 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause9 may stand

part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. Clause9 stands part of the Bill. Amendment in Clause10 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, please move his amendment in clause10 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you, Sir. I beg to move that in clause10, in sub clause (4), after the word “Audit”, occurring at the end, the words “and Auditor General of Pakistan” may be added.

جناب احمد کنڈی: اس میں سر، میری گزارش یہ ہے Audit of Accounts کے لئے یہ جو ہے نا ڈائریکٹر لوکل فنڈ آڈٹ سے کرنا چاہتے ہیں، تو میری تو گزارش یہی ہے، یہ Constitutional forum ہے آڈیٹر جنرل کا، اس کے Through ہو جائے ذرا میکنزم، کیونکہ ابھی آپ نے سنا ہوگا، یہ کوہستان والا واقعہ ہوا ہے، یہ پہلے بھی ایک امنڈمنٹ آئی تھی جس میں یہ کنٹرولر جنرل کے اختیار کو ختم کرنا چار ہے تھے اور یہ انٹرنل آڈٹ ٹائپ کی چیز کرنا چاہتے ہیں جس سے پھر Embezzlement ہوتی ہے اور بدنامی پھر منسٹر کی ہوتی ہے اور پولیٹکل لوگوں کی ہوتی ہے، تو میری اس میں گزارش یہ ہے، اگر یہ Audit کو Auditor General کا آفس کرلیں جن کا ایجنٹ یہاں پہ کنٹرولر جنرل آف پاکستان یا اکاؤنٹنٹ جنرل آف پاکستان یہاں پہ بیٹھا ہوتا ہے تو زیادہ effective اور Productive ہوگا، شکریہ۔

معاون خصوصی فنی تعلیم: جناب سپیکر، کنډی صاحب بالکل ټهیک وائی خو مونږ په دې چې کوم ډیپارټمنټ سره هم کوم میټینګز کړی دی یا کیبینټ کمیټئ چې کوم میټینګز کړی دی نو هغه چونکه زمونږه دیکښې دا لیکلی دی چې Audit of accounts of the Board shall be carried out by the Director Local Fund Audit نو زه ریکویسټ کومه کنډی صاحب ته چې دا هم Please, kindly دا Withdraw کړئ جی۔

جناب احمد کنڈی: سر، ٹھیک ہے، میں Withdraw کرتا ہوں لیکن پھر بھی میں یہ کہوں گا جو ہمارا آڈٹ جو ہے، اس کے میکنزم میں تھوڑا آڈیٹر جنرل کے آفس کو Involve کیا جائے تو ذرا، چونکہ جو اکاؤنٹس ہیں اور فنانسنگ ہے، جو میکنزم ہے، وہ اس آفس کے Through ہوں تو زیادہ بہتر ہوگا Otherwise اگر منسٹر صاحب کا اعتماد ہے اپنے ڈائریکٹر لوکل فنڈ کے اوپر تو I withdraw my amendment.۔

Mr. Chairman: Withdrawn.

Mr. Ahmad Kundi:Thank you.

Mr. Chairman: Now, the question before the House is that the original clause10 may stand part to the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The original clause10 stands part of the Bill. Clauses11 and 12 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses11 and 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses11 and 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses11 and 12 stand part of the Bill. Amendment in Clause13 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause13 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you,Sir. I beg to move that in clause13, after the words "The Government may", the expression "soon after the commencement of this Act within (90) days" may be inserted.

یہ Rules making clause ہے تو اگر یہ Rules 90 days میں اگر-----

جناب مسند نشین: ہوں گے۔

معاون خصوصی فنی تعلیم: جناب سپیکر!

Mr. Ahmad Kundi: Thank you.

معاوٗن خصوصی فنی تعلیم: یہ Efficiency بھی بڑھے گی اور مطلب 90 days میں اگر وہ ڈیپارٹمنٹ یہ نہیں کر سکتا کہ رولز بنا سکے، وہ Agree ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you. The motion before the House is that amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amendment in clause13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The amendment in clause13 stands part of the Bill. Amendment in Clause14 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause14 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you,Sir. I beg to move that in clause14, after the word "regulations", the words "within ninety(90) days" may be inserted.

وہی رولز کی طرح، اس طرح ریگولیشن میں بھی days 90 کا ٹائم ہوگا تو Effective ہوگا، Productive ہوگا، تھینک یو۔

جناب مسند نشین: جی طفیل انجم صاحب۔

معاون خصوصی فنی تعلیم: کوئی ایشو نہیں ہے، ٹھیک ہے، بس Agree ہیں۔

Mr. Ahmad Kundi:Thank you.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amendment in clause14 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The amendment in clause14 stands part of the Bill. Clause15 to 19 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 15 to 19 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 15 to 19 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 15 to 19 stand part of the Bill. Schedule stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ٹریڈ ٹیسٹنگ بورڈ 2025 کا پاس کیا جانا

Mr. Chairman: Item No. 11: The Special Assistant to Chief Minister for Technical Education, please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Trade Testing Board Bill, 2025 may be passed. The Special Assistant to Chief Minster for Technical Education, please, janab Tufail Anjum Sahib.

Mr. Tufail Anjum (Special Assistant Technical Education): Thank you, Mr. Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Trade Testing Board Bill, 2025 may be passed.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Trade Testing Board Bill, 2025 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed. Abdul Ghani Afridi, Sahib.

ایوان میں غیر فہرست شدہ امور پر بحث

(1) ضلع خیبر، وادئ تیراہ کی صورتحال

جناب عبدالغنی: تھینک یو، جناب چیئرمین صاحب۔ چیئرمین صاحب! د تیراہ چې کوم حالات دی یو ځل بیا ډیر زیات خراب شوی دی او زه به د خپلو خبرو آغاز د پښتو د دې شعر نه اوکړم چې:

د امن غږ خو به پرې بد راځی
د امن غږ خو به پرې بد راځی
هغه د چا چې کاروبار جنګ دے

جناب چیئرمین صاحب، د تیر څلور میاشتو نه که تاسو زمونږ سیمه زما په علاقه په ضلع خیبر په وادئ تیراه کښې په هر دویمه دریمه ورځ باندې د مارټر ګولو شیلنګ کیږی او په هغې کښې بې ګناه ماشومانان، زنانه، مشران، ځوانان زخمیان او شیهدان کیږی خو تر نن تاریخ پورې په دې څلور میاشتو کښې چې دا کوم خلق مارټر ګولئی ولی، د هغوی سره د دغې خبرې احساس نه کیږی چې دا ماشومانان دی، دا زنانه دی، دا مشران دی او په بې ګناه خلقو باندې شیلنګ کول، لکه دا د دنیا په کوم قانون، په کوم آئین، په کوم دستور کښې دی چې ته په

بې ګناه خلقو باندې د مارټر ګولو شیلنګ کوي، که تاسو رپورټ راوغوښتو د تیرو څلورو میاشتو چې د تیراه په خاوره کښې په تیر څلور میاشتو کښې څومره ماشومانان زخمیان شوی دی، څومره چې کوم دے شهیدان شوی دی، څومره بې ګناه خلق لګیدلی دی، نو زه وایم چې د دغه اسمبلئی دغه ایوان دغو ټولو له به دا خبره ثابته شی چې تر اوسه پورې د تیر څلورو میاشتو نه، د پینځه میاشتو نه په تیراه کښې کوم خلق چې مجبوره شوی دی نو سپیکر صاحب، زه تاسو ته ریکویسټ کوم چې رولنګ ورکړه، د تیراه چې څومره بې ګناه خلق لګیدلی دی، څومره زخمیان دی، څومره شهیدان دی، د هغوی رپورټ رااوغواړه چې دغې اسمبلئی ته پیش شی چې دغه خلقو سره دا ظلم او دا جبر روان دے۔ یو ځل بیا پرون په تیراه اکاخیل دره کښې معروف خیل، مرګت خیل او شیر خیل ټپو له وئیلې شوی دی چې تاسو چې کوم دے کورونه پریږدئ، دا علاقه خالی کړئ او اوځئ۔ ورسره بیا په باغ کښې چې کوم دے ملک دین خیل قبیلې، ملک دین خیلځینو کلو له دا سوال جواب شوے دے چې تاسو دا علاقه پریږدئ او اوځئ۔ چیئرمین صاحب، د قبائل بچے بچے د دغې خبرې نه خبر دے چې د ورځې فوجی دے، د شپې طالب دے، د تیراه نه چې راځې یو چهټاک چرس چې کله را واخلې هغه به تاسره نیسی، په چیک پوسټ باندې به ته را منع کیږې خو دغه خلق چې کوم د کلاشنکوف سره، د راکټ لانچرو سره په ګاډی کښې ګشتونه کوی، هغه خلق دوئ له په نظر نه ورځی خو یو چهټاک چرس چې کله تیراه نه راروان کړې وی، هغه د سیکیورټی فورسز والا په نظر راځی۔ نو زه دا وایم چې په کومه طریقه باندې دې تیراه له رواستی دی په هغه طریقه باندې ئے اولیږه، دا خلق دغې له د تیراه چې څومره عوام دی، څومره خلق دی، هغه والله چې په قسم سره او په قرآن سره دې اسمبلئی له ئے راوله چې زه ئے درته نن هم دا قسم اوکړم چې د تیراه بچے بچے دا خبره کوی چې که طالب دے او که فوجی دے، که ته دا خبره کوې چې دا طالب دے، دا په ما هم اټیک کوی، نو تیر د شلو کالو نه مونږ دا حالات اوکتل، د کرنل امام انټرویو اوګوره، د جرنل پرویز مشرف انټرویو اوګوره، د نورو جرنیلانو انټرویوګانې اوګورئ چې هغوی وائی چې دا زمونږ پاللی خلق دی۔ نو زه چیئرمین صاحب، د دې فلور په واسطه باندې هغه خلقو له دا پیغام

ورکوم چې که ته دا سوچ کوې چې زه به دا خلق Displace کړم، دا خلق به کډوال کړم، زمونږ د خلقو سره نه د کرائې پیسې شته، زمونږ خلق معاشی طور باندې صفر شوی دی، زما نن هم د قام بچی په ټینټونو کښې سبق وائی، زما نن هم انفرا سټرکچر تباه شوے دے، زما نن هم ایجوکیشن صفر شوے دے، ما د صفر نه سټارټ اغستے دے، زه هغه خلقو له دا پیغام ورکوم چې که ته ما کډوال کړې، د دې ایوان، د دې فلور نه دا میسج درکوم چې زه به درځم د دې کورکمانډر هاؤس مخې ته به زه احتجاجی کیمپ لګوم، زه به د دې قلعه بالا حصار مخې ته احتجاجی کیمپ لګوم خو دا باور دے د تیراه خلق، هغوی ما ته دا خبره کړې ده چې د اسمبلئی په فلور باندې به ئے اووائې چې هر څومره شیلنګونه راباندې اوکړې، هر څومره که مونږ ته دا خبره اوکړې چې علاقه پریږده خو زه والله که د علاقې نه اوځم۔ اخری خبره کول غواړم چې په کومه طریقه باندې دې راوستی دی، په هغه طریقه باندې ئے واپس بوځه، زمونږ د تیراه خلق نه Displace کیدو ته تیار دی، نه آپریشن ته تیار دی او د دې نه مخکښې هم یو ځلې د دې اسمبلئی په فلور باندې دا خبره کړې ده چې دغې اسمبلئی د آپریشن خلاف دوه ځل قرارداد پاس کړے دے چې په دې سیمه او په دې علاقه کښې مونږه آپریشنې نه منو، دا ډالری جنګونه دا کومې منصوبې دی، دې ته قبائل نور تیار نه دی، بچے بچے د دې خبرې نه خبر دے۔ ډیره مهربانی، ډیره مننه سپیکر صاحب۔

<u>جناب مسند نشین:</u> تھینک یو۔ جناب عبیدالرحمان صاحب۔

(2) ضلع دیر کے لئے بڑے ترقیاتی منصوبے

<u>جناب عبیدالرحمان:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ ایاک نعبدو و ایاک نستعین۔ ډیره زیاته مهربانی، چیئرمین صاحب۔ ما یو کال اټنشن جمع کړے وو خو بهرحال هغه ایجنډې حصه جوړه نه شوه خو زه به هم هغې حوالې سره لږه مختصر خبره اوکړم۔ زمونږه بجټ راروان دے او کله چې بجټ راځی خلق ټول خوشحاله وی د بجټ د راتګ په وجه باندې خو زه وایمه چې واحد زمونږ د ضلع دیر خلق دی چې دا اکثر د بجټ نه ډیر زیات یریږی او د هغې وجه دا ده چې کله هم بجټ راشی نو په هغې کښې خامخا زمونږه نوې منصوبه خو نه راکړې کیږی

خو زمونږه یو زړه منصوبه چې غټه وی، یو میګا پراجیکټ چې وی، یا ئے هغه ډراپ کړې وی او یا ئے هغه Freeze کړې وی۔ د بدقسمتئ نه مونږه آټھ فروری باندې په دې صوبه کښې مونږ له خلقو ووټ راکړو د خان صاحب په نوم باندې، خان صاحب خو زمونږ آزادیږی نه، خو د هغه وژن او د هغه منصوبې چې دی، د کومو افتتاح ګانې چې هغه په خپل لاسونو باندې کړې وې، نن مونږ لګیا یو هغه منصوبې، لکه زه د خپل دیر یونیورسټئ خبره اوکړم چې دغه زمونږ د خان صاحب منصوبه وه، زمونږ د پاره یو تحفه وه د خان صاحب د طرف نه، هغه منصوبه چې ده نو هغه زمونږ دې ګورنمنټ ډراپ کړې ده۔ د هغې نه علاوه نورې کومې غټې منصوبې چې دی نو هغې ته لکه زمونږ سره یو بل خاص زما په حلقه کښې بلامبټ ایریګیشن چینل چې دے، نو دا تقریباً د 702 ملین روپو پراجیکټ دے خو په پینځه کاله کښې دې پراجیکټ ته صرف 68 ملین روپئی ورکړې شوې دی، حالانکه دا زمونږ د پاره انتهائی ضروری منصوبه ده او د دې نه زمونږه په لکهاؤ ایکړ زمکه چې ده هغه به سیراب کیږی او خلقو ته د هغې نه فائده کیږی او سرکالې چې دے کوم روان کال چې دے، په دیکښې دې غټې منصوبې ته صرف 11.69 ملین روپئی ورکړې شوې دی۔ دغه شان زما په حلقه کښې میاں کلی ټو کلامبټ زمونږ یو 'بائی پاس' دے ،24 کلومیټر چې دا تقریباً د ډیړھ ارب روپو منصوبه ده او دې ډیړھ ارب روپو د پاره منصوبې د کمپلیټ کیدو د پاره دې کال چې دے نو صرف یو نیم کروړ روپئی ورکړې شوې دی، د دې مطلب دا چې دا منصوبه به مونږ په سل کاله کښې سر ته رسوؤ۔ دغه شان زمونږه "کوټو هائیډرو پاور پراجیکټ" چې دے، خان صاحب د نن نه دیارلس کاله مخکښې د هغې افتتاح کړې وه خو دیارلس کاله اوشول اواوسه پورې زمونږه "کوټو هائیډرو پاور پراجیکټ" سر ته اونه رسیدو۔ زمونږ تیمرګره میډیکل کالج چې مونږ بار بار په دې اسمبلئی کښې په هغې باندې آواز اوچت کړے دے، دیارلس کاله مخکښې خان صاحب د هغې افتتاح کړې وه، هغه کمپلیټ شوے هم دے خو تر اوسه پورې په هغې کښې کلاسونه شروع نه شول۔ زما د دې خبرو مقصد دا دے چې ما کوم مقصد د پاره کال اټنشن جمع کړے وو نو هغه زمونږه "شیګو کس پاور پراجیکټ"دے چې دا په دریائے پنجکوړه باندې

موجود دے او دا تقریباً د 306 ملین ډالر منصوبه ده چې تقریباً 85 ارب روپئی پاکستانئی جوړیږی او د دې د پیداواری صلاحیت چې دے نو هغه 102 میګا واټ دے، د دې د پاره تقریباً ټول معاملات چې دی هغه فائنل شوی دی SAFCO Hydro Power Company چې ده د هغې په ذریعه باندې دا تعمیر کیدل دی او د دوئ چې کومه منصوبه ده، هغه هم دا وه چې دا به 2024 کښې شروع کیږی او په 2027 کښې به دا کمپلیټ کیدو ته رسی، خو نن زه ډیر په افسوس سره وایم چې اوسه پورې په هغه باندې هیڅ قسمه کار چې دے هغه نه دے شروع شوے، نو دا زمونږ یو Main او یو اهم منصوبه ده، پکار ده چې د دې سټارټ کیدو حوالې سره یا د دې موجوده Update که د دې متعلقه څوک موجود وی چې مونږ له Update راکړی او که نه وی نو دا زمونږه دغه دے Concerned Committee ته اولیږلے شی او په دې باندې دې هلته بحث اوکړے شی۔ مهربانی جی۔

جناب مسند نشین: وزیر قانون جناب آفتاب عالم صاحب اس پہ۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): جی سپیکر صاحب، چونکہ Minister concerned نہیں ہیں، اس پراجیکٹ کے حوالے سے میرے ساتھ ڈیٹیل شیئر نہیں کی گئی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، تو ظاہری بات ہے ہمارے عبیداللہ، ایم پی اے صاحب نے جو بات کی، اس میں وزن ہے اور ایک پراجیکٹ ہے جو میگا پراجیکٹ ہوتا ہے اور اس میں ریلیزز جب کم ہوتی ہیں تو ظاہری بات ہے کہ لوگ تکالیف اور مشکلات اور تذبذب کا شکار ہوتے ہیں اور پورا علاقہ ڈسٹرب ہوتا ہے، تو ان کی بات کے ساتھ Agree کرتے ہیں اور جس طرح کہ آپ کو پتہ ہے کہ اس صوبے کے فنانشل حالات ہماری گورنمنٹ کے آنے کے بعد بڑے خراب تھے اور خزانہ Almost خالی تھا، تقریباً اٹھارہ دن کی تنخواہ، سیلری ہمارے پاس تھی۔ اب الحمدللہ ہمارے صوبے کی فنانشل پوزیشن کافی بہتر ہو چکی ہے، دو سو ارب سے اوپر ہمارے پاس سرپلس آ چکا ہے، تو ان شاءاللہ Coming جو اے ڈی پی ہے، اس میں جو ریلیزز ہیں اور ایلوکیشنز ہیں تو ظاہری بات ہے جو ہمارے پاس پینڈنگ ہمارے پراجیکٹس ہیں، ان کے لئے ان شاءاللہ اس کا خاطر خواہ حصہ رکھا جائے گا جی، تو ان کا میسج جو ہے وہ Concerned department کو مل چکا ہے اور ان شاءاللہ میں بھی Minister concerned کے ساتھ بات کروں گا۔ تھینک یو جی۔

جناب مسند نشین: جی عبید صاحب، آپ مطمئن ہیں؟

جناب عبید الرحمان: سر، یہ پی پی بورڈ کا منصوبہ ہے تو اس میں میرے خیال میں ہماری گورنمنٹ کا کچھ نہیں لگنا، تو اس حوالے سے کہ یہ کیوں لیٹ ہو رہا ہے؟ یہی میرا کوئسچن ہے کہ یہ اتنا لیٹ کیوں ہوا ہے؟ 2024 میں سٹارٹ ہونا تھا، ابھی 2025 کا Mid ہے تو ابھی تک سٹارٹ کیوں نہیں ہو رہا؟

جناب مسند نشین: Concerned Committee کو ریفر کیا جائے؟ جی آفتاب عالم۔

وزیر قانون: بالکل سر، جس طرح آپ چاہتے ہیں، اگر آپ ریفر کرنا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں سب، میرے ساتھ چونکہ ایجنڈے پہ تھا نہیں، تو اس لئے اب میں ڈیٹیل بھی آپ کو Provide نہیں کر سکتا، اس موقع پہ، یا تو اگلی Sitting تک کے لئے ڈیفر کیا جائے تو۔۔۔۔

Mr. Chairman: The motion before the House is: that the matter raised by Mr. Obaid-ur-Rehman, MPA, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The matter raised by Obaid-ur-Rehman, MPA, is referred to the concerned Committee. Janab Adeel Iqbal Sahib.

(3) تربیلا ڈیم کے متاثرین کو رائیلٹی

ملک عدیل اقبال: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں وزیر خزانہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف کرانا چاہتا ہوں سر، تربیلا ڈیم کی رائیلٹی کا جو ایک مسئلہ چلا آرہا ہے ہمارے ڈسٹرکٹ میں، Actually یہ تربیلا ڈیم کی رائیلٹی اس ایریا کو اور ان لوگوں کو ملتی ہے جو لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں، NHP کے فنڈ میں ملتی ہے یہ، جن لوگوں کی زمینیں وہاں پہ اس پانی کے، اس جھیل کے نیچے آئی ہیں اور جو زمینیں بچ گئی ہیں وہ سیم و تھور کا شکار ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ کافی اربوں کی زمینیں ختم ہو گئی ہیں۔ وفاق نے وعدہ کیا تھا کہ ان کو زمینیں دیں گے، سپریم کورٹ سے کیس بھی جیت چکے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ان لوگوں کو زمینیں نہیں مل رہی ہیں، روزگار لوگوں کے وہاں پہ تباہ ہوئے ہیں۔ اس مد کی صورت میں ایک شیئر خیبر پختونخوا کو ملتا ہے اور اس کے علاوہ پھر ڈسٹرکٹ ہری پور کو ملتا ہے، پھر ڈسٹرکٹ ہری پور میں ہمارے جو حلقے ہیں، اس کے مطابق وہ شیئر تقسیم ہوتا ہے۔ جناب سپیکر! 2008 اور 2018 کے درمیان ہمارے ڈسٹرکٹ میں چار حلقے تھے، جو اس میں "مین" حلقے ہمارے متاثرینوں کے ہیں، وہ ہیں کھلابٹ اور غازی

اور ان دونوں کو 2008 سے لیکر 2018 تک سر،75% شیئر ملتا تھا، اب جب 2018 کے بعد Delimitation ہوئی ہے تو چار حلقوں کی بجائے تین حلقے ہو گئے ہیں، جو کھلابٹ اور غازی کو ملا کر جو حلقہ بنا ہے، اس وقت اس حلقے کا نمبر تھا PK-42، اس ٹائم اس حلقے کے ساتھ اتنی زیادتی کی گئی ہے جناب سپیکر، جس کا شیئر 75% بنا چاہیئے تھا، جو 2008 سے 2018 تک 75% Already تھا، 2019 میں جب وہ دونوں حلقے مرجڈ ہوئے ہیں، اس حلقے کو 42% پہ لے آئے ہیں۔ یہ ایک میں سمجھتا ہوں سوچی سمجھی ایک سازش کی گئی ہے اس حلقے کے ساتھ، میں حیران ہوں اس وقت 2019 میں جو Candidate تھا اس حلقے کا، اس کو کرپشن، وہ ایک کرپٹ آدمی تھا، وہ سب کو پتہ ہے، اس کو عمران خان صاحب نے پارٹی سے بھی باہر نکالا ہے لیکن مجھے حیرانگی اس بات کی ہے کہ اس حلقے کے ایم این اے تھے جو آج بھی پی ٹی آئی کے ہیں جو بڑی خوشی سے صوبائی معاملات دیکھتے ہیں اور کام دیکھتے ہیں، ان کی موجودگی میں یہ شیئر 75% سے 42% کیسے ہو گیا؟ جناب سپیکر، سب سے متاثرہ حلقہ یہ حلقہ ہے جو ابھی نئی Delimitation ہو گئی ہے 2024 میں، اس میں اور یونین کونسلز بھی اس میں Add ہو گئی ہیں۔ بدقسمتی سے Last year اس میں جب نیٹ ہائیڈل رائیلٹی کا جو فنڈ آیا ہے تو میرے حلقے کو جو 42% شیئر تھا وہ بھی نہیں ملا، یہ بدقسمتی ہے، جب میں نے اس کی ڈیٹیل منگوائی تو مجھے ڈیٹیل بھی نہیں دی گئی کہ Last year اس نیٹ ہائیڈل رائیلٹی کا جو ڈیکلیئرڈ حصہ تھا جو کہ زیادتی پہ تھا، وہ بھی نہیں دیا گیا اور نہ وہ اس کی ڈیٹیل ابھی تک شیئر کی گئی ہے، جو کہ 75% تھا جو 42% پہ آیا ہے اور وہ جو 42% ملنا تھا وہ بھی نہیں ملا، میں جو پورے پاکستان کو میرا حلقہ پانی بھی دیتا ہے، ہم بجلی پورے پاکستان کو دے رہے ہیں، میرے حلقے میں سب سے زیادہ متاثرہ ڈسٹرکٹ ہری پور میں سر، میرا حلقہ ہے، نہ وہاں پہ پانی ہے پینے کے لئے، اور بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ ابھی تک وہاں پہ دو ڈی ٹائپ ہاسپیٹلز ہیں جن میں ڈاکٹرز بھی موجود نہیں ہیں، خدانخواستہ کوئی ہارٹ اٹیک کا بندہ آ جائے اس ایریا میں، نہ ہی کوئی غازی کے ایریا میں نہ ہی کوئی پرائیویٹ ہاسپیٹل ہے، نہ کوئی کارڈ پہ وہ، انصاف کارڈ کا کوئی کارڈ وہاں پہ چلتا ہے، کوئی ہاسپیٹل ہے، خدانخواستہ ہارٹ اٹیک کا کوئی بندہ ہمارے ہاسپیٹل میں آ جائے، اس کا ٹریٹمنٹ وہاں پہ نہیں ہو سکتا، تو لہذا جناب سپیکر، آپ کا ٹائم زیادہ نہیں لیتا، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں، ہم سب عمران خان کے ووٹ پہ یہاں پہ آئے ہیں، بیشک ہماری ذمہ داری بنتی ہے اپنے اپنے حلقے کی، لیکن جیسے انصاف کے اوپر ہم آئے ہوئے ہیں اور عمران خان کا ویژن ہے، میرے ساتھ اگر میری ذات کے ساتھ اگر کسی کا مسئلہ ہے تو وہ ایک علیحدہ بات ہے لیکن میرے حلقے میں

جو لوگ ہیں وہ تو عمران خان کے ہیں، ان کے ساتھ زیادتی کیوں ہو رہی ہے؟ خدارا یہ میں ادھر بیٹھا ہوتا ہوں As an Information Secretary میرے پاس باقی حلقوں کا بھی Input آ رہا ہوتا ہے کیونکہ Delimitation دوبارہ ہوئی ہے اور نیٹ ہائیڈل رائیلٹی کا باقی ڈسٹرکٹس میں بھی مسئلہ ہے، اس کے لئے سر، میں چاہتا ہوں کہ آپ ایک سپیشل کمیٹی بنائیں جس میں فنانس اور پی اینڈ ڈی شامل ہوں اور اس حلقے کی دوبارہ Revaluation کی جائے تاکہ اس کا Exact جو بندوں کا شیئر ہے وہ اس کو دیا جائے۔ بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب آفتاب عالم صاحب، اس پر Comment کر لیں۔

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، ہمارے عدیل صاحب نے جو بات کی اپنے حلقے کے مسائل کے حوالے سے، اور ان کے حلقے کا جو NHP share ہے، اس کے حوالے سے رائیلٹی کا شیئر ہے تو چونکہ میرے پاس اس کی تفصیل موجود نہیں ہے اس موقع پہ، تو اگر آپ اس کو ڈیفر کرتے ہیں یا پھر Committee concerned کو ریفر کرتے ہیں، شیئر جو صوبے سے ملتا ہے وہ تو چیف منسٹر صاحب Already اناؤنس کر چکے ہیں، جتنے بھی ہمارے ٹوبیکو سیس کے جو شیئرز تھے جس جس ڈسٹرکٹس کے، Even Oil and Gas کے، ہمارے اپنے ڈویژن کے کوہاٹ ڈویژن کے، اور اسی طرح NHP کے بھی، تو وہ چیف منسٹر صاحب Already اناؤنس کر چکے ہیں کہ وہ دس فیصد سے پندرہ فیصد پہ وہ لے کر گئے ہیں، اسی وجہ سے کہ وہاں پہ موجود جو لوگوں کے مسائل ہیں وہ بہتر طریقے سے حل کئے جا سکیں لیکن میں اب سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ان کا اپنے ڈسٹرکٹ میں کیا طریقہ کار ہے، Further اس کی Distribution کا، تو میرے خیال میں یہ ایک اگر آپ ڈیفر کرتے ہیں تو کسی ٹائم میں ڈیپارٹمنٹ سے ڈیٹیل منگوا کے تو بہتر طریقے سے آپ کو Respond کر سکوں گا، نہ ہو تو اس کو کمیٹی ریفر کریں، جس طرح آپ چاہتے ہیں جی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی عدیل اقبال صاحب۔

<u>ملک عدیل اقبال</u>: Actually، کیونکہ اس کا یہ Background اس طرح ہے نا سر، کہ میں نے جیسے بات کی تھی کہ انصافین ہونے کے ناطے، تحریک انصاف کے جو ورکرز ہیں اور اس کے ہونے کے ناطے یہ شیئر جو منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں، وہ تو Overall ایک صوبے کی بات کر رہے ہیں، میرا Inter

districtکاایشوہے سر،Inter districtکے ایشو میں میری رائیلٹی اس ایریا میں لگ رہی ہے جہاں پہ ایک اینٹ بھی تربیلاڈیم کی وجہ سے متاثر نہیں ہوئی، تو لہذااس کے اوپرایک بورڈ بنانا ہے اور اسے کمیٹی کو ریفر کرنا ہے کہ اس کوIdentifyکرے،اس میں کوئی ایسی بات تو ہے نہیں کہ جس میں کوئی پریشانی کی بات ہو، تومنسٹر صاحب! میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ یہ ٹرانسپیرنٹ چیز ہوگی، ہمJusticeکر رہے ہیں کہ جس کے مطابق جوچیز بنتی ہے، کیونکہ اس رائیلٹی میں ایک چیز بڑی کلیئر ہے کہ یہ رائیلٹی ان لوگوں کوملتی ہے، اسClauseمیں ہے جس کاArea affectہوتاہے، پوراحلقہ میراڈوباہواہے، وہاں پہ میرا حلقہ ڈوباہواہے، توInter districtکے لئے جب کمیٹی بیٹھے گی، جوسفارشات وہ سی ایم صاحب کو بھیجے گی یااس میں دیکھے گی تو سامنے ویسے بھی بات اس میں کلیئر ہو جائے گی، توKindly میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو فنانس کمیٹی اوران کو بھجوائیں تاکہ اس چیز کو کلیئر کیا جائے۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: معزز ممبر، اس کے لئے تو سپیشل کمیٹی نہیں بنائی جا سکتی، اس کو ہم ConcernedCommitteeکوریفر کرلیں گے۔

<u>ملک عدیل اقبال</u>: میراخیال ہےپی اینڈڈی بھی ہوتی ہے اور وہ بھی ہوتی ہے، توان کو بھجوادیں دونوں کو تاکہ وہ دیکھ لیں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ٹھیک ہے۔

The motion before the House is that the matter, raised by Mr. Adeel Iqbal, MPA, in the House, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman</u>: The ‘Ayes’ have it. The matter, raised by Mr. Adeel Iqbal, MPA, is referred to the concerned Committee. Janab MPA, Zar Alam Khan Sahib.

(4)آبپاشی ٹرانسفارمر کامسئلہ

<u>جناب زر عالم خان</u>: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔شکریه جناب چیئرمین۔ د ټولونه خو مخکښې زه دا ریکویسټ کوم چې زه اکثر دې مائیک ته اودرېږم نو دا خراب وی، نو کله زه یو مائیک له ځم کله بل له، نو سپیکر صاحب ته دا ریکویسټ کوم چې دا ورته اووائی چې دا مائیک خو راته

کم از کم ټهیک کړے شی یا راله دا سیټ بدل کړی۔ زه ایریګیشن اداره او ایریګیشن منسټر صاحب په علم کښې یو اهم خبره راوستل غواړم۔ زمونږه لفټ ایریګیشن خیشګی زمونږ تینتیس هزار'کے وی' ټرانسفارمر سوزیدلے دے چې په هغې باندې دوه نهرونه چلیږی، یو زرداد برانچ نهر او یو خیشګی برانچ نهر، او په هغې باندې چوبیس هزار جریب زمکه هغې ته ترې اوبه ملاویږی، هغه د شل ورځو نه زیات اوشو هغه ټرانسفارمر سوزیدلے دے۔ چونکه ما خو توجه دلاؤ نوټس جمع کړے وو د هغې په دغه رانغلو، بیا دا آئنده پته نه لګی چې کله اجلاس کیږی او دا خبره ډیره ضروری وه، نو د هغې نه چوبیس هزار جریب زمکه اوبه کیږی او زمونږ د خلقو ذریعه معاش چې دے هغه ټول کاشتکاران دی، په دې باندې زما ورور ما سره افتخار جان د هغه علاقه هم ده د چارسدې، د خیشګو علاقه ده او د نوښار علاقه ده، دیکښې په لکهاؤ خلق دی او د خلقو د کروړونو اربونو روپو فصلونه، باغات، سبزیانې خرابې شوې، دې ته اوبه نه ملاویدو باندې، چې یو نهرونه اوچ دی اوبه نه ملاویږی او دا مسئله چې ده نو دا مونږ ته هر کال راپیښیږی، کال په کال دا ټرانسفارمر اوسوزی، دا تینتس هزار'کے وی' نو هغه بیا لاهور یا فیصل آباد کښې ټهیک کیږی، هغې پسې کرین راولی، ټریله ورپسې راځی چې هغه ځی او بیا هغلته ټهیک کیږی او بیا راځی نو د خلقو فصلونه ټول سوزیدلی وی، نو دې نه هر کال خلقو ته کروړو اربو روپئی نقصان ملاویږی۔ نو مونږ دا ریکویسټ کوؤ منسټر صاحب ته چې مونږ له دا مسئله پورا حل کړی، یو Reserved ټرانسفارمر مونږ له بل واخلئی تینتیس هزار'کے وی' او دا هم راته زر تر زره ټهیک شی، ځکه که دوه درې ورځو کښې دا ټرانسفارمر رانغلو نو هغه چې څه رهی سهی کثر پاتې دے، هغه فصلونه به هم تباه شی او ډیر زیات نقصان به د زمیندار اوشی۔ زمیندار مخکښې نه ډیر Suffer شوے دے ځکه چې زمیندارو ته خاورې او تخمونه په کوم نرخ باندې ملاویږی نو هغوی هسې هم فریاد کوی او چې ټول فصلونه د هغوی اوسوزی نو دا ډیره د دغه خبره ده۔ زه ایریګیشن منسټر صاحب ته دا خواست کوم چې دوئ په دې باندې ایکشن واخلی او دوئ مونږله فوری طور ریزلټ راکړی۔ بل په دې دواړو نهرونو باندې خیشګی برانچ او زرداد برانچ باندې په دې باندې د

سولرائزیشن ټینډر شوے دے او اوسه پورې پرې مونږ ته د سولر هغه کار شروع نه شو، نو زه دا هم دوئ ته وایم چې مونږ ته دې پرې زر تر زره د سولرائزیشن هغه کار هم شروع شی چې په دې دواړو نهرونو سولر ټیوب ویلې اولګی نو دې نهرونو کښې به اوبه هم زیاتې شی او که چرته ټرانسفارمر خرابیږی نو د هغې نه خو به څه نه څه اوبه راځی۔ دویمه دا چې مونږ سره دا زمونږ سکیم چې دے نو دا په 1952 کښې جوړ دے، "لفټ ایریګیشن خیشګی سکیم"1952 نه تر اوسه پورې د دې کوم کنډیکټرې (Conductors) چې دی او کوم تارونه چې دی، هغه بوسیده شوی دی، نو مونږ منسټر صاحب ته وایو چې مونږ له یو نوے ټرانسفارمر واخلی چې مونږ سره Reserved پروت وی، چې یو ټرانسفارمر سوزی چې بل ورته لګوؤ، هغه بل کښې میاشت دوه په ټهیک کیدو لګی، نومونږ ته به زمیندارو ته ټینشن نه وی او زمیندارو ته به مسلسل اوبه ملاویږی او یو راته دا تارونه ټهیک کړئ، نوې کهاتې نه پیسې واچوئ۔ دویم زمونږه نه دې ته په ګرډ کښې دا ټرانسفارمر خو دلته دې لفټ ایریګیشن خیشګی سکیم کښې لګیدلے دے تینتیس هزار 'کے وی' او مونږ ته په ګرډ کښې لګیدلے وو ایک لاکھ بتیس هزار 'کے وی' ، هغه ایک لاکھ بتیس هزار 'کے وی' مونږ نه د اے این پی دور کښې کوهاټ ته یوړلے شو او هغه چې کوهاټ ته یوړلے شو نو هغلته دغسې پروت دے، کارآمد نه دے، هم دغه شان چې د دې ځائے نه تلے دے هغلته دغه شان پروت دے او مونږ ته یو ګیاره هزار ټرانسفارمر Stepup شو، هغه غټ کړے شو او د هغې نه مونږ ته چهیاسټھ هزار لائن راغلے دے، نو هغه ګیاره هزار چې کوم Step up شوے دے نو هغه مونږ ته پورا وولټیج نه را پاس کوی، هغه مونږ ته کم وولټیج را پاس کوی، د هغه کم وولټیج د وجې زمونږه دا خیشګی لفټ ایریګیشن سکیم دا ټرانسفارمر دا تینتیس هزار 'کے وی' بار بار سوزی، نو مونږ دغه ګزارش هم کوؤ منسټر صاحب ته او سیکرټری صاحب ته چې فوری طور دې مونږ ته د کوهاټ نه چې کوم ټرانسفارمر مونږ نه د اے این پی دور کښې تلے، د کوهاټ نه دې هغه ټرانسفارمر راوړے شی نوشهره ګرډ ته، او هغه دې چهیاسټھ هزار 'کے وی' لفټ ایریګیشن خیشګی سکیم ته اولګی نو مونږ ته به دا اوبه برابر شی، چې هغه ټرانسفارمر وو نو دا مونږ ته چرې دلته دا خیشګی

لفټ ایریګیشن ټرانسفارمر نه دے سوزیدلے خو چې کله ورته په ګرډ کښې وړوکے ټرانسفارمر اولګیدو، ګیاره هزار 'کے وی' ټرانسفارمر Step up شو نو هغه دغه ضروریات نه شی پورا کولے، تینتیس هزار 'کے وی' ټرانسفارمر دغه بجلی نه شی پورا کولے نو مونږ ته بار بار دا ټرانسفارمر سوزی، نو مونږ دا درخواست کوؤ چې دا ټرانسفارمر دې هم مونږ ته نوے واغستے شی او هغه ایک لاکھ بتیس هزار کوهاټ کښې چې داسې پروت دے، هغه هم دې نوشهره ګرډ ته واپس کړے شی چې هغه مونږ ته اولګی، ځکه چې دلته د لکھونو خلقو معاش ورسره وابسته دے، دې سره د کاشتکارانو هغوې ته به سهولت شی نو کوم فصلونه چې کری، زمونږ خو ټوله ذریعه معاش چې دے د کاشتکارے دے، نو هغوې ته به سهولیات ملاؤ شی۔ نو زه چیئرمین صاحب ته دا ریکویسټ کوم چې زمونږ دا خبره دې واوریدې شی، یو خو دې مونږ ته اضافی ټرانسفارمر واغستلے شی، بل د سولرائزیشن چې کوم ټینډر شوے دے هغه راته نسب شی په نهرونو باندې، بل دا ایک لاکھ بتیس هزار ټرانسفارمر چې دے دا دې ګرډ ته را واپس کړے شی او زمونږ دا دغه چې د نهرونو مالیه، آبیانه هم خلق جمع کوی خو زمونږ تین کروړ بل سرکار هره میاشت جمع کوی واپډې ته، نو دا تین کروړ روپئی ماهانه په دې خرچه ده، نو که مونږ ته نهرونه دا خیشګی برانچ او زرداد برانچ ډائریکټ د مونډا ډیم نه راشی او مخکښې پرې څه دوئ فیزیبلټی رپورټ هم جوړ کړے وو، یا شاخ نمبر آټھ نه راشی نو د بجلئی دا ضرورت پکښې هډو وی نه، او مونږ ته به مسلسل اوبه ملاویږی، Gravity flow به راځی نو دا هر څه به ترې ختم شی او زمیندارو ته به مسلسل اوبه ملاویږی او زمیندار به متاثر کیږی نه، او زمیندار به اسوده حال شی۔ نو زه جناب چیئرمین صاحب ته دا خواست کوم چې چیئرمین صاحب، دا Concerned Committee ته دا ټیکنیکل خبرې چې دا ریفر کړئ چې په دې باندې هغلته پورا پورا خبرې اوشی او زمونږ دا کوم مشکلات چې دی، دا یوازې زما د حلقې نه دی، دا د افتخار جان د حلقې هم دی، د چارسدې هم دی، د نوښار او د خیشګو دی، نو زه وایم چې د خیشګو زمیندارو ته، چارسدې زمیندارو ته او د نوښار زمیندارو ته دیکښې ډیر لوئے سهولت به ملاؤ شی۔ نو دا ټیکنیکل خبرې دی، دا دې د Concerned

Committee ته ریفر کړي شي۔ زه به ډیر مشکور یم، ډیره شکریه، ښاد او آباد اوسئی، مهربانی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب زر عالم صاحب، Concerned Minster تو ہیں ہی نہیں، آفتاب عالم صاحب Respond کرلیں گے اس پہ۔

<u>وزیر قانون</u>: جی سپیکر صاحب، پښتو کښې به خبره اوکړو۔ زر عالم صاحب چې کوم خپلې حلقې حوالې سره خبره اوکړه، چونکه ایجنډا کښې دا شامله نه ده نو مونږ سره د دې والا تفصیل نشته او Minister concerned زمونږ عاقب الله صاحب اریګیشن منسټر صاحب، هغه هم په دې ټائم باندې موجود نه دے خو دوئ یوه خبره اوکړه، د هغې تفصیل زه لږ غوندې اوښائم چې کوهاټ چونکه زما خپل ډسټرکټ دے، د ټرانسفارمر حوالې سره ئے خبره اوکړه، نو داسې قسم څه زمونږ په نالج کښې خو نشته خو که داسې وی او فضول پروت وی نو دا خو به مونږ Concerned department ته دا ډائریکشنز وی چې هغه بالکل راوړو، چې کوم ځائے کښې ضرورت وی هلته کښې ئے اولګوی، مونږ سائډ باندې خو داسې بدقسمته خلق دی، دوئ خو بیا هم ماشاءالله خوش قسمته دی، لفټ ایریګیشن سکیم ورته شوے دے او په نصیب ئے شه، مونږ سائډ ته خو، زه به د خپلې حلقې درته خبره اوکړم سپیکر صاحب، چې زما په حلقې کښې د ډسټرکټ هنګو نه او د ډسټرکټ اورکزئ نه او د ډسټرکټ کوهاټ چې کومې اوبه دی، بارانی اوبه دی، هغه زمونږ نه دریائے سندھ ته روانې دی او په هغې باندې مختلفو ځایونو کښې دوه درې غټ غټ ډیمونه چې دی هغه مونږ جوړولے شو او هم دغه شان لفټ ایریګیشن سکیم کولے شو خو چونکه عدم دلچسپئ په وجې هغه د تاخیر شکار دی، بهرحال زر عالم صاحب چې کومه خبره اوکړه، دیکښې یقیناً خبره ده چې ډیره غټه زمکه چې هغوی سره د خلقو معاش تړلے دے، د ډیر فوری طور باندې دلته به د Department concerned کوم Responsible ناست دی، زمونږ ډائرکشنز دی هغوی ته چې دا فوری طریقې سره د دې والا چې ده څه طریقه حل تلاش کړی، دوئ ته Alternate څه ذریعه جوړه کړی۔ دې سره سره ډیپارټمنټ ته او ایم پی اے صاحب چونکه زمونږ ټریژری بینچز نه تعلق ساتی، نو پکار ده چې دوئ د منسټر صاحب سره دا ایشو Takeup کړی او دا زر تر زره

سولرائز کړی، هغې سره یو خو به دا فائده اوشی چې کوم د دې یوټیلټی بلز جوړیږی، ډیر غټ یوټیلټی بلز جوړیږی، دوئ پخپله باندې خبره اوکړه، څه لګ بهګ تین کروړ روپئیPer month، نو هغه هم به بچت شی او یا که دوئ اووئیل چې کوم د ګریوټی سسټم جوړیږی دلته، نو هغه به هم اوشی۔ دیکښې جی زما ډیپارټمنټ ته دا ډائریکشنز دی چې فوری طور باندې کوم د ټرانسفارمر ریپئرنګ دے، دا خو ورته اوکړی او دې سره سره که دا ایشو تاسو، چونکه د دې سره ترلی نور هم ډیمانډز دی، چې دې سره یو ایډیشنل ټرانسفارمر Reserved چې دے، هغه مونږ ته Provide کړی، یا د دې کوم ګریویټی والا د دوئ Suggestions دی یا Solarized based scheme چې دے هغه دې Expedite شی۔ د دوئ والا کوم مطالبات دی، دې حوالې سره تاسو دا ایشو د دې Related Committee ته ریفر کول غواړئ نو زمونږ اعتراض نشته، تاسو دا ریفر کړئ۔

جناب مسند نشین: جی، زر عالم صاحب۔

جناب زر عالم خان: زه د آفتاب عالم خان ډیر مشکوریم چې دوئ اووئیل چې کوهاټ کښې که وی او هسې پروت وی نو دا ټرانسفارمر به مونږ درکړو۔ دا د اے این پی دور کښې تلے وو، چونکه د دې وخت ډیر اوشو خو چې کله نه زمونږ دا ایک لاکھ بتیس هزار 'کے وی' ټرانسفارمر تلے دے نو زمونږ دا نهری نظام چې دے دا ډیر متاثره شوے دے، نو زه د ده خصوصی مشکوریم چې ده اووئېل چې مونږ به درسره پورا پورا تعاون کوؤ او د ذریعه معاش خبره ده او عاقب خان شته نه، نو زه چیئرمین صاحب ته دا ریکویسټ کوم، دا ټولې ټیکنیکل خبرې دی او چونکه دا حلقه ده، د حلقې مونږ باندې دا ذمه داری جوړیږی چې د حلقې د عوامو چې څه مسائل وی چې هغه مونږ دلته بیان کړؤ، نو زه چیئرمین صاحب ته ریکویسټ کوم چې دا کمیټئ ته ریفر کړی او کمیټئ کښې مونږ پورا تفصیلی خبرې هم اوکړو او د دوئ هم مشکوریم چې دوئ آرډر ورکړؤ چې دا شته خو دې فوری طور ټهیک شی ځکه کوم رهی سهی کسر پاتې دے، لږ ډیر فصلونه پاتې دی، که دوه څلور ورځې نور لیټ شو نو کیدې شی هغه هم خراب شی، نو مونږ وایو چې دا شته راته زر راوړی او په دې نورو به کمیټئ کښې

خبره کوؤ، ان شاء اللہ دغه مسئلې به هم حل شی۔ ډیره شکریه آفتاب عالم خان، چیئرمین صاحب، شکریه، مهربانی، تهینک یو۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the matter, raised by Mr. Zar Alam, MPA, in the House, is referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The matter, raised by Mr. Zar Alam, MPA, is referred to the concerned Committee. Janab Daud Shah, Sahib.

(5) کوہاٹ ڈویژن میں سکولوں کے مسائل

جناب داؤد شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایاک نعبدو وایاک نستعین۔تهینک یو، سپیکر صاحب۔سپیکر صاحب، د ایجوکیشن حوالې سره به څه خبرې اوکړو، د ایجوکیشن حوالې سره زه دا خبره کوم چې بد قسمتئی نه کوهاټ ډویژن رجسټرډ چې کومه آبادی ده، هغه تیره لاکھ او چې کوم خلق Migrate شوی دی هغه بتیس لاکھ تینتیس لاکھ خلق دی او سکول کښې Round about Missing facilities ډیر زیات دی۔ د هغې حوالې سره ځنې سکولونه داسې دی چې هغه بالکل د غورزیدو قابل دی، غوزیږی اللہ دې نه کړی چې داسې څه حادثات اوشی، زه دا یو کوئسچن Raise کوم چې کوهاټ د فارن ډونرز نه ولې د گزشته دس باره سال نه Ignore شوے دے او کوهاټ ډویژن کښې چې کوم سکولونه دی، هغې ته اوگورئ، دهغې حالات اوگورئ چې د کوم یونین کونسل نه زه تعلق ساتم، دغه شان چې زه د کومې حلقې نه تعلق ساتم، د ټولونه زیاته رائیلټی د دغې حلقې ده او د هغې حلقې سکولونه چې کوم اوگورئ، کوم ابتر حالات دی، د ماشومانو کمرې نیشته دے، بغیر شیلټر نه کلاس رومز کښې کښینی او هغه په فرشونو باندې کښینی، نو کم از کم چې کوم ځائے کښې باتھ روم نه وی، لاء منسټر صاحب ناست دے او زه دا وایم چې لاء منسټر صاحب دې هم مطلب دا دے چې په دیکښې مونږ سره دلچسپی واخلی څکه چې کم از کم زمونږ Priority به دا وی چې زمونږ فلیګ شپ منصوبه دا ده، پکار دے چې سکولونه چې کوم دی هغه دې Facilitate شی او داسې سکولونه چې کم از کم زمونږه د ماشومانو

سکولونه چې دی د هغې ډیر زیات بد حالات دی او ډیر پرفارمنس مطلب دا دے چې دې حوالې سره به زه دا اووایم چې دا زمونږ بدقسمتی ده چې د هغه شی پرفارمنس مونږ Show نه کړلو چې هغه کوم مونږ ته پکار وو، بیا خصوصاً کوهاټ ولې Ignore شوے دے؟ زه خصوصاً دا تپوس کوم، بیا زما حلقه ولې Ignore شوې ده چې کم از کم فارن ایډ کښې زمونږ حق جوړیدلو او فارن ایډ نه ئے مونږ مطلب دے چې Ignore شوې یو او د سکولونه دا حالات دی چې الله دې نه کړی سکولونه غورزیږی، نو کم از کم باتھ رومونه شو، سکولونه، رومز شو، داسې نور مطلب دا دے چې Missing facilities شته دے په سکولونو کښې۔ بل دویمه دا ده چې هلته کښې دیهاتی ایریا ده، هغې کښې سیکنډ شفټ بالکل نه شی چلیدلے، نو کم از کم دغه چې کوم Missing facilities دی، هغې له دې کمرې پورا کړې شی او چې دا ماشومان په هغه خپل رومز کښې سبق وائی نه، دا چې د آسمان لاندې ناست وی او غرمو ته ناست وی یا ساړه ته ناست وی یا باران ته ناست وی، د دې به هم مطلب دا دے چې الله تعالیٰ زمونږ نه تپوس کوی، کم از کم په دې فورم باندې زمونږ آواز اوچتیدل ضروری وو چې دا مونږ Mention کوؤ چې کوم ځائې کښې مطلب دے چې Lapses وی، هغې باندې مونږ Overcome اوکړؤ، نو لاء منسټر صاحب دې په دې باندې Response راکړی۔

جناب مسند نشین: جی، آفتاب عالم۔

وزیر قانون: جی جناب سپیکر، اس میں اس طرح ہے، داؤد صاحب نے Point raise کیا، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ خود میرا حلقہ، چونکہ Eighteenth Amendment کے بعد جو آپ کا بھی اور میرا بھی، چونکہ حلقے Adjacent ہیں تو مر جر کے بعد جو علاقہ سب ڈویژن درہ آدم خیل میرے ساتھ مرج ہوا ہے میرے حلقے میں، تو اس میں میں آپ کو ایک سکول کی اگر حالت سناؤں تو وہ 2006-08 کے جو War on terror کے ایشوز تھے تو اسی ٹائم اس کو Demolish کیا گیا اور Till date وہ اسی طرح پڑا ہے۔ جو داؤد کی بات ٹھیک ہے کہ ہمارا کوہاٹ ڈویژن خصوصاً صوبے کو رائیلٹی کی مد میں، آئل اینڈ گیس کی مد میں ٹھیک ٹھاک یہاں پہ وہ Input دیتا ہے، اس کو ریونیو دیتا ہے، فیڈرل گورنمنٹ کو بھی اور پراونشل گورنمنٹ کو بھی، لیکن In return ہماری اگر اپنی رائیلٹی بروقت ملے تو اس میں بھی ہم کافی کام کر سکتے

ہیں۔ آپ یقین کریں کہ جس طرح داؤد صاحب نے کہا کہ وہاں پہ ہمارے ایجوکیشن سسٹم میں جو کافی جگہوں پہ Missing facilities ہیں، اس طرح کے کلاس رومز ہیں جن کو ہم نے Vacate کیا ہوا ہے کہ وہاں پہ بچے نہ بیٹھیں کیونکہ کسی بھی وقت حادثے کا شکار ہو سکتے ہیں، تو اسی طرح باقی بھی ایشوز کافی ہیں لیکن افسوس سے کہنا مجھے پڑ رہا ہے کہ پچھلے ہمارے دو Tenures میں خاص طور پہ ہمارے حلقوں میں، خاص طور پہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں فارن ڈونرز کے کئی پراجیکٹس ہوئے ہیں، ہمارے نالج میں ہیں، ہمارے کافی ڈسٹرکٹس اس میں Include ہیں لیکن کوہاٹ اس میں Ignore کیا گیا ہے بار بار، اس حوالے سے، چونکہ وہ ہمارے ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن منسٹر صاحب سے بھی بات کریں گے اس حوالے سے اور Already ہماری بات ہو بھی چکی ہے، انہوں نے ہمیں یقین دہانی بھی کرائی ہے کہ ان شاء اللہ Next جو ہماری ابھی Negotiations شروع ہیں ڈونرز کے ساتھ، تو اس میں خاص طور پہ کوہاٹ ڈسٹرکٹ، چونکہ کوہاٹ دسٹرکٹ کا جس طرح داؤد صاحب نے بتایا کہ چونکہ ہمارا ڈسٹرکٹ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے، اس کے جتنے بھی Surrounding districts ہیں، ڈسٹرکٹ کرک، ڈسٹرکٹ ہنگو، ہمارے فاٹا کے ڈسٹرکٹس جو ہیں، ڈسٹرکٹ اورکزئی، ڈسٹرکٹ کرم اور Even اب تو ڈسٹرکٹ بنوں اور نارتھ وزیرستان، ساؤتھ وزیرستان تک کے علاقے جو ہیں ان کا Influx کوہاٹ ہے، چونکہ پشاور جو ہے وہ Saturated ہو چکا ہے، آپ کو پتہ ہے، تھوڑا مہنگا بھی ہے، تو کوہاٹ میں ان لوگوں کا Influx ہوتا ہے، وہاں پہ Migrate ہوتے ہیں تو On the record جو ہماری پاپولیشن ہے جو Ground realities وہاں پہ یہ پاپولیشن کی، تو وہ Almost ڈبل سے بھی زیادہ ہے، تو ظاہری بات ہے کہ ایک Facility جو ہے Limited لوگوں کے لئے ہوتی ہے اور جب اس کے اوپر پاپولیشن کا Influx زیادہ ہوتا ہے تو ظاہری بات ہے کہ پھر وہ Facilities کم پڑتی ہیں، تو اس وجہ سے ہماری بات Already ہو چکی ہے ہمارے منسٹر صاحب سے بھی اور چیف منسٹر صاحب نے بھی ہمیں ایشورنس کی ہے کہ آپ کو رائیلٹی کی مد میں ہمارے ڈویژن کے کوہاٹ، کرک، ہنگو کے تقریباً 25 ارب سے زیادہ بقایاجات ہیں ہمارے صوبے کے اوپر، تو وہ ان شاء اللہ ہمیں انہوں نے ایشورنس کی ہوئی ہے کہ وہ بھی ہمیں ملیں گے، تو ان شاء اللہ، کچھ اس سے اور کچھ ڈونرز سے جو ہمارے ساتھ پراجیکٹس آتے ہیں، چونکہ کوہاٹ دس سالوں سے Ignored ہے تو اس میں بھی ان شاء اللہ ہم Expect کرتے ہیں کہ منسٹر صاحب جو ہے، انہوں نے ایشورنس کی ہوئی ہے اور ان شاء اللہ وہ ہمیں Facilitate کریں گے اس حوالے سے۔ Thank you so much, ji.

جناب مسند نشین: شکریہ، جناب حمید الرحمان، ایم پی اے، PK-19 کی چھٹی کی درخواست بھی منظور کی جائے۔ جناب نیک محمد صاحب۔

(6) شمالی وزیرستان میں کرفیو

جناب نیک محمد خان (معاون خصوصی، بحالی و آبادکاری): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایاک نعبدوایاک نستعین۔ شکریه جناب سپیکر، د ټائم ورکولو۔ ما خو ډیر ټائم خبرې نه دی کړی جناب سپیکر، که زه د خپلې حلقې د نارتھ وزیرستان باندې درته اوغږیږم، خبرې خو به ډیرې اوږدې وی خو په شارټ الفاظ کښې به ئے درته اوکړم۔ نارتھ وزیرستان د KP یوه حصه ده خو که چرته تاسو اوګورئ چې دا کوم خلق هغه ځائې کښې پاتې کیږی یا مونږ په پشتو کښې ورته وایو چې بانډیزی، هغه به بیا ته دا سوچ اونه کړې چې دغه د KP یوه حصه ده یا ضلع ده، لکه څه رنګې تاسو ته به دا پته نه وی، په نارتھ وزیرستان "ضرب عضب" نه راونیسه د هغې ټائم پورې مخکښې به دغه کرفیو لګیدلې خو هغه به یوه مناسبه ورځ وه، په اوس ټائم کښې چې کومه په نارتھ وزیرستان کښې کرفیو لګیږی، څه ټائم مخکښې زمونږ د نارتھ وزیرستان د میټرک او د 9th exams وو، هغه په څه وجه سره Postponed شو، بیا هغې نه بعد په نارتھ وزیرستان کښې ډیر ټائم بعد په ایجوکیشن کښې نوکرئ راغللې چې د هغې د پاره ئے د ایټا ټیسټ کښیخودو، ایټا ټیسټ ئے چې کښیخودلو، هغه په بنوں کښې وو خو زمونږ خلق، په هفته کښې اوه ورځې دی په اوه ورځو کښې جمعې په ورځ خو ډیر کم خلق ډیوټی کوی خو د هغې نه بعد سنیچر اتوار چھټی وی خو په دیکښې کرفیو هم اولګیږی او د کرفیو یو مخصوصه ورځ نه وی، یا په سوموار لګیږی یا منګل لګی یا په اتوار لګی، هغه کاروبارونه هغه د خلقو زندګی، هغه په یوه طرف باندې خو چې کومه داسې لکه د نوکرئ ټیسټ د ایټا یا Exam د هغې د پاره یوه ډیره غټه دغه مسئله ده چې مونږ ته اول نارتھ وزیرستان ته نوکرئ ډیر ټائم بعد راغللې خو چې کله راغللې نو د کرفیو په وجه باندې چې په دې ورځو کښې به په وزیرستان کښې کرفیو اولګیدله او هغه بچیان یا هغه خلق به بنوں ته ایټا ټیسټ ته نشو تللے، زه دا وایم چې په نارتھ وزیرستان کښې چې کومه کرفیو لګیږی، دا یو غټ نقصان

دے، ټهیک ده ضرورت به ئے وی، ایمرجنسی به وی خو زه وایم چې یوه مناسبه ورځ ورته کیږدی د کرفیو د پاره چې د خلقو چې دا کوم بچیان دی، اوس بیا به د یولسم دولسم پرچې به وی او هغه بیا دغه نمونه وی، لکه څه رنګ چې د میټرک والا Exams postponed شول یا څه رنګې نوکرئ د ایټا ټیسټ مونږ نه خراب شو، بچی هم دغه شان پاتې شول، ټیسټونو ئے ور نکړل، داسې به اوس د میډیکل د پاره چې کوم بچیان راځی، د هغوی ټیسټونه یا امتحان به دا پرچې به دوئ ور نکړی۔ زه دا غواړم چې په نارتھ وزیرستان کښې دغه کرفیو چې کومه لګیږی دغې له یو مخصوص ورځ ورکړئ چې د بیګاه نه ټول وزیرستان خلقو ته دا پته لګیږی چې سبا به په نارتھ وزیرستان کښې کرفیو وی، روډونه به بند وی، دا نه چې نن کرفیو ده ټول خلق په کورونو باندې دی، بازارونه بند دی، کالجونه، سکولونه، هسپتالونه بند دی، سبا هم کرفیو ده خو بله ورځ بیا مونږ ماسخوتن ته ماښام ته انتظار کوؤ چې یره ماښام دے خو په فیس بک باندې راځی چې یره نن کرفیو شته که نه؟ دا یوه د نارتھ وزیرستان یوه غټه مسئله ده، په دې باندې دې غور اوشی او دې کرفیو له چې یو مخصوص ورځ ورکړئ چې په هغې باندې لګیږی۔ نورې ډیرې خبرې نه اوږدوم، خبرې مې ډیرې شته خو ټائم هم کم دے خو بیا د پاره ان شاء اللّٰه مونږ نوره، دا زمونږ چې کوم غلام خان ټرمینل دے، په دې باندې به زه خبرې کومه خو هغه به بله ورځ باندې کوم۔ شکریه۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ټهیک شو جیم مهربانی۔ جناب ډاکټر اسرار صاحب۔

(7) ضلع مہمند میں تعلیم، بجلی اور سڑک کے مسائل

<u>جناب محمد اسرار</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ ایاک نعبدو و ایاک نستعین۔ تهینک یو، مسټر چیئرمین صاحب۔ چیئرمین صاحب، زما د ډسټرکټ د حوالې سره څه مشکلاتو نه بلکه ټول مرجډ اضلاع تیریږی او په هغې کښې Specially زه به د خپل ډسټرکټ خبره هم کوم، ورسره د مرجډ به هم کومه۔ وزیر تعلیم صاحب دلته ناست وو، چونکه ما ته موقع لیټ ملاؤ شوله نو هغوی

دې ټائم باندې نيشته دے او کوشش به کوؤ چې د هغوی ټولو بوجهـ په وزير قانون صاحب باندې واچوؤ، ناست دے او دا زمونږ چې څومره پوائنټس دی چې دوئ نوټ هم کړی او چيئرمين صاحب، چې ستاسو په وساطت سره ټول منسټران، کنسرنډ منسټران په دې باندې Respond اوکړی۔ يو خو دا آنريبل منسټر چې وو فيصل ترکئی صاحب، پرائمری اينډ سيکنډری ايجوکيشن د پاره، هغوې د مرجډ د پاره خبره اوکړله د ايجوکيشن د حوالې سره، چيئرمين صاحب، تاسو يقين اوکړئ زمونږ د ايرياز د سکولونو چې کوم حال دے، که هغه تاسو اوګورئ خو هغه د دې ځائے نه منسټر صاحب د دې ځائے نه محسوسولې نه شی، يو خو د ټولو نه پهلا زما ريکويسټ منسټر صاحب ته دا دے، مينا خان صاحب فار هائر ايجوکيشن او فيصل ترکئی صاحب ته چې دوئ د مرجډ کم سے کم دوه درې ډسټرکټو ته لاړ شی، دوئ د هغه ځائې وزټ اوکړی، زمونږ زيات تر سکولونه داسې شوی دی چې کله د بدامنئی لهر راغلونو هغه خلقو ته تاثر ورکولو د پاره چې مونږ د حکومت پاکستان مخالف يو، هغوی د ټولو نه پهلا د سرکار بلډنګونه والوزول او په هغې کښې زيات تر بلډنګونه دا د هسپتالونو او د سکولونو وو، يقين اوکړئ چې زه د هغه ماشومانو د بوټو د لاندې ناسته اوګورم نو زه دا وايم چې که زما په Tenure کښې دا ماشومان واپس چار ديوارئ ته دننه نه ننوتل او دا سکولونه ئے او نه وئيل نو بحيثيت يو ايم پی اے، بحيثيت يو منسټر دا به زما دپاره انتهائی د افسوس خبره وی۔ زمونږ زيات تر سکولونه د هغې بلډنګونه غورزيدلی دی او زه د دې خبرې په ثبوت سره خبره ځکه کوم چې زه د يو يو سکول د فنډ د پاره تلے يم، لهذا وزير قانون صاحب دلته ناست دے، دوئ ته زمونږ ريکويسټ دے چې دوئ هائر ايجوکيشن او چې فيصل بهائی دوئ، هغوی دواړو ته ريکويسټ اوکړی چې زمونږ د پاره فنډز کيږدی۔ دا دوئ چې کومه خبره اوکړه چې فنډز تلی دی او دومره ملين تلی دی نو زه خو حيران يمه په دې خبره چې دغه فنډز به کومو ډسټرکو ته لاړ وی؟ په وجه د دې چې ما يو کال اوشو په ديکښې زما د سکولز فنډز نه دی راغلی۔ يو خو دغه ريکويسټ کومه جی، د دې سره د مرجډ ايريا، د ټول مرجډ ايرياز دپاره به زه يو ريکويسټ کومه، مونږه ته جی د بجلئی د پاره څنګه چې حکومت وائی، وفاقی

حکومت هم دا وائی چې مرجڼ ته مونږه به مفت بجلی ورکوؤ، مونږ د هغوې نه بلونه نه اخلو نو د ټولو نه پهلا خو دې دوئ دا اوګوری چې دا بجلی راکوی مونږه ته څومره چې دومره غټ یو احسان په مونږه باندې ایږدی؟ نو د ټولو نه پهلا دا اوګورئ چې دا بجلی مونږ له راکوی څومره؟ درې ګهنټې، درې ګهنټې بجلی دا مرجڼ ایریاز ته راځی، هغه هم هغه خوش قسمتو ته ورځی چې چا ته بجلی ورپریږدی، که هغه نه وی نو څنګه چې دلته یو آنریبل ایم پی اے صاحب اووئیل چې یره مونږه ته کمه بجلی را پریږدی، زمونږ بدقسمتی دا ده چې مونږ ته دومره ډیره را پریږدی چې که په کور کښې فریج وی که ټی وی وی، که پکهے وی، که لائټ وی، هغه په یو دم باندې هغه ټوټل اړاؤ کړی، لهذا بجلئی والا هم د هغې نه بیا خلاص وی، په وجه د دې چې د هغه کور مالک هغه غریب خو بیا په شلو ورځو کښې هغه خپل سامان واپس ټهیک کوی، نو د بجلئی والا ترې بنه پهسُر کښې وی چې روره! ما ته خو د بجلئی د پاره کال نه راځی، نو په دې ځائې کښې زه یو دا ریکویسټ کوم جی، زمونږ د بجلئ یونټ پهلا 65 وو، 65 to 60 rupees per unit دغسې چارج کولو، اوس چونکه هغه یونټ کم شوے دے ،Half ته راغلے دے، تیس پینتیس روپئی له راغلے دے نو لهذا د مرجڼ ایریاز دپاره زه دا درخواست کوم ستاسو په وساطت سره چیف ټیسکو ته او نور هم متعلقه چې څومره افسران دی، هغوې ته چې مرجڼ ایریاز ته بجلی د درې ګهنټو په ځائې باندې شپږ ګهنټې کړی، ځکه چې دا شپږ ګهنټې وه، پهلا هم شپږ ګهنټې شوې وه خو بیا چونکه یونټ ګران شوے وو، اوس هغه یونټ واپس راغلے دے لاندې، نو درخواست زه دا کوم چې زمونږ دا د مرجڼ ایریاز بجلی چې چیف پیسکو ته ستاسو په وساطت سره دا زمونږه آواز اورسیږی او هغوی ته دا ریکویسټ اوشی چې د مرجڼ ایریاز بجلی شپږ ګهنټې کړی او دا به مو دومره یو غټ احسان په مونږ باندې نه وی، د مرجڼ ایریاز خلقو ډیرې زیاتې قربانئی ورکړې دی، یقین په خدائے اوکړئ چې څوک هلته پاتې کیږی، هغوې ته پته ده نو که بجلی یو ګهنټه دوه هغوی ته زیات لاړله نو زما په خیال سره چې دومره څه غټ احسان به زمونږ په هغوې باندې نه وی۔ چیئرمین صاحب، زه سپیشل یو ریکویسټ کومه، حالانکه ما ته دا پته ده چې د روډونو فنډونه د روډ کارونه

ترقیاتی هغه د دې ځائې د اسمبلئی صرف په آواز باندې نه کیږی، ما ته Concerned ځایونه معلوم دی خو بیا هم زه د دې ځائے نه، نن چې تنگ شومه نو زه دا نن دا یو نیم کال بعد زه نن دا خبره کوم۔ زما ډسترکټ ته یو روډ ورننوځی چې هغه د کړپې په نوم باندې یادیږی، چئیرمین صاحب! تاسو تهKindly ریکویسټ کوم چې دا لازمی واورئ، زما ډسترکټ ته یو روډ ورننوځی چې هغه باجوړ هم ټچ کوی، هغه روډ او مهمند هم ټچ کوی او زما ډسترکټ ته د هغې نه علاوه بل روډ داسې شته دے نه، چې سړے په بله لار باندې راشی، د پینځ شپږو کالو نه هغه روډ د کهنډراتو په شان پروت دے، روزانه Daily په هغې کښې یو دس ویلر ټریلر دا پکښې الټا شوے وی، زه دا خبره منم چې زمونږ ملگری هم دا خبره کوی چې یره د شپږ اوه کالو نه دا ولې نه جوړیدو؟ دا چې نه جوړیدو، دا د هغوې نااهلی وه چې د چا په وخت کښې نه دے جوړ شوے، Being Member of Provincial Assembly په دې ټائم سره که زما په ټائم کښې هم دا جوړ نه شی نو دا خو بیا زما نااهلی شوله چې زما گورنمنټ وی۔ زه د سی ایم صاحب سپیشل شکریه ادا کوم چې په دیکښې، مونږ چې راغلو نو د دې کال د پاره په دیکښې One hundred million allocation وو او د هغه & Allocation Over Above لاړو Four hundred million ئے ما ته په دیکښې ریلیز کړے دے، دا زه منم، د گورنمنټ شکریه ادا کوم، د سی ایم صاحب Specially شکریه ادا کوم چې زمونږ اے ډی پی کښې څه پیسې وې او څه نور هغوې د سی اینډ ډبلیو نه هغوی Re-appropriation په تهرو باندې هغه روپئی زمونږ دلته راوستلې، په دې ځائې کښې چې د چا گناه ده، زه د دې ځائې نه د C&W PKHA ته د دې ځائې نه وینا کول غواړم چې دوئ دې خپله قبله درست کړی، په دې ځائې کښې د حکومت گناه نشته چې چالیس کروړ روپئی دې ټائم کښې دې ته ریلیز شوې او ټهیکیدار هلته کار نه کوی، کار کوی خو صرف، صرف او صرف مونږ د دهوکه کولو د پاره یو پینځه شپږ مزدوران ئے لگیا کړی دی او وائی یره مونږه خو کار کوؤ، دغه چې کوم ټهیکیدار چالیس کروړ روپئی په دې ټائم سره اغستې دی، هغه صرف او صرف یوه دا خبره کوی چې یره په دې روډ کښې زما نقصان دے، په دیکښې زما تاوان دے، دا که زه کوم نو زه بجائے د دې چې زه گټه اوکړمه نو

زه په دیکښې نقصان ته ځم، په دې ځائے کښې زه دا ریکویسټ کوم سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ ته د دغې کنسرنډ منسټر ته چې دا دې په ځان کښې دا Ability راولی چې دې خپل یو ټهیکیدار نه شی ټهیک کولے، که چرته په دې روډ کښې د هغه نقصان دے، د هغه سره د هغه د کمپنئی سره غټ غټ روډونه دی د اربونو روپو، په هغې کښې ښه ډیره ګټه ده، بیا پکار ده چې په هغې باندې هم کار بند کړی، په هغې کښې ښه په تیزئ سره روان دے ځکه چې په هغې کښې د هغوی د اربونو روپو ګټه ده۔ زما په Last time دا زه اخری ټائم سی اینډ ډبلیو منسټر ته ریکویسټ کوم چې مونږ دې ته مه مجبوره کوئ چې په خپل ګورنمنټ کښې راشم او دې دروازې ته دې کښینم او درته اووایم چې ترڅو پورې دې دا کار نه وی کړے پاځم نه د دې ځائے نه، زما ټوټل ډسټرکټ ئے د دغه لارې نه او زما په خیال سره چې په دیکښې به زه د باجوړ د ایم پی ایز نه هم ریکویسټ کوم چې بهئی! دا خالی زما روډ نه دے، ستا ټوټل ایریا هم په دې ځائے باندې ځی، زما که د کیبینټ ممبرز دی، که سی ایم صاحب دے، که PKHA ده او که سی اینډ ډبلیو ده، هغه د دغه روډ په نوم ما پیژنی، دومره هلته ما ریکویسټې او تګ راتګ او جنګ جهګړې په دې روډ باندې اوکړې، لهذا د باجوړ د ایم پی ایز نه زما دا درخواست دے چې بهئی! په دې به راپاځیږئ، دا مسئله زمونږ او ستاسو د دوه دریو ډسټرکو ده، لهذا په دیکښې زمونږ سره لاس وړوئ، سی ایم صاحب ته په دیکښې ریکویسټ اوکړئ چې بهئی! په دیکښې دا ځل Full funded دا روډ مونږه له اوکړی، څومره هم روپئی پاتې دی چې زمونږ دا روډ دا ځل جوړ شی، ټول ډسټرکټ زمونږه د دې نه Affect کیږی او اخری خبره به چیئرمین صاحب، بخښنه غواړم ستاسو ټائم مې ډیر واغستو، د این ایف سی ایوارډ د حوالې سره به زه دا اوکړمه، مونږ چونکه په KP کښې مرجډ شوی یو، ښه په خوشحالئی سره مونږ تاسو سره دا خبره منلې ده، اوس مونږ واپس په دې باندې دې وفاق نه مجبوره کوی چې راپاځیږو او مونږ دا اووایو چې دا مونږ کومه فیصله کړې ده، دا مونږ واپس اخلو، مونږ په دې باندې خفه یو، مونږ تاسو سره چې مرجډ شوی یو، د دې نه هم هغه شاته لا قانونیت زمونږه ټهیک وو، هم هغه د ډی سی په ځائے باندې زمونږ پی اے ټهیک وو او هم هغه د ډی پی او په ځائے

باندې زمونږ چې کوم زمونږ لوکل خاصه دار وو هغه ټهيک وو، په وجه د دې چې Main خبره ستا سره زما د اين ايف سی شوې ده، زما شرائط چې کوم تا سره دی، هغه ته نه منې، چې په کوم کښې دې خپله ګټه ده، که د معدنياتو په حوالې سره وی که د نورو د آپريشنو د حوالې سره وی، هغه را باندې منې، چې په کوم ځائے کښې بيا زما د ګټې د لړې ترقئی د لړ هلته کوم چې انفراسټرکچر تباه شوے دے، د هغې د حوالې سره خبره وی نو بيا د اين ايف سی په صورت کښې د هغې د ټولو نه تاسو انکار کوئ، لهذا زه د دې ځائے نه، د دې پليټ فارم نه ستاسو په وساطت سره وفاق ته دا درخواست کوم چې مونږ په دې خبره باندې مه مجبوره کوئ چې مونږ سره د خپل ټول مرجډ ايريا د سپين ګيرو، د زنانو، د ماشومانو د پاره راپاڅيږو او کښينو درته هلته او په زور درنه داين ايف سی خپله حصه راوړو۔ زما به په ديکښې هم د مرجډ ايرياز ټول ايم پی ايز چې څومره دی، دلته اوس په دې وخت سره به کم ناست وی خو هغوې ته زما درخواست دے چې تاسو به په راروان وخت کښې بيا خپلو حلقو ته ځئی او چې حلقو ته لاړئ، د دې نه پهلا خو به مونږ دا بهانه کوله چې جی Educated هلکان نه دی تلی، Energetic هلکان نه دی تلی، اوس Educated هلکان هم راغلی دی او Energetic هلکان هم راغلی دی او د خان صاحب سپاهيان راغلی، لهذا د اين ايف سی ايوارډ اغستل که په سوال وی، که په زور وی، دا زمونږ حق دے چې مونږ د خپل قوم د پاره راوړو، ګنی چې سحر له ورتلئی او دغه خلقو نه هم ووټ غوښتو نو هم دا حال به وی۔ زه اوس هم د وزير اعلیٰ 'کے پی' علی امين ګنډا پور شکريه ادا کوم چې څه نه څه کارونه هغوی په AIP کښې روان کړی دی او د KP د فنډ نه مونږه له راکوی، لهذا زه د وفاق نه دا درخواست کوم چې مونږ دې ته جوړ نه کړی چې سحر له ورشو او په دې ګريوانونو کښې ورته لاس واچوؤ۔ مهربانی جی، تهينک يو۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب ایم پی اے، اورنگزیب صاحب، اورنگزیب صاحب کا مائیک On کر لیں۔

(8) ضم شدہ اضلاع کے مسائل

<u>جناب اورنگزیب</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکريه جناب سپيکر، سحر نه ډيرې خبرې اوشوې، هر ممبر د خپلې حلقې خبرې اوکړې، ډاکټر اسرار اخری کښې

کوم ټاپک باندې خبرې اوکړې، دا ایجنډا زما وه خو بهرحال لږه روشنائی زه هم اچول غواړم۔ سپیکر صاحب، کافی ټائم اوشو آټھ فروری نه بعد چې مونږ کله دې اسمبلئی ته راغلی یو، زما خیال دے په دې فاټا ایکس فاټا این ایف سی باندې بار بار مونږ هغه هم راوړو، بلونه او قرارداد هم پرې راوړو، دلته مونږ ټیبلې اوډبوؤ خو بهرحال زما ځومره خیال دے چې مونږ د اسمبلئی نه خو آواز اوچتوؤ خو دا د دې اسمبلئی د وس کار دے هم نه، خو دې اسمبلئی نه مونږ وفاق ته، پنجاب ته، سندھ ته، بلوچستان ته، چې کله دا انضمام کیدو په دې تقریرونو مونږ ستړی شو خو چا هم، یوې صوبې هم هغه وعده پورا نه کړه، صرف KP خپله حصه ورکوی، هر سړے خپل علاقې خبره کوی، زه د خپلې علاقې خبره نه کوم، د ډسټرکټ اورکزئی صرف، زه د All ex-FATA خبره کوم چې هغه Seven districts دی۔ اسرار خان ډیر ښه تقریر اوکړو خو اخری کښې اووتلو، مونږ دا غواړو چې ټول فاټا ایم پی ایز چې دا اوس بل راغلو د معدنیاتو والا، په دې د معدنیاتو بل که ته سوچ اوکړې، د دې مونږ بالکل نه اوریدو ته تیار وو، پاڅیدل خو ډیره لویه خبره ده، بیا زه د خپل ایکس فاټا ایم پی ګانو ته دا ریکویسټ کوم چې هغې ورځ سی ایم هاؤس کښې بریفنګ وو نو دوئ یو کښې دا کشش نه وو چې هلته ئے سی ایم سره په مخجواب کړے وے، صرف یو زه ئے پریږدولم، لږې خبرې اترې اوشوې۔ نو سپیکر صاحب، مونږ تا ته دا ریکویسټ کوؤ، ټول ئے واورئ چې څو پورې ایکس فاټا انضمام کښې وعدې پورا نه وی او تا ته دا هم پته شته چې دا خبرې زه کوم، دا زه نه کوم، دا د Seven districts فاټا عوامو خبرې دی خو بحیثیت نمائنده ماته اوس چې دې خلقو ووټ راکړے دے، د عمران خان په ویژن ئے راکړے دے، ووټ د عمران خان وو خو کم از کم هغې عوامو راکړے دے نو هغې عوام ته دا پیغام دے دې اسمبلئی ته، چې هغه ټولې وعدې دې پورا کړی او تا ته دا هم پته شته چې معدنیات دا ټول زیاده تر ایکس فاټا کښې دی او بریفنګ مونږ ته مه راکوئ، مونږ په دې قیصو پوهه یو، ما هغې ورځې سی ایم صاحب ته هم دا خبره اوکړه ستاسو مخکښې چې مونږ به تا ته تین چار آپشنز درکړؤ، مونږ غواړو چې زمونږه فاټا دې هم ترقی اوکړی، دا صوبه هم ترقی اوکړی چې مونږ په خپلو پښو اودریږو خو نه چې کوم شے وفاق نه راځی،

هغه بالکل مونږ ته منظور نه دے۔ اتهارهویں ترمیم نه بعد مونږ خپله صوبه نه کمزورې کولې شو، نه د وفاق اختیار منو، صرف دې خلقو د وفاق نوم واغستو نو ځومره خلق پریشان وو، دا خبره ډیره تشویشناکه وه، زه ئے کلیئر درته کوم، نو سپیکر صاحب، مونږ لکه څنګه اسرار اووئیل، دا خبره زه بیا لږه مخکښې وایم چې مونږ ټول ایکس فاټا دا فیصله کړې ده چې په سوالونو سترې شو، مونږ خو زیات څه نه غواړو، مونږ خو هغه شے غواړو چې په انضمام وخت کښې مونږ سره وعدې شوې دی، کوم مقصد له چې دا شوې دی هغه مونږ ته راکړی، زیاتې ورنه یو فیصد هم نه غواړم خو نه که دوئ دا وائی چې یره مونږ انضمام په نوم باندې صرف دهوکه درکړه او دا شے نه درکوؤ نو دا خبره بالکل واورئ کلیئر، مونږ تیارے کړے دے، مونږ به ان شاءالله تعالیٰ په هم دې میاشتې کښې دننه دننه مونږ ته ګرین سګنل ملاؤ نه شو وفاق نه، نو مونږ به ټول All FATA seven districts ښځې نر، واړه اکتها، لکه څنګه اسرار صاحب اووئیل مونږ به ان شاءالله مارچ هم کوؤ او مونږ دا خبره کوؤ چې دا کوم معدنیاتی بل دے، دا بالکل فاټا عوام منی نه، او ستاسو په توسط زه سی ایم صاحب ته دا ریکویسټ کوم چې دې ایکس فاټا عوام ته، مشرانو ته، مکتب فکر خلقو ته او دا ځومره کاروباری خلق دی، مائننګ والا، هغوی ته ټائم ورکړی او زمونږ فریاد واؤری، هغې نه بعد به مخکښې مونږ لائحه عمل کوؤ۔ Thank you so much. السلام علیکم۔

(تالیاں)

غیر فہرست شدہ دیگر امور

جناب مسند نشین: جناب عجب گل صاحب۔

جناب عجب گل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایاک نعبدو وایاک نستعین۔ میرے خیال میں I am the last man standing on my seat. بہت ساری باتیں ہوئیں، مجھے مجبوراً کہنا پڑتا ہے ورنہ میں خاموشی سے بیٹھ جاتا اور سیشن کی پروسیڈنگز کو Enjoy کرتا۔ آپ لوگوں کے علم میں ہے یا

نہیں، ہم ماتم کرتے ہیں، ترقیاتی کام تو ہم سے بہت دور رہ گئے ہیں، کیا حال ہے ہمارے ڈیپارٹمنٹس کا All together Education, Health, Agricultureاور لوگوں کی بدحالی، پچھلے ہفتے میں میرے حلقے میں دھماکہ ہوا جس میں سات لوگ شہید ہوگئے اور آج اگر میں ذکر نہ کروں تو یہ میرے حلقے کے ساتھ خیانت ہوگی۔ ایک تو زندگی بھی نہیں ہے، جینا محال ہوگیا ہے اور میں یہ باتیں کروں کہ میرے حلقے میں کیا ترقیاتی کام ہو رہے ہیں، وہ تو آپ کو بھی احساس ہونا چاہیئے کہ جس حلقے میں ایسی ہلچل ہو جہاں پر میرے جوان علاقے سے کسی اور طرف رخ کا سوچتے ہیں، بلکہ اکثر تو وہاں سے چلے گئے ہیں، ملک چھوڑ کر بھی باہر چلے گئے ہیں لیکن یہاں پر جو رہنے والے ہیں، ان کے لئے بھی زندگی کی سانسیں لینا بھی مشکل ہے، تو ایسے گھٹن ماحول میں ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اپنے حلقے کی طرف جو رخ، ان کا ٹریک پہ چلانا ہے تو میں اس کہنے پہ مجبور ہوں کہ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ ہم بڑے نارمل حالات میں ہیں، سب کچھ ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے، ملک میں سسٹم کا کوئی فقدان نہیں ہے، ٹھیک ٹھاک سسٹم ہے لیکن میں اسی فلور سے اور عوام جہاں جہاں میں صبح و شام عوام میں ہوتا ہوں، فیک سسٹم جب تک ہے، اس ملک میں جو آپ کا فیک سسٹم چل رہا ہے اور جو لوگ غلطیوں پہ غلطیاں کر جاتے ہیں اور پھر ڈھٹائی کے ساتھ ان کو مسلط کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، میں نہ صرف میرا حلقہ بلکہ آپ کا پورا ملک غیر محفوظ ہے، ہم جو یہ ڈھول بجا رہے ہیں کہ ہم انڈیا کے ساتھ یہ کریں گے وہ کریں گے، پہلے اپنے گھر کے تو آرڈر کا خیال رکھیں، آپ کے گھر کے اندر کیا ہو رہا ہے، کتنے فیصد لوگ آپ کے ساتھ ہیں؟ عوام کتنے ڈٹ کر آپ کے ساتھ کھڑے ہیں؟ کبھی اس کا بھی سوچا ہے؟ میرے جو آج ان حالات میں سب سے میں بار باریہی کہتا ہوں جو Symbol of peace ہے، ہمارے لیڈر عمران خان، جو ابھی جیل میں ہیں اور ہم سوچ رہے ہیں کہ ہم اچھے انداز سے جا رہے ہیں، ملک کو بہت آگے کی طرف ہم لے جا رہے ہیں، ترقی ہو رہی ہے، مہنگائی کم ہو رہی ہے، سب کچھ ٹھیک ٹھاک، ٹھیک چل رہا ہے تو میرے خیال میں یہ دیوانے کا خواب ہے، ہمیں حقیقت کی طرف آنا ہوگا۔ میرا حلقہ بھی اس ملک کا حصہ ہے، اگر ملک کے کسی حصے میں بے آرامی ہو، بے سکونی ہو، بے چینی ہو تو آپ لوگوں کو سکون کیسے آئے گا؟ میں اسی سلسلے میں اپنے حلقے کی ڈیویلپمنٹ کے بارے میں بات نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں، ہمیں زندگی تو ملے، ہمیں صبح و شام تو ملے، غربت بھی اپنی جگہ، بدحالی بھی ہے، مجبوری بھی ہے، اور اوپر سے آپ کا جو Trading route ہے وہ مکمل طور پر بند ہے اور بہت سارے مسائل ایسے ہیں کہ میں کیا کیا شمار کروں اور ان حالات میں بھی Security

lapsesہیں، کوئی سیکیورٹی نہیں ہے اور ابھی تو یہ حال ہو گیا ہے کہ ادارے ہم سے ڈرتے ہیں، ہم اداروں سے ڈرتے ہیں،Scare ہے لوگوں کو، تو ان حالات میں ہم حلقے میں بھی جائیں تاکہ لوگوں کا خوف دور کریں، پھر ادھر آپ کے پاس آئیں، پھر آپ کو بھی ہم پیغام دیں، آپ نے یہ میسج آگے کہاں تک Conveyکرنا ہے،It is up to you لیکن میرے حلقے کا، میرے ریجن کا یہ حال ہے کہ جینا محال ہے۔ اگر ہم غریب ہی سہی، ہم بد حال ہی سہی، ہم مجبور ہی سہی، لیکن امن تو ملے، زندگی جینے کا ہمیں ماحول تو ملے، میرا تو یہی حال ہے کہ میں جب بھی اس آرڈر پہ بات کرتا ہوں، کوئی نہ کوئیTragedy ہوتی ہے، کوئی نہ کوئی المیہ ہوتا ہے، تو بار بار اس کہنے پہ بھی میں مجبور ہو جاتا ہوں اور مجھے کہنا پڑتا ہے، آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، اللہ خیر کرے اس ملک کے لئے، اس قوم کے لئے کہ جتنی ہم بے بسی کی زندگی گزار رہے ہیں، میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان حالات میں اگر ہم حرکت نہ کریں، ہم آگے کی طرف نہیں بڑھتے، ہم یکجا نہیں ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ بھی ہمیں معاف نہیں کرے گا، وہ بھی ہم سے پوچھے گا کہ آپ کو میں نے مسلمان بنایا تھا، آپ نے حق کے ساتھ اور سچ کے ساتھ کھڑا ہونا تھا اور آپ لوگ کیا کرتے رہے ہیں اپنی زندگی میں؟ مختصر سی زندگی ہے، چھوٹی سی زندگی ہے لیکن ہم نے ایک بڑا اقدام اٹھانا ہوگا۔ یہ بار بار میرے حلقے میں یا آپ کے حلقے میں، بلکہ پورے پختونخوا میں یہ جو بد حالی ہو رہی ہے، بے آرامی ہو رہی ہے، اس پہ ہم خاموش بیٹھے رہیں اور ہم کچھ بولیں بھی نہیں اور لوگوں کو ہم کیا دکھائیں گے؟ ترقی تو دور کی بات ہے، تو برائے مہربانی یہSensitive situation ہے، اس پہ بات ہونی چاہیئے، فلور پہ بھی بات ہونی چاہیئے، بہتComposed بات ہونی چاہیئے اور بہت ذمہ دارانہ طریقے سے ہونی چاہیئے تاکہ بار بار ہمیں بھی یہTragedy کا سامنا نہ ہو اور ہم اپنے حلقوں میں جا سکیں، لوگوں سے بھی ملیں اور جو Department wise ترقیاتی کام ہیں، ان کو بھی ہم کم از کمMonitor کر سکیں، لیکن اگر ایسے گھمبیر حالات ہوں اور ایسی سیچویشن میں تو ہم ترقی کی کیا بات کرتے ہیں؟ ہم تو پہلے زندگی کی بات کریں گے، تو آپ سے میں نے ٹائم لیا،Thank you so much، ان شاء اللہ باتیں ہوں گی اور بہت ساری باتیں ہیں جن کو ہم نے بھلانا نہیں ہے،26 نومبر کی باتیں بھی ہیں، اپنی جگہ وہ سارا سسٹم ابھی تک ہے اور اس کو پھر سے ہم نےActivate کرنا ہے، یہ نہیں کہ ہم ان کو بھول جائیں اور ادھر آرام سے بیٹھ کر اپنے اپنے حلقے کے قصے کہانیاں سنائیں، یہ نہیں ہوگا سر، میں آپ کو بڑے آدب سے کہنا چاہتا ہوں، پوری ہماری لیڈر

شپ Sensitive ہونی چاہیئے، آج میرے حلقے میں کل اس کے حلقے میں ہے، یہ Chain یہ سلسلہ بند ہونا چاہیئے اور اس پہ بہت بڑا اقدام ہونا چاہیئے، Thank you so much۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔ جناب سلطان روم صاحب۔

جناب سلطان روم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اياک نعبدو واياک نستغين- ډيره شکريه سپيکر صاحب، د موقع راکولو، وخت ناوخته دے ، زه صرف مختصر يو دوه منټه ستاسو اخلمه۔ زه نن هغه مظلومانو کارکنانو په باره کښې خبره کول غواړمه څوک چې په 26 نومبر باندې صرف په دې ګرفتار شوی وو چې هغوی د خيبر پختونخوا بارډر Cross کړے وو او اسلام آباد ته ئے غوښتی وو، نه د هغوی سره څه لښته وه، نه ورسره لرګے وو او نه ورسره څه ګټه وه خو په هغوی باندې داسې دهشت ګردئ پرچې کټ شولې او نه يوه، نه دوه، لس لس پرچې پرې کټ شوې دی، هغوی په جيلونو کښې په مياشتو مياشتو پراته وو، زمونږه ILF برائے نام د هغوی سره مدد کولو خو هغه هيڅ مدد نه وو، ترڅو پورې چې هغوی ځان له سرکاری وکيل نه وو نيولے، په خپلو پيسو پرائيويټ وکيل نه وو نيولے او ترڅو پورې چې هغوې خپلې مچلکې د هر يو ايف آئی آر پنځوس پنځوس زره روپئی مچلکه وه، نو د لسو ايف آئی آرو پينځه پينځه لکهه روپئی مچلکې هغوی يا پيسې قرض کړې يا ورسره يو بل مدد اوکړو نو هغوې هغه مچلکې ډکې کړې او درې درې مياشتې وروستو د جيلونو نه را آزاد شول۔ په جيلونو کښې چې هغوی کوم مصيبتونه تير کړی وو نو هغه د اوريدو قابل دی۔ هغوی چې خبرې کوی نو سړے ورته حيرانيږی خو شاته چې د هغوی په خاندانونو باندې کومې سختې وې، ولې چې دغه د کورونو د خاندانونو کفيلان وو، هغه ديهاړی مار وو، مزدوران وو، د هغوی په دې ګټې باندې ټول خاندان به ساتلو، نو هغه ډير زيات لکه مالی، بدنی او ذهنی طور باندې ټارچر شوی دی۔ هغه ټولې سختې خو تيرې شولې اوس هغه آزاد شوی دی خو هره پينځمه ورځ باندې د هغوی په پنجاب کښې تاريخ وی۔ چې زه د خپلې علاقې خبره اوکړمه نو پينځه کم څلويښت کسان دی، هغوی په پينځمه ورځ هغوی له کوسټر کول غواړی، د هغوی د ډوډئ مسئله ده، د تلو راتلو مسئله ده، کم از کم پينځه پينځه زره روپئی د يو يو کس لګی، نو زه دا خپل وزير قانون نه دا درخواست کومه، هغه خو اوس نيشته دے چې د دې

څه حل راوباسی، دا غریبانان به ترڅو پورې دې پنجاب ته دې تاریخونو له ځی او راځی؟ ولې چې لس لس پرچې دی، که هغوی نه ځی نو د دهشت گردئ داسې غټې غټې پرچې دی چې د هغوی شناختی کارډونه به بلاک شی، د هغوی پاسپورټونه به بلاک شی، نو زما ستاسو په وساطت سره درخواست دے چې د دې دې څه حل راوځی ولې چې هغه ما سره چې حجرې ته راشی نو زما سره د هغوی د مطمئنه کولو څه جواب نه وی، زه هغوی له څه جواب نه شم ورکولے، زه هغه پوهه کولے نه شمه او نه زما سره دومره دغه شته، ما چې څه کول نو هغه مې ورله اوکړل، د هغوی سره چې څومره زما مالی امداد وو،هغه ورسره ما اوکړو خو دا به تر څو پورې کیږی؟ILF والا خو هسې برائے نام دی، نو زما دې خپل وزیر قانون ته ریکویسټ دے چې ددې څه حل راوځی چې دا غریبانان به تر څو پورې کړیږی؟ نو ستاسو ډیره ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب مسند نشین: جناب خورشید خټک صاحب۔

جناب محمد خورشید: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اياك نعبد واياك نستعين۔ جناب سپیکر،زه نن شارټ ټائم باندې یو دوه خبرې کول غواړم چې هغه ډیرې ضروری دی۔ ټولو نه اول خبره دا ده چې تاسو ته جی پته ده چې حالیه بارانونو کښېSpecially په ټوله صوبه کښې اوشول خو جنوبی اضلاع کښې ټولو نه زیات اوشول، ړلئی هم اوشوه او بلها نقصانونه ئے اوکړل خو زه نن که خبره کوم، زه نن دلته کښې د خپل د حلقې او د خپلې ضلع کرک خبره کوم چې په ټول کرک کښې ډیره غټه ړلئی پرون شوې ده او ډیرې لوئې اوبه راغلې دی او ډیر لوئې نقصانونه ئے کړی دی خو Specially بیا په کرک کښې زما په حلقېPK-97 کښې چې هغه درې یونین کونسل چې هغه پهاړی یونین کونسل دے، یونین کونسل پلوسه سر، Specially یونین کونسل غونډې میرا خان خیل او یونین کونسل صابر آباد چې په هغې کښې دومره زیاته ړلئی او بارانونه شوی دی چې هغلته کښې زمونږ ټول روډونه چې دی که هغه د سی اینډ ډبلیو سره تعلق ساتی، که هغه د ایف ایچ اے سره تعلق ساتی، که هغه د ایریگیشن دا ډیمز دی، هر څه چې دی خو لارې ټولې بند دی په دې وخت باندې، ځکه ما دا ضروری گڼړله چې په دې باندې زه خبره اوکړم۔ او ټولو نه افسوسناکه خبره چې په دې باران کښې پرون په کرک په دې یونین

کونسل پلوسه سر کښې دوه کسان هم پکښې شهیدان شول د اوبو د لاسه او بلها کسان پکښې زخمیان دی، نو مونږ دلته کښې د حکومت نه، د خپل حکومت نه دلته کښې منسټر صاحب ناست دے، نور منسټران خو شته نه، مونږ سپیشل ریلیف غواړو په دیکښې په هنګامی بنیادو باندې چې علاقه بنده ده، روډونه نیشته، لارې بندې شوې Even چې د اوبو، د څښکلو اوبه هلته کښې چې کوم سسټم وو د پبلک هیلتهٔ سکیمونو، هر څه چې وو، هغه ټول ختم دی خو هلته کښې سکولونه غورزیدلی دی، کورونه غورزیدلی دی، بلها داسې ایمرجنسی دا مونږ وایو چې ایمرجنسی بنیاد باندې هلته کښې سپیشل پیکج سره مونږ لاړ شو او مونږ هلته کښې د خلقو خدمت اوکړو، ټولو ډیپارټمنټس ته دا هدایت اوشی چې هغه سبا نه هلته کښې ټول حاضر وی، ما خپل کوشش کړے دے، ما کمشنر صاحب سره خبره کړې ده، ډی سی صاحب سره مې خبره کړې ده،Even چې سی ایم صاحب ته هم تللے یمه، هغه ته مې هم دا ریکویسټ اوکړو چې دې علاقې کښې ډیر ایمرجنسی بنیادونو باندې هنګامی بنیادونو باندې د خلقو Help کول دی چې په یو باران کښې دومره خلق زخمیان شول او زیات تر څناور چې څومره پکښې مړه شوی دی، د هغې فوټوګان هم موجود دی، د هغې ټوله ډیټا هم موجود ده، نو مونږ به ان شاءالله زه خپله به هم زما هغې علاقې ته او ډی سی صاحب چې کمشنر صاحب ته هم وئیلی دی چې تاسو ماسره لاړ شئی چې هغې ډیټا راواخلو چې کرک کښې دغه خلقو ته مونږ فوری طور باندې دا Facilitate کړو۔ وائی چې هغه غریزه علاقه ده، کچه علاقه ده، هغې کښې کچه روډونه دی، نو په هغه کچه روډونو باندې اوبه راغلې دی، چې کوم پاخه وو هغه ئے هم اوړی دی او ټولې لارې بندې دی، لهذا دا مې منسټر صاحب خو ناست دے، نور خو منسټران نیشته دے، آفتاب عالم صاحب، نو دا خو بیا خامخا زما دا خیال دے چې دې باندې هنګامی بنیادو باندې به عمل اوکړی۔ دویمه خبره، ډیره اهم ایشو ده چې هغه د ټولې صوبې ایشو هم دے خو مونږه څان ته دا یو خبره څکه کوؤ چې زما خیال دے سپیکر صاحب، چې هغې کښې تاسو به هم پکښې متاثره شوییئی۔ زه په خپلې صوبې کښې په دې وخت باندې وفاقی حکومت د "ټول پلازه" په شکل کښې این ایچ اے صوبائی این ایچ اے آفس "ټول پلازې" لګوی

په ضلعو کښې، په هرې ضلع کښې لګیا دی دوه دوه "ټول پلازې" لګوی، حالانکه دا هغه ضلعې نه دی، دا هغه علاقې نه دی چې هلته کښې موټر ویز جوړیږی، دا هغه علاقه نه ده چې هلته کښې دوئ مونږه Facilitate کړییو، زه ټولو نه اول مطالبه دا کوم چې کوهاټ نه د کرک پورې چې کوم Dualization road دے، هغې کښې چې کوم Bridges پاتې دی، هغې کښې چې کوم کار پاتې دے، هغه تر ننه پورې کمپلیټ نه دے، په هغې کښې بلها ایکسیډنټونه اوشول، بلها خلقو مړی پکښې اوشول، بلها خلق پکښې زخمیان شول، ډیر لوئی تاوانونه ئے اوکړل، هغه روډ ته خو د دوئ فکر نیشته دے خو ماته مخکښې هفته کښې پته اولګیده چې په کرک کښې دوئ یوه بله "ټول پلازه" لګوله نو زه لاړم ما د این ایچ اے والا سره خبره اوکړه او ټول مشران مو را غونډ کړل چې په یو ضلع کښې دوه "ټول پلازې"څنګه لګوئ؟ یو "ټول پلازه" یا خو په End کښې لګوئ یا په سر کښې لګوئ۔،د کوهاټ او د کرک "ټول پلازه" چې ده، د لاچئ "ټول پلازه" ده، لهذا هغوی نور هم کوشش کړے دے، پشاور کښې هم لګولې ده، تاسو ته هم پته ده، ډیرو خلقو ته هم پته ده، لهذا د دې خلاف چې مونږه، لاء منسټر صاحب ناست دے، پکار دا چې د دې خلاف کورټ ته لاړ شو، اول چې دا لاء اوګورو چې دا په څو کلو میټر کښې دوئ لګوی او څو کلومیټره فاصلې کښې د دوئ دا Radius دے او دیکښې څه Facilities دی او دیکښې دوئ مونږ ته څه راکوی؟ زمونږ په روډ خو چرته زما خیال دے پټرول پمپ ئے هم نه دے لګولے، نه چرته پکښې څه رهائش ګاه شته، نه څه شے شته۔ بله خبره دا چې په یو دوه میاشتو کښې د "ټول پلازو" ریټ کوم ځائے ته او رسولو؟ د "ټول پلازې" ریټ د تیس روپو نه اونیسی ستر ته او د ټنل "ټول پلازه" ریټ، کوهاټ خبره کوم زه، ټنل "ټول پلازې" ریټ پچاس روپئی نه دو سو روپئی ته اورسولو، دا کوم داسې عجیبه غوندې خبره ده، په دې Serious action پکار دے، دا د هغوی پلاننګ دے چې اوس په "ټول پلازو" باندې حکومت چلوی، مرکزی حکومت صرف په "ټول پلازو" چلیږی، لهذا دا دوه سیریس ایشوز دی نو په دې باندې ما خبرې کول غوښتل، بیا مخکښې ان شاءالله د رائیلټی باندې به زه، په (Khyber Development Fund) KDF باندې به ان شاءالله ټهیک ټهاک خبره کوم،

(تالیاں)   وخت سره به کوم، ان شاءالله مخکښې هفتې کښې زما میټنګ دے ، زمونږه د کوهاټ ډویژن چې کومه رائیلټی ده، په دې باندې به کهلاؤ خبره کوم ان شاءالله،(تالیاں)   که څوک په دې عمل نه کوی نو ان شاءالله مونږ به په دې اسمبلئی کښې ټهیک ټهاک خبره کوؤ، مهربانی۔

Mr. Chairman: Thank you. Now, I read out the order received from the Governor of Khyber Pakhtunkhwa Province.Order:

"In exercise of the power conferred by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Faisal Kareem Kundi, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, hereby order that the session of the Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa shall stand prorogued on Monday, the 5th May, 2025, till such date as may hereafter be fixed".

In pursuance of this order, I hereby prorogue the Assembly session. Thank you.

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)